e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 282 Wednesday , July 16 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۲۸۲) لکھنؤ، بروز بدھ ۱۶-جولائی ۲۰۲۵ء،مطابق ۲۰/محرم الحرام -۱۴۴۷ھ صفحات-۸

ادے پور فائلز کے حق میں اور خلاف دائر درخواستوں پر سماعت آج

نئی دہلی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے منگل کو کہا کہ وہ ہندی فلم ادے پور فائلز: کنہیا لال ٹیلر مرڈر کے حق میں اور خلاف دائر درخواستوں پر بدھ کو سماعت کرے گی جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوائے مالیہ باگچی کی بنچ نے کنہیا لال قتل کیس کے ایک ملزم محمد جاوید کی عرضی پر جلد سماعت کی درخواست پر وکیل مینکا گرو سوامی کو بتایا کہ وہ بدھ کو حق اور خلاف دائر دونوں مقدمات کی سماعت کرے گی سینئر ایڈوکیٹ گرو سوامی کے خصوصی تذکرہ پر بنچ نے کل جاوید کی درخواست کو فلم کے پروڈیوسر کی طرف سے دائر کی گئی ایک اور درخواست (حق میں) کے ساتھ درج کرنے پر اتفاق کیا۔ ادے پور کے درزی کنہیا لال قتل کیس کے ملزم محمد جاوید نے متنازعہ فلم پر پابندی لگانے کے لیے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی ہے۔ وہیں فلم کے پروڈیوسر جانی فائر فاکس میڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ نے دہلی ہائی کورٹ کے 10 جولائی کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے۔

اعظم خان کو سپریم کورٹ سے جھٹکا، درخواست خارج

نئی دہلی: سماجوادی پارٹی کے سینئر رہنما اور سابق وزیر اعظم خان کو سپریم کورٹ سے اس وقت جھٹکا لگا جب ان کی وہ عرضی خارج کردی گئی، جس میں انہوں نے 2007 میں اتر پردیش میں درج ایک مقدمے کو دہلی منتقل کرنے کی درخواست کی تھی۔ نفرت انگریز تقریر کے مقدمہ میں اعظم خان کے وکیل نے عدالت میں یہ دلیل دی تھی کہ ثبوتوں میں چھیڑ چھاڑ کی گئی ہے۔ ان کے مطابق ابتدا میں تقریر کی ویڈیو کلپ عدالت میں جمع کرائی گئی تھی، مگر بعد میں اسے چھیڑ چھاڑ کر کے صرف آڈیو فائل میں بدل دیا گیا۔ تاہم، سپریم کورٹ نے ان دلائل کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور مقدمہ دہلی منتقل کرنے کی اجازت نہیں دی۔ یاد رہے کہ اس سے قبل عدالت نے اعظم خان کے خلاف چل رہے 27 مختلف مقدمات کی ایک ساتھ سماعت کی اجازت دی تھی۔ ان مقدمات میں سے کئی مقدمات جوہر یونیورسٹی سے جڑے ہوئے ہیں، جہاں کسانوں کی طرف سے بھی شکایتیں درج کرائی گئی تھیں۔

شبھانشو شکلا کی خلا سے کامیاب واپسی، ہندوستان کے لیے فخر کا لمحہ، لکھنؤ میں جشن

نئی دہلی/لکھنؤ۔ بین الاقوامی خلائی اسٹیشن (آئی ایس ایس) میں 18 دن کے سائنسی مشن کے بعد ہندوستانی خلانورد شبھانشو شکلا کی زمین پر محفوظ واپسی ہوگئی ہے۔ ان کی واپسی کی خبر سے ان کے آبائی شہر لکھنؤ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، جہاں ان کے والد شمبھو دیال شکلا اور خاندان کے دیگر افراد مسلسل پوجا پاٹھ اور دعاؤں میں مصروف تھے۔ شبھانشو کی واپسی منگل کے روز عمل میں آئی۔ واپسی سے قبل ان کے اہل خانہ نے خصوصی پوجا کر کے دعائیں کیں کہ شبھانشو بغیر کسی مشکل کے زمین پر واپس لوٹ آئیں۔ لکھنؤ کے تروینی نگر علاقے میں واقع ان کے آبائی مکان کو روشنیوں سے سجایا گیا ہے۔ گھر کے باہر ان کے عرفی نام 'شکس' کے پوسٹر لگائے گئے ہیں اور ان کے استقبال کے لیے جشن کی تیاریاں عروج پر ہیں۔ ان کی ماں آشا شکلا اور بہن سوچی شکلا مسلسل دوستوں، رشتہ داروں اور مبارکباد دینے والوں کی فون کالز سنبھال رہی ہیں۔

پی ٹی آئی ویڈیوز سے گفتگو کرتے ہوئے شمبھو دیال شکلا نے کہا، "یہ ہمارے خاندان کے لیے خوشی کا بہت بڑا دن ہے۔ ہم شبھانشو کی محفوظ لینڈنگ کے لیے مسلسل دعا کر رہے تھے۔ آج ہم بے حد خوش ہیں کہ وہ اپنا مشن کامیابی سے مکمل کر کے واپس آیا ہے۔" انہوں نے کہا، "یہ نہ صرف ہمارے خاندان بلکہ پورے ملک کے لیے فخر کا لمحہ ہے۔ اب ہم اپنے رشتہ داروں، احباب اور تمام خیر خواہوں کے ساتھ مل کر اس خوشی کا جشن منائیں گے۔" شبھانشو کی بیوی کامنا فی الحال فلوریڈا میں مقیم ہیں۔ شمبھو دیال نے بتایا، "کامنا اور شبھانشو لکھنؤ میں ہی تعلیم حاصل کر رہے تھے، اور دونوں کی شادی خاندان کی رضامندی سے ہوئی۔ ان کا ایک چھ سال کا بیٹا بھی ہے جس کا نام کیاش ہے۔" شبھانشو اس سال اکتوبر میں چالیس سال کے ہو جائیں گے۔ ان کی بہن سوچی نے بتایا کہ وہ اپنے خلائی سفر پر ہندوستانی مٹھائیاں، جیسے 'گاجر کا حلوہ' اور 'مونگ دال کا حلوہ' ساتھ لے گئے تھے کیونکہ یہ ان کی پسندیدہ تھیں۔

سچی نے کہا، "وہ چاہتے تھے کہ ان کے ساتھی خلانورد بھی ان کا ذائقہ چکھیں۔ جو ویڈیوز اور پوسٹس ہمیں موصول ہوئی ہیں، ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سبھی کو یہ بہت پسند آئیں۔" شبھانشو اسپیس ایکس کے ڈریگن 'گریس' اسپیس کرافٹ سے واپس آئے ہیں، جو پیر کی شام 4:45 بجے بین الاقوامی خلائی اسٹیشن سے علیحدہ ہوا تھا۔ ان کے ساتھ مشن کمانڈر پیگی وٹسن، پولینڈ کے خلانورد سلاووز اوز نانسکی وسنیوسکی اور ہنگری کے ٹیبور کاپو بھی شامل تھے۔ یہ سبھی 'ایکسیوم-4' تجارتی مشن کا حصہ تھے۔ شبھانشو شکلا نے 1984 میں راکیش شرما کے بعد خلا کا سفر کرنے والے دوسرے ہندوستانی کی حیثیت سے تاریخ رقم کی ہے، جو بین الاقوامی خلائی تحقیق میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی موجودگی کی علامت ہے۔

نوجوانوں کو روزگار کے موقع فراہم کرنے کیلئے حکومت کمر بستہ: سی ایم یوگی

لکھنؤ۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے منگل کو کہا کہ بی جے پی کی حکومت نوجوانوں کو روزگار اور سوروزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لئے کمر بستہ ہے۔ عالمی یوم ہنری مندی برائے نوجوان کے موقع پر اندرا گاندھی پرتشٹھان میں منعقد دو روزہ ہنر مندی میلے اور نمائش کا افتتاح کرنے کے بعد یوگی نے اپنے خطاب میں کہا کہ تربیت یافتہ نوجوان خود کفیل ہندوستان کی اصلی طاقت ہیں اور بی جے پی کی حکومتیں انہیں روزگار اور سوروزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لئے کمر بستہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی سب سے بڑی ریاست اتر پردیش میں 25 کروڑ کی آبادی کا 56 سے 60 فیصد حصہ مزدور طبقے سے ہے۔ حکومت ان نوجوانوں کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق روزگار فراہم کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سال کا تھیم اے آئی اور ڈیجیٹل ہنر کے ذریعے نوجوانوں کو بااختیار بنانا خاص طور پر اتر پردیش کے لئے متعلقہ ہے، کیونکہ یہ ریاست کی نوجوان طاقت کو ایک نئی سمت فراہم کرنے کی بنیاد بن رہا ہے۔ یوگی نے کہا کہ اتر پردیش حکومت نے پچھلے آٹھ سالوں میں روایتی کاروباری اداروں کو زندہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا، ہم نے پیمانے کو ہنر میں تبدیل کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ ریاستی حکومت 2 کروڑ نوجوانوں کو ڈیجیٹل طور پر قابل بنانے کے لیے اسمارٹ فون اور ٹیبلٹ فراہم کر رہی ہے، جس میں سے اب تک 50 لاکھ نوجوانوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس کے علاوہ ٹاٹا ٹیکنالوجی کے تعاون سے 150 سرکاری صنعتی تربیتی اداروں (آئی ٹی آئی) کو نئے دور کی ٹیکنالوجی سے جوڑ دیا گیا ہے، تاکہ صنعتوں اور مارکیٹ کی مانگ کے مطابق تربیت فراہم کی جا سکے۔ ریاست میں تقریباً 400 سرکاری اور 3000 نجی آئی ٹی آئی کام کر رہے ہیں، جہاں کم سے کم فیس پر تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ پرائیویٹ آئی ٹی آئی میں زیر تعلیم طلباء کو حکومت اسکالرشپ اور دیگر مراعات بھی فراہم کر رہی ہے۔

کانوڑ یاترا-کیو آر کوڈ تنازع پر اتر پردیش اور اتراکھنڈ حکومتوں کو سپریم کورٹ کا نوٹس

نئی دہلی، (یو این آئی) سپریم کورٹ نے منگل کو ایک درخواست پر اتر پردیش اور اتراکھنڈ کی حکومتوں کو نوٹس جاری کیا، جس میں کانوڑ یاترا کے راستے پر دکان مالکان کی معلومات حاصل کرنے کے مقصد سے مبینہ طور پر کیو آر کوڈ دکھانے کی ہدایت کو چیلنج کیا گیا ہے جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس این کوٹیشور سنگھ کی بنچ نے دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر اپوروانند جھا اور دیگر کی طرف سے دائر درخواست پر دونوں ریاستوں کو ایک ہفتے کے اندر جواب دینے کی ہدایت دی۔ عدالت نے اس معاملے کی اگلی سماعت کے لیے 22 جولائی کی تاریخ مقرر کی ہے۔ واضح رہے کہ 11 جولائی سے شروع ہونے والی کانوڑ یاترا 9 اگست تک جاری رہے گی۔ عدالت میں درخواست گزاروں کی طرف سے سینئر وکیل چندر ادے سنگھ، حذیفہ احمدی اور شادان فراست پیش ہوئے، جبکہ اتراکھنڈ حکومت کی نمائندگی ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل جتیندر کمار سیٹھی نے کی۔ پروفیسر جھا نے اپنی درخواست میں دلیل دی ہے کہ یہ ہدایات سپریم کورٹ کے 2024 کے ایک فیصلے کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ کانوڑ یاترا کے راستے پر دکانداروں کو اپنی شناخت ظاہر کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اس قسم کی ہدایات آرٹیکل 14، 15، 17، 19 اور 21 کی خلاف ورزی ہیں۔

فوج پر تبصرے کے معاملے میں راہل گاندھی کو ملی ضمانت

لکھنؤ۔ کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی کو سال 2022 کی بھارت جوڑو یاترا کے دوران بھارتیہ سینا کے بارے میں ان کے مبینہ قابل اعتراض تبصرہ سے متعلق ایک معاملے میں لکھنؤ کی مقامی عدالت نے منگل کو ضمانت دے دی۔ ایڈیشنل جوڈیشل مجسٹریٹ آلوک ورما نے گاندھی کو 20،000 روپے کے دو مچلکے پر ضمانت دی۔ راہل گاندھی کے وکیل پرانشو اگروال کی طرف سے ضمانت کی درخواست دائر کی گئی تھی، جسے عدالت نے قبول کر لیا۔ اس سے پہلے راہل گاندھی ہوائی اڈے سے سیدھے ایم پی-ایم ایل اے کورٹ پہنچے۔ مسٹر گاندھی پچھلی پانچ سماعتوں کے دوران عدالت میں حاضر نہیں ہوئے۔ جس کے بعد عدالت نے انہیں سمن جاری کیا۔ ضمانت ملنے کے بعد راہل سیدھے ایئرپورٹ کے لیے روانہ ہو گئے۔ قابل ذکر ہے کہ بارڈر روڈز آرگنائزیشن (بی آر او) کے ریٹائرڈ افسر ادے شنکر سریواستو نے شکایت درج کرائی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ گاندھی نے 16 دسمبر 2022 کو بھارت جوڑو یاترا کے دوران ایک پریس کانفرنس کی تھی۔ اس دوران راہل گاندھی کا تبصرہ مسلح افواج کے لیے تضحیک آمیز تھا اور ایک سابق دفاعی اہلکار کی حیثیت سے ان کے اپنے حوصلے کو ٹھیس پہنچانے والی تھی۔ سریواستو کے مطابق مسٹر گاندھی نے اپنی پریس کانفرنس میں کہا تھا چینی فوجی اروناچل پردیش میں ہندوستانی فوجیوں کی پٹائی کر رہے ہیں۔

موجودہ عالمی حالات غیر مستحکم، علاقائی تعاون ضروری

ایس سی او کو دہشت گردی سے نمٹنے کے اپنے مقاصد پر قائم رہنا چاہیے، شنگھائی تعاون تنظیم اجلاس میں وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے افغانستان میں تعاون پر زور دیا

بیجنگ/نئی دہلی (ایجنسی) وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ دہشت گردی، علیحدگی پسندی اور انتہا پسندی جیسے چیلنجوں سے سختی سے نمٹنے کے اپنے بنیادی مقصد پر قائم رہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی پالیسی ہے کہ دہشت گردی کو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا اور وہ دہشت گردوں کے خلاف سخت کارروائی کرتا رہے گا۔ ڈاکٹر جے شنکر نے منگل کے روز بیجنگ میں تنظیم کے رکن ممالک کے وزرائے خارجہ کی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شنگھائی تعاون تنظیم کی بنیاد ہی دہشت گردی، علیحدگی پسندی اور انتہا پسندی سے نمٹنے کے لیے رکھی گئی تھی۔ انہوں نے جموں و کشمیر کے پہلگام میں ہوئے سفاک دہشت گرد حملے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ تینوں خطرات اکثر ایک ساتھ سامنے آتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ حملہ جان بوجھ کر جموں و کشمیر کی سیاحتی معیشت کو کمزور کرنے اور مذہب کی بنیاد پر تفریق کو ہوا دینے کے لیے کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ شنگھائی تعاون تنظیم کے کچھ رکن ممالک اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے بھی رکن ہیں اور سلامتی کونسل نے اس حملے کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ سلامتی کونسل نے کہا کہ اس دہشت گردانہ اور قابل مذمت اقدام کے قصورواروں، منصوبہ سازوں، مالی مدد فراہم کرنے والوں اور سہولت کاروں کو انصاف کے کٹہرے میں لانا ضروری ہے۔ ڈاکٹر جے شنکر نے کہا کہ ہندوستان نے اسی سمت میں کارروائی کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے پہلے بھی یہی کیا ہے اور آگے بھی کرتے رہیں گے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ایس سی او اپنے قیام کے مقاصد پر قائم رہے اور اس چیلنج پر پختہ موقف اپنائے۔ ڈاکٹر جے شنکر نے دنیا بھر میں جاری تنازعات اور کشیدگی کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ شنگھائی تعاون تنظیم کے سامنے عالمی نظام کو مستحکم کرنے اور ان مسائل کا حل نکالنے کا چیلنج ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک ایسے وقت میں ملاقات کر رہے ہیں جب بین الاقوامی نظام میں افرا تفری مچی ہوئی ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں ہم نے تنازعات، مقابلہ آرائی اور دباؤ میں اضافہ دیکھا ہے۔ اقتصادی عدم استحکام بھی واضح طور پر بڑھ رہا ہے۔ ہمارے لیے اصل چیلنج عالمی نظام کو مستحکم کرنا، خطرات کو کم کرنا اور ان تمام مسائل کا حل تلاش کرنا ہے جو ہمارے اجتماعی مفادات کے لیے خطرہ ہیں۔

ڈاکٹر جے شنکر نے کہا کہ دنیا کثیر قطبی نظام کی طرف بڑھ رہی ہے اور ایسی صورتحال میں ایس سی او کا کردار اس بات پر منحصر ہوگا کہ ہم سب کو ساتھ لے کر چلنے میں کتنے کامیاب ہیں اور ہم ایک مشترکہ ایجنڈے پر کتنے متحد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے شنگھائی تعاون تنظیم میں کئی شعبوں میں بہت سے اقدامات کیے ہیں جن میں اسٹارٹ اپ اور اختراع سے لے کر روایتی ادویات اور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر شامل ہیں۔ ہندوستان نئے خیالات اور تجاویز پر مثبت طور پر غور کرتا رہے گا جو واقعی اجتماعی مفاد میں ہیں۔

جے شنکر کی چینی صدر شی جن پنگ سے ملاقات، دوطرفہ تعلقات پر ہوئی بات چیت

بیجنگ (ایجنسی) وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے آج (منگل) بیجنگ میں چینی صدر شی جن پنگ سے ملاقات کی۔ اس دوران دوطرفہ تعلقات کی سمت اور ترقی پر گفتگو ہوئی۔ ملاقات کے دوران جے شنکر نے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو اور وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے چینی صدر کو نیک خواہشات کے پیغامات بھی دیے۔ یہ میٹنگ شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے وزرائے خارجہ کی میٹنگ کے تحت منعقد کی گئی تھی جس میں سبھی وزرائے خارجہ نے چینی صدر جن پنگ سے ملاقات کی۔ میٹنگ کے بعد جے شنکر نے سوشل میڈیا سائٹ 'ایکس' پر لکھا، "آج صبح بیجنگ میں صدر شی جن پنگ سے ملاقات کی۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو اور وزیر اعظم نریندر مودی کی نیک خواہشات انہیں پیش کی۔ وہیں دوطرفہ تعلقات میں حالات کے واقعات کی جانکاری دی اور اس سمت میں ہمارے رہنماؤں کی رہنمائی کی اہمیت دوہرائی"۔

اس دوران وزیر خارجہ جے شنکر نے چینی نائب صدر ہان ژینگ سے بھی ملاقات کی اور کہا کہ ہند-چین رشتوں کا معمول پر آنا دونوں ملکوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آج کے پیچیدہ عالمی حالات میں ہندوستان اور چین جیسے بڑے پڑوسی ملکوں کے درمیان کھلی بات چیت بے حد ضروری ہے۔ جے شنکر نے ہند-چین کے درمیان سفارتی تعلقات کے 75 سال پورے ہونے کے موقع پر کیلاش مان سرور یاترا کی پھر سے شروعات کرنے کا استقبال کیا، جسے 2020 سے وبا اور سرحدی کشیدگی کی وجہ سے معطل کر دیا گیا تھا۔

یمن میں ہندوستانی نرس نمیشا پریا کی پھانسی ملتوی

نئی دہلی (یو این آئی) یمن میں حوثیوں کے کنٹرول والے دارالحکومت صنعاء میں قتل کے الزام میں سزائے موت یافتہ ہندوستانی نرس نمیشا پریا کو کل ہونے والی پھانسی ملتوی ہوگئی ہے یہ کامیابی ہندوستانی سفارتی حکام کی کوششوں کی بدولت ملی ہے جو وہاں کے حکام سے مسلسل رابطے میں تھے ذرائع نے بتایا کہ "ہندوستانی نرس نمیشا پریا کے معاملے میں یمن کے مقامی حکام نے 16 جولائی 2025 کو طے شدہ پھانسی ملتوی کر دی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ حکومت ہند نے اس کیس کے آغاز سے ہی ہر ممکن مدد فراہم کی ہے اور اس سلسلے میں حکومت نے نمیشا پریا کے خاندان کی درخواست پر دوسرے فریق کے ساتھ باہمی رضامندی سے معاملہ حل کرنے کے لیے مزید وقت مانگنے کے لیے ٹھوس کوششیں کی ہیں۔ اس معاملے کی حساسیت کے باوجود، ہندوستانی حکام مقامی جیل حکام اور پراسیکیوٹر کے دفتر کے ساتھ باقاعدگی سے رابطے میں رہے، جس کی وجہ سے اس کی پھانسی کو ملتوی کیا گیا۔ کیرالہ کے ضلع پلکاڈ سے تعلق رکھنے والی 37 سالہ نرس کو ایک یمنی شہری کے قتل کے الزام میں سزائے موت سنائی گئی تھی۔ اطلاعات کے مطابق، اسے بچانے کی کوششوں کے ضمن میں، اس کے قانونی مشیر نے تقریباً 8.5 کروڑ روپے بطور دیت ادا کرنے کی پیشکش کی ہے۔ واضح رہے کہ نمیشا پریا اپنا نرسنگ ٹریننگ پروگرام مکمل کرنے کے بعد 2011 میں یمن گئی تھی۔ اسے 2017 میں اپنے بزنس پارٹنر طلال عبدہ مہدی کو قتل کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔

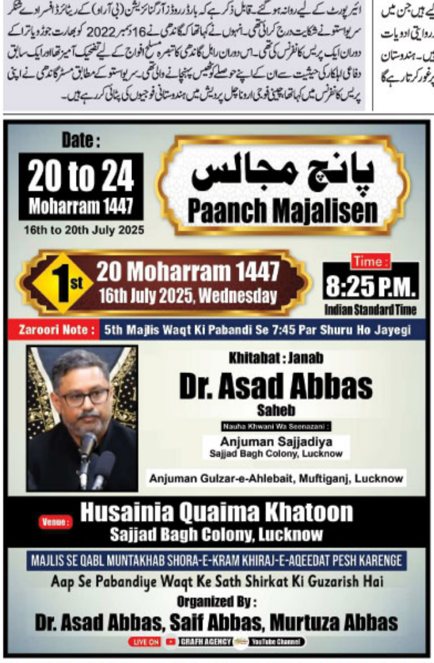

'ایس آئی آر کہیں شہریت تصدیق کی مہم نہ بن جائے!'

بی جے پی کی حلیف تیلگو دیشم پارٹی نے الیکشن کمیشن کو لکھا خط

نئی دہلی۔ (ایجنسی) بہار میں اسمبلی انتخاب سے عین قبل جاری اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) پر سیاسی پارا کافی ہائی ہو چکا ہے۔ اس کے خلاف اپوزیشن سیاسی جماعتیں کھل کر میدان میں آچکی ہیں، خاص طور سے آر جے ڈی اور کانگریس۔ اس درمیان حکمراں جماعت بی جے پی کی حلیف تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) نے انتخاب سے عین قبل ایس آئی آر کرانے پر الیکشن کمیشن سے اعتراض کا اظہار کیا ہے۔ ٹی ڈی پی نے کہا کہ ایس آئی آر کا دائرہ کار واضح کیا جائے اور اسے شہریت کی تصدیق سے الگ رکھا جائے۔ ٹی ڈی پی رکن پارلیمنٹ کرشن دیورائیلو نے چیف الیکشن کمشنر کو خط لکھ کر انتخابی عمل کے متعلق کئی خدشات کا اظہار کیا اور کچھ مفید مشورے بھی دیے۔ ٹی ڈی پی نے خط میں لکھا کہ ایس آئی آر کا مقصد صرف ووٹر لسٹ میں اصلاح اور نئے ووٹرس کو شامل کرنا ہونا چاہیے نہ کہ شہریت کی تصدیق۔ ایس آئی آر مہم کو شہریت کی تصدیق کے طور پر سمجھا جا رہا ہے، ایسے میں لوگوں میں ڈر کا ماحول بھی ہے۔ ساتھ ہی ٹی ڈی پی نے کہا کہ انتظامی تیاری اور ووٹرس کے یقین کو بنائے رکھنے کے لیے انتخاب اور ایس آئی آر کے درمیان مناسب وقفہ ہونا چاہیے۔ انتخاب سے 6 ماہ قبل ووٹر لسٹ کی خصوصی نظر ثانی کرانا درست نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آندھرا پردیش میں 2029 سے قبل اسمبلی انتخاب نہیں ہونے والے ہیں، ایسے میں یہاں جلد از جلد ایس آئی آر کے عمل کو شروع کیا جا سکتا ہے۔ ٹی ڈی پی نے انتخابی عمل کو آسان اور شفاف بنانے کے لیے الیکشن کمیشن کو کئی مشورے بھی دیے ہیں۔ خط میں لکھا کہ ہر سال سی اے جی کے تحت تھرڈ پارٹی آڈٹ کرایا جائے تا کہ کسی بھی طرح کی بے ضابطگی کا پتہ لگایا جا سکے۔ اس کے علاوہ ووٹر لسٹ سے مردہ لوگوں اور دوسری جگہ منتقل ہونے والے افراد کا نام ووٹر لسٹ سے ہٹانے کے لیے اے آئی کا استعمال کیا جائے۔ ساتھ ہی ٹی ڈی پی نے کہا کہ ووٹنگ کے وقت سیاہی لگا کر تصدیق کرنے کی جگہ 'بائیو میٹرک ویریفکیشن' کیا جائے۔ چندرا بابو نائیڈو کی پارٹی نے کہا کہ ایس آئی آر کے دوران سیاسی جماعتوں کے بوتھ لیول ایجنٹس کو ضرور شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ ووٹر لسٹ کا فارمیٹ جاری کرنے کے ساتھ ہی ریئل ٹائم ویریفکیشن کا بھی آپشن دیا جائے۔ ٹی ڈی پی نے کہا کہ ووٹر لسٹ میں نئے نام شامل کیے جانے یا حذف کیے جانے کا ضلع وار ڈیٹا ای سی آئی پورٹل پر اپلوڈ کیا جائے۔ علاوہ ازیں ووٹرس کے مسائل کے حل کے لیے ریئل ٹائم پبلک ڈیش بورڈ کھولا جائے۔ مقامی لوگوں کے اثر و رسوخ سے بچانے کے لیے بی ایل او اور ای آر او کا روٹیشن کیا جائے۔

سپریم کورٹ کا اے آئی ایم آئی ایم کا رجسٹریشن منسوخ کرنے کی عرضی پر غور کرنے سے انکار

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ نے منگل کو رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی کی قیادت والی سیاسی پارٹی 'آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین' (اے آئی ایم آئی ایم) کے رجسٹریشن کو منسوخ کرنے کی درخواست پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔ جسٹس سوریہ کانت اور جوائے مالیہ باگچی کی بنچ نے ترو پتی نرسمہا مراری کی عرضی پر غور کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ وہ مذہبی مقاصد کے حامل سیاسی پارٹیوں کے قائدین کے فرقہ وارانہ بیانات کے خلاف نئی رٹ پٹیشن دائر کر سکتے ہیں۔ مراری نے دہلی ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا، جس میں اے آئی ایم آئی ایم کو عوامی نمائندگی قانون کے تحت سیاسی پارٹی کے طور پر رجسٹر کیے جانے کے خلاف دائر درخواست کو خارج کر دیا گیا تھا۔ عدالت عظمیٰ کی جانب سے ہائی کورٹ کے فیصلے میں مداخلت کرنے سے انکار کے بعد درخواست گزار نے عدالت کی اجازت سے اپنی درخواست واپس لینے کا فیصلہ کیا۔

متنازعہ وقف ترمیمی قانون کے خلاف مسلم پرسنل لا بورڈ سرگرم

نئی دہلی۔ پارلیمنٹ سے متنازعہ وقف ترمیمی قانون کی منظوری کے بعد سے ملک کے متعدد چھوٹے بڑے شہروں بلکہ بعض مقامات پر دیہاتوں اور قصبات تک میں متعدد عوامی جلسے، راؤنڈ ٹیبل میٹنگس، انٹرفیتھ پروگرام اور پریس کانفرنسوں کا اہتمام کیا گیا۔ ضلع اور شہر کی سطح سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ذریعے صدر جمہوریہ کو وقف قانون کے خلاف سیکڑوں کی تعداد میں میمورنڈم دیے گئے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ وقف بچاؤ دستور بچاؤ مہم کے کنوینر اور بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے ایک بیان میں کہا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی کوششوں سے ملک کی متعدد ریاستوں میں متنازعہ وقف ترمیمی قانون کے خلاف پورے زور شور کے ساتھ تحفظ اوقاف مہم جاری ہے۔ چھوٹے بڑے کئی شہروں میں بڑے بڑے جلسوں کا انعقاد ہو چکا ہے جس میں بورڈ کی قیادت کے علاوہ متعدد ممبران پارلیمنٹ سیاسی و سماجی تنظیموں کے رہنما بھی شریک رہے۔ بڑے بڑے جلسوں کے علاوہ برادران وطن کی ذہن سازی کے لیے متعدد بڑے شہروں میں راؤنڈ ٹیبل میٹنگوں کا بھی انعقاد کیا گیا، جس میں سیاسی سماجی قائدین، سول سوسائٹی کی اہم شخصیات شریک ہوئیں اور اس سے اتفاق کیا کہ پارلیمنٹ سے منظور وقف ترمیمی قانون نہ صرف امتیاز و تفریق پر مبنی ہے بلکہ دستور کی بنیادی دفعات سے بھی راست متصادم ہے۔ 13 جولائی کو تحفظ اوقاف مہم کے پہلے مرحلے کے اختتام کے بعد تمام ریاستی کنوینرس کے ساتھ ایک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا جس میں اب تک کی کاروائی کا جائزہ لینے کے بعد آئندہ مرحلے کے لیے تجاویز و مشورے بھی طلب کئے گئے، جنہیں بہت جلد بورڈ کی عاملہ کی منظوری کے بعد دوسرے مرحلے کا روڈ میپ منظر عام پر لایا جائے گا۔ کنوینر تحفظ اوقاف نے اپنے بیان میں ایک بار پھر اس بات پر زور دیا کہ امید وقف پورٹل میں وقف املاک کو اس وقت تک رجسٹر نہ کیا جائے جب تک کہ اس قانون پر سپریم کورٹ کا کوئی واضح فیصلہ نہ آ جائے۔ حکومت وقف بورڈ کے چیئرمینوں اور دیگر اہلکاروں کے ذریعے متولیان پر دباؤ بنا رہی ہے کہ وہ وقف املاک کو فی الفور امید پورٹل پر رجسٹر کروائیں اور کہا جا رہا ہے کہ اگر یہ کام 6 ماہ کے اندر نہیں کیا گیا تو اس کا وقف املاک کو نقصان ہوگا۔ ہم یہ بات واضح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ وقف ترمیمی قانون 2025 سپریم کورٹ میں زیر بحث ہے۔ جس کے خلاف متعدد پٹیشن داخل ہو چکی ہیں۔ یہ قانون نہ صرف امتیاز و تفریق پر مبنی ہے بلکہ دستور ہند کے بنیادی حقوق کی متعدد دفعات سے بھی متصادم ہے۔

غزہ: امدادی مراکز کے قریب چھ ہفتوں میں 875 ہلاکتیں

غزہ میں ہر 10 میں سے ایک بچہ غذائی قلت کا شکار ہے: انروا □ غزہ میں اسرائیلی فوج کی بمباری، مزید 100 فلسطینی شہید □ اسرائیل نے غزہ میں فلسطینیوں کی سمندر تک رسائی بھی بند کردی

غزہ (ایجنسی)۔اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر نے منگل کے روز کہا کہ اس نے گزشتہ چھ ہفتوں کے دوران غزہ پٹی میں امدادی مراکز میں یا ان کے اردگرد کم از کم 875 ہلاکتیں ریکارڈ کی ہیں۔اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر نے منگل کے روز کہا کہ اس نے گزشتہ چھ ہفتوں کے دوران غزہ پٹی میں امدادی مراکز میں یا ان کے اردگرد کم از کم 875 ہلاکتیں ریکارڈ کی ہیں۔ یہ مراکز امریکی اور اسرائیلی حمایت یافتہ ''غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن'' (جی ایچ ایف) اور اقوام متحدہ سمیت دیگر امدادی اداروں کے ذریعے چلائے جا رہے ہیں۔زیادہ تر ہلاکتیں GHF کے مراکز کے آس پاس ایسے افراد کی ہوئیں، جو امداد حاصل کرنے کی کوشش میں تھے۔ اس کے علاوہ کم از کم 201 افراد دیگر مقامات پر امداد حاصل کرنے کی کوششوں کے دوران بھی ہلاک ہوگئے۔جی ایچ ایف غزہ پٹی میں امدادی سامان پہنچانے کے لیے نجی امریکی سکیورٹی اور لاجسٹکس کمپنیوں کا استعمال کرتی ہے۔ یہ فاؤنڈیشن اقوام متحدہ کے زیر انتظام نظام کو زیادہ تر نظر انداز ہی کرتی ہے۔اسرائیل کا الزام ہے کہ جی ایچ ایف کے علاوہ دیگر امدادی سینٹرز حماس کے جنگجوؤں کو غزہ پٹی کے شہریوں کے لیے بھیجی گئی امداد لوٹنے سے نہیں روکتے۔ تاہم حماس اس الزام کی تردید کرتی ہے کہ وہ شہریوں کے لیے روانہ کردہ امداد لوٹ لیتی ہے۔اقوام متحدہ کی طرف سے بھی ایسے اسرائیلی الزامات کو مسترد کیا جاتا ہے۔ادھر یورپی یونین کی بحرانوں سے متعلق انتظامی امور کی کمشنر حجہ لحبیب نے کہا ہے کہ اسرائیل نے کچھ مثبت اقدامات کیے ہیں لیکن ابھی تک غزہ پٹی میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے اس معاہدے کو مکمل طور پر نافذ نہیں کیا گیا، جو اسرائیل نے یورپی یونین کے ساتھ کر رکھا ہے۔لحبیب نے برسلز میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، ''ہم نے کچھ مثبت پیش رفت دیکھی ہے۔ یہ سچ ہے کہ کچھ ٹرک غزہ پٹی میں داخل ہو سکے ہیں۔لیکن ہمیں ان کی صحیح تعداد معلوم نہیں اور یہ بات واضح ہے کہ یہ معاہدہ ابھی تک مکمل طور پر نافذ نہیں کیا گیا۔''

فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کے ادارے انروا نے غزہ میں شدید غذائی قلت سے خبردار کردیا۔یو این امدادی ایجنسی برائے فلسطین انروا کے مطابق غزہ 4 ماہ سے سخت محاصرے میں ہے، غزہ میں غذائی قلت کی شرح میں اضافہ ہورہا ہے جہاں ہر 10 میں سے ایک بچہ غذائی قلت کا شکار ہے۔دوسری جانب اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی حقوق کی جانب سے جاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ 6 ہفتوں میں امدادی مراکز کے قریب 865 فلسطینی مارے گئے۔انسانی حقوق دفتر کا بتانا ہے کہ اسرائیلی آبادکاروں اور فورسز نے مغربی کنارے میں قتل، حملے اور ہراسانی شدید کردی ہے۔

غزہ کی پٹی میں اسرائیلی فوج کے مظالم کا سلسلہ تھم نہ سکا، پیر کو فجر کے وقت سے اب تک جاری اسرائیلی فضائی حملوں کے باعث شہید فلسطینیوں کی تعداد 100 تک پہنچ گئی ہے۔عرب خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق ابتدائی طور پر شہادتوں کی تعداد 32 بتائی گئی تھی، جو وقت گزرنے کے ساتھ بڑھ کر 88 ہوئی اور اب 100 سے تجاوز کر چکی ہے۔رپورٹس کے مطابق اسرائیلی بم باری غزہ کی پٹی کے شمالی علاقوں پر کی گئی، جہاں گزشتہ رپورٹوں کے مطابق 15 افراد شہید ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ جنوبی علاقوں میں خان یونس اور رفح، اور مشرقی جانب التفاح اور الشجاعیہ کے علاقوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔اسرائیلی فوج کی جانب سے رفح میں امدادی سامان کی تقسیم کے مقام الشاکوش کے قریب فائرنگ کی گئی، جس کے نتیجے میں دو افراد جاں بحق اور نو زخمی ہوئے۔مزید یہ کہ جنوبی علاقوں پر مختلف حملوں میں سات فلسطینی جاں بحق ہوئے، جبکہ خان یونس کے مشرقی علاقے سے تین لاشیں ملبے سے نکالی گئیں۔اسی طرح غزہ شہر کے مشرقی علاقے پر حملے میں چار افراد جاں بحق اور دیگر زخمی

اسرائیل نے غزہ میں بے فلسطینیوں کیلیے سمندر تک رسائی بھی بند کردی۔اماراتی اخبار کے مطابق اسرائیل نے بھوک و افلاس کے شکار فلسطینیوں کی سمندر تک رسائی پر مکمل پابندی عائد کردی ہے اور اسرائیلی فوج نے فلسطینیوں کے لیے وارننگ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ غزہ کے ساحل پر بیٹھنا یا مچھلی پکڑنا خطرناک ہے۔اماراتی اخبار کے مطابق سمندر کنارے بیٹھے فلسطینیوں پر اسرائیلی فوج متعدد ہولناک حملے کرچکی ہے۔رپورٹ کے مطابق اسرائیل نے بمباری سے فلسطینی ماہی گیروں کی کشتیاں تک تباہ کردیں اور اسرائیل اب تک فلسطینیوں کی 95 فیصد کشتیاں تباہ کرچکا ہے جب کہ اسرائیلی فوج اب تک 210 فلسطینی ماہی گیروں کو بھی شہید کرچکی ہے۔رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ موجودہ حالات میں ماہی گیری ہزاروں فلسطینیوں کا واحد روزگار ہے اور فلسطینیوں کا شکوہ ہے کہ وہ سمندر کے بغیر بھوک سے مرجائیں گے۔

غزہ جنگ بندی سے متعلق پیش رفت جلد ہو سکتی ہے: ٹرمپ

واشنگٹن، 15 جولائی (یو این آئی) ٹرمپ کا کہنا ہے کہ غزہ جنگ بندی کے حوالے سے پیش رفت 'کافی جلد' ہو سکتی ہے۔امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے غزہ کی پٹی پر اسرائیل کی جنگ روکنے کے لیے ایک معاہدے کے بارے میں اُمید کا اظہار کیا ہے۔ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم غزہ پر بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کررہے ہیں، اسٹیو وٹکوف یہاں ہیں اور مجھے لگتا ہے کہ ہمارے پاس جلد ہی بات کرنے کے لیے کچھ ہو سکتا ہے۔ٹرمپ نے جون کے آخر میں کہا تھا کہ اسرائیل نے 60 روزہ جنگ بندی کی شرائط پر اتفاق کیا ہے، اور غزہ پر اسرائیل کی 21 ماہ سے جاری جنگ کو ختم کرنے کے لیے قطر میں مذاکرات جاری ہیں۔حماس مبینہ طور پر امریکی ضمانت چاہتی ہے کہ اسرائیل کے فضائی حملے اور زمینی حملے، جن میں دسیوں ہزار فلسطینی شہید ہوئے ہیں ہیں، دوبارہ شروع نہیں ہوں گے یہاں تک کہ جنگ کے مستقل خاتمے کے بغیر جنگ بندی ختم ہو جائے۔دوسری جانب مصر اور قطر کے حکام نے غزہ پر جنگ بندی کے مذاکرات تیز کر دیے ہیں۔ایک مصری میڈیا رپورٹ کے مطابق غزہ جنگ بندی کے ثالث اسرائیل اور حماس کے درمیان بالواسطہ مذاکرات کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کی کوششیں تیز کر رہے ہیں۔سرکاری خبر رساں ادارے القہرہ نیوز چینل نے نامعلوم ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مصری انٹیلی جنس کے سربراہ حسن رشاد نے غزہ میں جنگ بندی کو یقینی بنانے کے لیے مصر کے وسیع تر دباؤ کے ایک حصے کے طور پر قطری وزیر اعظم محمد بن عبدالرحمن بن الثانی سے ملاقات کی۔ ملاقات کا وقت اور مقام نہیں بتایا گیا۔ذرائع نے مزید کہا کہ رشاد نے فلسطینی اور اسرائیلی مذاکرات کاروں کے ساتھ سلسلہ وار بات چیت کی ہے۔

ایران کا مشروط جوہری مذاکرات کرنے سے انکار

تہران، 15 جولائی (یو این آئی) ایران نے اعلان کیا ہے کہ اگر امریکہ نے جوہری مذاکرات کو یورینیم افزودگی کے خاتمے سے مشروط کیا تو مذاکرات نہیں ہوں گے۔غیر ملکی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق واشنگٹن اور تہران کے درمیان ایران کے جوہری پروگرام سے متعلق کئی روز سے بات چیت جاری تھی لیکن اسرائیل کے اچانک حملوں کے باعث یہ عمل رک گیا، ایران اور اسرائیل کے درمیان 12 دن جنگ رہی۔دونوں ممالک کے درمیان جنگ کے خاتمے کے بعد امریکہ اور ایران بات چیت کی بحالی کا عندیہ دیا گیا لیکن ایران نے واضح طور پر کہا ہے کہ وہ جوہری توانائی کے پرامن استعمال کے اپنے حق سے دستبردار نہیں ہوگا۔اور نہ ہی ایسے کسی مذاکراتی عمل کا حصہ بنے گا۔ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے مشیر علی ولایتی نے سرکاری نیوز ایجنسی ایرنا کو بتایا کہ اگر مذاکرات کی شرط افزودگی کا خاتمہ ہے تو یہ مذاکرات کبھی نہیں ہوں گے۔ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے بھی کہا کہ امریکہ سے بات چیت کے لیے ابھی تک کوئی تاریخ طے نہیں کی گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ تاحال ایران کے اعلیٰ سفارت کار عباس عراقچی اور امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف کے درمیان ملاقات کے لیے بھی کوئی وقت یا مقام مقرر نہیں کیا گیا ہے۔

ایران نے اعلان کیا ہے کہ اگر امریکہ نے یورینیم افزودگی بند کرنے پر اصرار کیا تو جوہری مذاکرات نہیں ہوں گے۔غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق ایران نے پیر کو واضح کیا کہ اگر امریکہ کی طرف سے جوہری مذاکرات کی شرط یہ ہو کہ ایران یورینیم افزودگی بند کرے، تو ایسے مذاکرات نہیں ہوں گے۔امریکہ اور ایران کے درمیان جوہری پروگرام پر کئی مرتبہ مذاکرات ہو چکے ہیں، مگر اسرائیل کے اچانک حملوں نے ان مذاکرات کو روک دیا تھا۔جنگ کے اختتام کے بعد دونوں ممالک نے بات چیت کی بحالی کا عندیہ دیا ہے، لیکن ایران نے واضح کیا ہے کہ وہ جوہری توانائی کے پرامن استعمال کے اپنے حق سے دستبردار نہیں ہوگا۔ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے مشیر علی ولایتی نے سرکاری خبر رساں ادارے ارنا سے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر مذاکرات کی شرط افزودگی بند کرنا ہے، تو ایسے مذاکرات نہیں ہوں گے۔یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا کہ فی الحال امریکہ کے ساتھ کسی ملاقات کی کوئی تاریخ، وقت یا مقام طے نہیں ہوا۔یہ ممکنہ ملاقات ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی اور امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف کے درمیان متوقع تھی۔واضح رہے کہ رواں سال اپریل سے ایران اور امریکہ 5 بار مذاکرات کی میز پر بیٹھے لیکن کسی حتمی معاہدے تک نہ پہنچے۔یہ دونوں ممالک کے درمیان 2018 میں امریکہ کے جوہری معاہدے سے دستبردار ہونے کے بعد کا سب سے اعلیٰ سطحی رابطہ تھا۔

یہودی مذہبی ادارہ کے طلبہ کی فوج میں بھرتی پر یہودی مذہبی جماعت نے نیتن یاہو حکومت چھوڑ دی

یروشلم، 15 جولائی (یو این آئی) اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کی حکومت کو بڑا دھچکا لگا ہے، یہودی مذہبی ادارہ کے طلبہ کی فوج میں بھرتی کے معاملے پر اہم یہودی مذہبی جماعت نے نیتن یاہو حکومت چھوڑ دی۔غیر ملکی خبر رساں ایجنسی روئٹرز کے مطابق اسرائیل کی الٹرا آرتھوڈوکس پارٹیوں میں سے ایک 'یونائیٹڈ توراتی یہودیت' نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے حکمراں اتحاد کو چھوڑ رہی ہے، کیوں کہ وہ مدرسے کے طلبہ کو فوجی خدمات سے مستثنیٰ کرنے کے بل کا مسودہ تیار میں ناکام رہی ہے۔مذہبی جماعت 'یوٹی جے' کے بقیہ 7 ارکان میں سے 6 نے وزیر اعظم کو خطوط لکھ کر استعفیٰ دے دیا ہے، جب کہ یوٹی جے کے چیئرمین نے ایک ماہ قبل ہی استعفیٰ دے دیا تھا، یہ مذہبی جماعت دو اہم دھڑوں دیگل ہاتورہ اور اگودات یسرائیل پر مشتمل ہے۔یوٹی جے کے استعفے کے بعد اب نیتن یاہو کی اکثریت 120 نشستوں کی کنیسٹ یا پارلیمنٹ میں 61 نشستوں والی ایک کمزور اکثریت میں بدل جائے گی۔یہ واضح نہیں ہوا ہے کہ آیا ایک اور مذہبی پارٹی شاس بھی استعفیٰ دے گی یا نہیں۔یوٹی جے کے دھڑے دیگل ہاتورہ نے ایک بیان میں واضح کیا کہ انھوں نے اپنے سربراہوں کے ساتھ بات چیت کے بعد مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا ہے، کیوں کہ حکومت نے اپنے وعدوں کی بار بار خلاف ورزی کی، اور پوری تندہی سے اپنی تعلیم میں مصروف مقدس یشوا طلبہ کی 'حیثیت' کو استثنیٰ فراہم نہیں کیا۔مذہبی یہودی جماعتوں کا استدلال ہے کہ 2022 کے آخر میں وہ حکومتی اتحاد میں اس شرط پر شامل ہوئے تھے کہ یشوا طلبہ کو مستثنیٰ کرنے کا بل پیش کیا جائے گا۔تاہم حکومت نے تاحال اس میں کوئی پیش رفت نہیں کی ہے، اور مذہبی جماعت کے قانون ساز طویل عرصے سے بھرتی بل پر اتحاد چھوڑنے کی دھمکی دیتے آرہے ہیں۔

سویدا: جھڑپوں کے بعد جنگ بندی، شامی وزیر دفاع کا اعلان

سویدا (ایجنسی) شام کے صوبے سویدا میں فرقہ وارانہ جھڑپوں کے بعد بالآخر جنگ بندی کا اعلان کردیا گیا ہے۔ملکی وزیر دفاع نے کہا کہ یہ فیصلہ مقامی عمائدین سے مشاورت کے بعد کیا گیا تاکہ مزید خونریزی روکی جا سکے۔شام کے وزیر دفاع نے منگل کے روز اعلان کیا کہ حکومتی فورسز کے صوبے سویدا کے ایک اہم شہر میں داخل ہونے کے فوراً بعد جنگ بندی نافذ کر دی گئی ہے۔ یہ اعلان ان جھڑپوں کے ایک دن بعد سامنے آیا ہے، جن میں درجنوں افراد ہلاک ہو گئے تھے، اور جن کا آغاز فرقہ وارانہ کشیدگی اور اسرائیلی حملوں کے بعد ہوا تھا۔شامی وزیر دفاع مرحاف ابو قصرہ نے ایک سرکاری بیان میں کہا شہر کے معززین اور عمائدین کے ساتھ معاہدے کے بعد، ہم صرف فائرنگ کے ذرائع کا جواب دیں گے اور غیر قانونی گروہوں کی جانب سے کسی بھی حملے سے نمٹیں گے۔''ان جھڑپوں کا آغاز مقامی سنی بدو قبائل اور دروز مسلح گروہوں کے درمیان اغوا برائے انتقام کے سلسلے سے ہوا۔یہ واقعات جنوبی شام کے اس صوبے میں پیش آئے، جو دروز کمیونٹی کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔مقامی ذرائع کے مطابق فریقین نے ایک دوسرے کے حامیوں کو اغوا کیا، جس کے نتیجے میں مسلح تصادم شروع ہو گیا تھا۔دریں اثنا اسرائیل نے شام میں فوجی کارروائی کرنے کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے، ''دروز برادری کا تحفظ اور سرحدی سلامتی اسرائیل کی اولین ترجیح'' ہے۔اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو اور وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے ایک مشترکہ بیان میں تصدیق کی ہے کہ اسرائیل نے شام میں عسکری کارروائی کی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ اس حملے کا مقصد شامی حکومت کو دروز اقلیت کو نشانہ بنانے سے روکنا اور اسرائیل کے ساتھ متصل سرحدی علاقوں میں غیر قانونی اسلحے کی موجودگی کا خاتمہ کرنا تھا۔اسرائیلی فوج نے تصدیق کی ہے کہ اس نے شام میں دمشق حکومت سے وابستہ فوجی گاڑیوں کو نشانہ بنایا۔ یہ کارروائی ایسے وقت پر کی گئی، جب جنوبی شام کے صوبے سویدا میں فرقہ وارانہ کشیدگی اور اسرائیلی مداخلت کے باعث صورتحال انتہائی نازک ہو چکی ہے۔اسرائیلی فوج کے جاری کردہ بیان میں کہا گیا، ہم نے شامی حکومت سے تعلق رکھنے والی فوجی گاڑیوں پر حملہ کیا تاکہ دروز برادری کو نقصان سے بچایا جا سکے اور سرحدی علاقوں میں تخفیف اسلحہ کو بھی یقینی بنایا جا سکے۔''اسرائیل میں دروز اقلیت کو ایک وفادار برادری کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو اکثر اسرائیلی مسلح افواج میں خدمات انجام دیتی ہے۔اسی تناظر میں اسرائیلی حکومت نے شام میں دروز برادری کے خلاف ممکنہ کارروائیوں کو روکنے کے لیے عسکری مداخلت کو ضروری قرار دیا ہے۔شام کی سرکاری نیوز ایجنسی نے منگل کے روز ہونے والے اسرائیلی فضائی حملے کے بارے میں کوئی تفصیلات جاری نہیں کیں۔

50 دن میں جنگ بند کرو ورنہ 100 فیصد ٹیرف لگا دیا جائے گا، ٹرمپ کی پوتن کو دھمکی

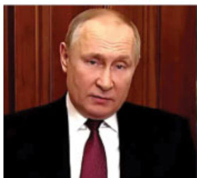

واشنگٹن: (ایجنسی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پیر کے روز کہا ہے کہ اگر 50 دن کے اندر یوکرین میں جنگ ختم کرنے کا کوئی معاہدہ نہیں ہوا تو وہ روس پر سخت محصولات عائد کریں گے۔ انہوں نے یہ انتباہ نیٹو کے سیکرٹری جنرل مارک روٹے سے اوول آفس میں ملاقات کے دوران دیا۔ٹرمپ نے کہا کہ اگر یوکرین میں روس کی جنگ ختم نہ ہوئی تو وہ جلد ہی یکطرفہ طور پر 100 فیصد ٹیرف لگانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ٹرمپ کا کہنا ہے کہ اس کے بعد یورپی حکومتیں ایک نئے معاہدے کے تحت یوکرین کو ہتھیار فراہم کریں گی تاکہ روس کے خلاف اس کے دفاع میں کیف کی مدد کی جا سکے۔ٹرمپ نے پیر کے روز روٹ کے ساتھ اوول آفس میں کہا کہ اگر 50 دنوں کے اندر امن معاہدہ نہیں ہوتا ہے تو تمام روسی برآمدات پر 100 فیصد محصولات عائد کرنے کا منصوبہ ہے۔انھوں نے کہا کہ، پوتن کو نوٹس کے طور پر کام کرنا چاہئے کہ وہ جنگ کو ختم کرنے میں سنجیدہ ہیں۔ٹرمپ نے تفصیلات نہیں بتائیں لیکن کہا کہ ہتھیاروں میں پیٹریاٹ میزائل ڈیفنس بیراج بھی شامل ہوگا۔مارک روٹ نے کہا کہ یوکرین کو مسلح کرنے کے لیے یورپی ممالک امریکہ سے ہتھیار خریدیں گے۔ان ہتھیاروں اور آلات سے روسی صدر ولادیمیر پوتن کو امن مذاکرات پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ روٹ نے کہا کہ یوکرین کو بڑی تعداد میں فوجی ساز و سامان ملے گا، جیسا کہ میزائل، فضائی دفاعی نظام اور گولہ بارود۔روٹ نے کہا کہ جرمنی، فن لینڈ، کینیڈا، ناروے، سویڈن، برطانیہ اور ڈنمارک یوکرین کو سپلائی کرنے والے خریداروں میں شامل ہوں گے۔صدر نے جنگ ختم نہ ہونے کی صورت میں سخت محصولات عائد کرنے کا دعویٰ کیا۔انہوں نے ان کو ثانوی ٹیرف کے طور پر بیان کیا، یعنی یہ روس کے تجارتی شراکت داروں کو نشانہ بنائیں گے۔اگر اس پر عمل درآمد ہوتا ہے تو یہ ماسکو کو عالمی معیشت میں تنہا کرنے کی کوشش ہوگی۔ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ نیٹو کے رکن ممالک اربوں ڈالر مالیت کے امریکی ہتھیار خریدیں گے جن میں پیٹریاٹ میزائل بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، ایک نئے معاہدے کے تحت، یہ ہتھیار یوکرین کے حوالے کیے جائیں گے تاکہ کیف کو روس سے خود کو بچانے میں مدد ملے۔ان کا کہنا تھا کہ اس سے روسی صدر ولادیمیر پوتن کو پیغام جائے گا کہ وہ جنگ کے خاتمے کے لیے سنجیدہ ہیں۔اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوٹیرس صدر ٹرمپ کے اس بیان کا جواب مانگ رہے تھے جس میں کہا گیا تھا کہ اگر 50 دنوں میں یوکرین میں جنگ ختم کرنے کا کوئی معاہدہ نہیں ہوا تو وہ روس پر سخت پابندیاں عائد کر دیں گے۔سیاسی حل اقوام متحدہ کے چارٹر پر مبنی ہونا چاہئے جو اقوام متحدہ کے تمام 193 رکن ممالک کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی ضمانت دیتا ہے۔ یہ بین الاقوامی قانون اور جنرل اسمبلی اور دیگر کی طرف سے منظور کردہ قراردادوں پر بھی مبنی ہونا چاہیے۔گٹیرس نے کہا کہ فوری جنگ بندی کی ضرورت ہے۔کوئی بھی چیز جو ان مقاصد میں حصہ ڈال سکتی ہے یقینی طور پر اہم ہوگی۔ٹرمپ نے اپنی مایوسی کا اعادہ کیا کہ پوتن نے یوکرین کے ساتھ جنگ ختم کرنے کے معاہدے تک پہنچنے کی مزاحمت کی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ روسی صدر کے ساتھ ان کی گفتگو ہمیشہ بہت خوشگوار ہوتی ہے لیکن پھر اس رات میزائل چل جاتے ہیں۔ٹرمپ نے کہا کہ پوتن جانتے ہیں کہ منصفانہ معاہدہ کیا ہوتا ہے۔ٹرمپ یوکرین کے ساتھ روس کی جنگ کی مخالفت میں یورپی ممالک کا بڑا کردار ادا کرنے اور براعظم میں فوجی سلامتی کو بڑھانے میں مدد کے لیے زیادہ خرچ کرنے کے بارے میں بھی زیادہ پرامید نظر آئے۔ٹرمپ نے کہا کہ وہ یورپ کو دفاع پر زیادہ خرچ کرتے ہوئے دیکھ کر خوش ہیں۔ ہیگ میں ایک حالیہ سربراہی اجلاس میں، نیٹو کے کئی ارکان نے اپنے جی ڈی پی کے 5 فیصد تک اخراجات بڑھانے پر اتفاق کیا اور اپنی شکایت کا اعادہ کیا کہ امریکہ اب بھی یوکرین کے دفاع کے لیے غیر متناسب رقم خرچ کرتا ہے۔

یورپی وزرائے خارجہ کی میٹنگ میں غزہ کا معاملہ بھی زیر غور

واشنگٹن (ایجنسی) یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کی سربراہ کایا کالاس نے دونوں فریقوں کے درمیان تعاون کے معاہدے کی اسرائیل کی طرف سے انسانی حقوق کی بنیاد پر خلاف ورزی کے شواہد کے بعد 10 ممکنہ اقدامات پیش کیے ہیں۔ان اقدامات میں پورے معاہدے کو معطل کرنے یا تجارتی تعلقات کو روکنے سے لے کر اسرائیلی وزراء پر پابندیاں عائد کرنے، ہتھیاروں پر پابندی عائد کرنے اور ویزہ کے بغیر سفر کو روکنے کے اقدامات تک شامل ہیں۔غزہ میں ہونے والی تباہی پر بڑھتے ہوئے غصے کے باوجود، یورپی یونین کی ریاستیں اس بات پر منقسم ہیں کہ اسرائیل سے کیسے نمٹا جائے اور سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ کسی بھی اقدام پر ان میں کوئی اتفاق رائے نہیں ہے۔کایا کالاس نے پیر کو کہا، ×× مجھ سے ان متبادل کی فہرست دینے کو کہا گیا جو اختیار کیے جا سکتے ہیں اور یہ رکن ممالک پر منحصر ہے کہ ہم ان متبادل کے ساتھ کیا کریں۔'' آج ہونے والی بات چیت کے لہجے سے یہ بات مضبوطی سے تشکیل پائے گی کہ غزہ تک انسانی ہمدردی کی بنیاد پر رسائی کو بہتر بنانے کے لیے یورپی یونین سے کیے گئے وعدے پر اسرائیل کس طرح عمل درآمد کر رہا ہے۔کالاس نے کہا کہ مزید داخلے کے مقامات کھولنے اور مزید خوراک پہنچانے کی اجازت دینے کے لیے انہوں نے اپنے اسرائیلی ہم منصب گیڈون سار کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے۔غزہ کے بیس لاکھ باشندوں کو سنگین انسانی حالات کا سامنا ہے کیونکہ اسرائیل نے فلسطینی عسکریت پسند گروپ حماس کے ساتھ اپنی تباہ کن جنگ کے دوران امداد کو سختی سے محدود کر رکھا ہے۔کالاس نے پیر کو کہا، ×× ہمیں مزید امدادی ٹرکوں کے آنے کے کچھ اچھے آثار نظر آ رہے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا، ''لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ یقیناً× کافی نہیں ہے اور ہمیں مزید زور دینے کی ضرورت ہے (تاکہ) جس پر ہم نے اتفاق کیا ہے اس پر عمل درآمد ہوتا ہوا دکھائی بھی دے۔'' پیر کو برسلز میں یورپی یونین اور پڑوسی ممالک کے اجلاس میں اردنی وزیر خارجہ ایمن صفادی نے کہا کہ غزہ کی صورت حال تباہ کن ہے۔اسی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اسرائیل کے وزیر خارجہ سار نے اعتماد ظاہر کیا کہ ان کا ملک یورپی یونین کی مزید کارروائی سے بچنے کی کوشش کرے گا۔سار نے کہا، ×× مجھے یقین ہے کہ یورپی یونین کے رکن ممالک ان میں سے کسی کو بھی نہیں اپنائیں گے، اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔''اگرچہ یورپی یونین فی الحال اسرائیل کے خلاف مزید کوئی قدم اٹھانے سے قاصر نظر آتی ہے، لیکن اس مرحلے تک پہنچنا ایک قابل غور قدم ہے۔مارچ میں جنگ بندی کے خاتمے کے بعد اسرائیل کی جانب سے غزہ میں تباہ کن آپریشن دوبارہ شروع کرنے کے بعد ہی یورپی یونین نے تعاون کے معاہدے پر نظر ثانی پر اتفاق کیا۔اس وقت تک اسرائیل کی پشت پناہی کرنے والے ممالک اور فلسطینیوں کے لیے زیادہ موافق ممالک کے درمیان گہری تقسیم نے کسی بھی اقدام کو روک دیا تھا۔

انڈونیشیا میں کشتی الٹ گئی، 11 افراد لاپتہ

جکارتہ، 15 جولائی (یو این آئی) انڈونیشیا کے مغربی سماترا صوبے میں مینٹاوائی جزائر کے ساحل پر پیر کو ایک کشتی الٹنے سے گیارہ افراد لاپتہ ہو گئے۔سات افراد تیر کر محفوظ مقام پر پہنچ گئے۔یہ اطلاع مقامی راحت اور بچاؤ ٹیم کے ایمرجنسی یونٹ کے سربراہ ڈیوالوی فائنڈا نے دی۔مسٹر فائنڈا نے منگل کی صبح بتایا کہ کشتی سکاکاپ جزیرے سے سیپورا جزیرہ جا رہی تھی۔انہوں نے کہا،''یہ واقعہ مقامی وقت کے مطابق صبح 11 بجے کے قریب پیش آیا۔کشتی میں سوار سات افراد تیر کر ساحل تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ اطلاع ملنے پر سرچ اینڈ ریسکیو آفس نے ریسکیو اہلکاروں کے ساتھ ایک کشتی اور ایک جہاز موقع پر روانہ کیا۔تاہم جب وہ پہنچے تو انہوں نے کشتی کو غائب پایا۔مسٹر فائنڈا نے کہا کہ کشتی پر سوار دیگر افراد کی تلاش جاری ہے۔ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے اور ریسکیو آپریشن دن کے بعد دوبارہ شروع کیا جائے گا۔واقعہ کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی ہے۔دریں اثنا، انڈونیشیا کے موسمیات، موسمیات اور جیو فزکس ایجنسی نے سمندری علاقے میں شدید بارش کی وارننگ جاری کی ہے۔

مشترکہ دشمن کے خلاف یکجہتی وقت کا تقاضا ہے، ایرانی صدر

تہران (ایجنسی) منگل کے روز تہران میں عراقی وزیر داخلہ عبد الامیر الشمری سے ملاقات کے دوران ایرانی صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے کہا کہ خطے میں امن و سلامتی کو درہم برہم کرنے میں صیہونی حکومت کا کردار تباہ کن رہا ہے، جو کہ تسلط پسند عالمی نظام کا ایک منصوبہ ہے جس کا مقصد اسلامی ممالک کو کمزور کرنا، ان پر قبضہ جمانا اور ان کے وسائل کو لوٹنا ہے۔انہوں نے کہا کہ ایران اور عراق کے درمیان تعلقات برادرانہ ہیں، جو گہرے مذہبی اور ثقافتی رشتوں پر مبنی ہیں۔ایرانی صدر نے کہا کہ ہم عراق سمیت تمام اسلامی ممالک کے عوام اور حکومتوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں اور امت مسلمہ میں اتحاد، یکجہتی اور اخوت کے فروغ کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔صدر پزشکیاں نے اربعین کے موقع پر ایرانی زائرین کے لیے عراقی حکومت اور عوام کی مہمان نوازی پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان اس دینی تعاون کو دیگر شعبوں تک وسعت دی جائے گی۔انہوں نے کہا کہ امید ہے اربعین کے سلسلے میں ایران و عراق کے درمیان ہم آہنگی، سرحدی منڈیوں کو فعال کرنے، مشترکہ سرمایہ کاری اور تعلیمی تبادلے جیسے شعبوں میں مزید تعاون کے لیے سنگ میل ثابت ہوگی۔اس موقع پر عراقی وزیر داخلہ عبد الامیر الشمری نے عراقی وزیر اعظم محمد شیاع السوڈانی کی جانب سے صدر ایران کو نیک تمناؤں کا پیغام پہنچایا اور دشمن غاصب اسرائیل کے خلاف ایرانی عوام کی مزاحمت کو خراج تحسین پیش کیا۔انہوں نے کہا کہ عراقی حکومت اربعین کے موقع پر لاکھوں زائرین کی میزبانی کے لیے ٹرانسپورٹ، صحت اور سیکیورٹی کے شعبوں میں تمام تر وسائل بروئے کار لا رہی ہے۔وزیر داخلہ نے کہا کہ یہ ہم آہنگی اور تعاون اس وقت تک جاری رہے گا جب تک آخری زائر بھی عراق سے روانہ نہیں ہو جاتا۔

بینک ضرورت مند کسانوں کو KCC قرض کا بروقت فائدہ دیں

کسانوں کو 31 جولائی 2025 تک خصوصی مہم چلا کر فوائد فراہم کیے جائیں گے

لکھنؤ: 15 جولائی۔ ریاستی وزیر زراعت جناب سوریہ پرتاپ شاہی نے منگل کو ودھان بھون میں بینکوں اور زرعی بیمہ کمپنیوں کے نمائندوں کے ساتھ کسان کریڈٹ کارڈ (KCC) کی تازہ ترین حیثیت کے بارے میں جائزہ میٹنگ کی۔ انہوں نے KCC پر لیڈ بینک اور دیگر تمام متعلقہ بینکوں کی طرف سے اپنائے گئے طریقہ کار پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے بینکوں کو ہدایت دی کہ وہ 31 جولائی تک جنگی بنیادوں پر کام کریں تاکہ ضرورت مند کسانوں کو KCC کے فوائد فراہم کیے جاسکیں۔ میٹنگ کے دوران جناب شاہی نے بینک کے تمام نمائندوں سے کہا کہ وہ اپنے بینکوں کی طرف سے اب تک دیے گئے KCC قرضوں کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کریں۔ بینک نمائندوں کی جانب سے تسلی بخش جواب نہ ملنے پر انہوں نے متعلقہ حکام کو مناسب کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ وزیر زراعت نے 31 جولائی 2025 تک کے سی سی قرضوں کی فراہمی کے لیے خصوصی مہم چلانے کی ہدایت دی، انہوں نے کہا کہ اس کے لیے میڈیا کے ذریعے وسیع پیمانے پر تشہیر کرنے کی بھی ضرورت ہے، تاکہ مکمل معلومات ضرورت مند کسانوں تک پہنچ سکیں۔ وزیر موصوف نے انشورنس کمپنیوں کی جانب سے ہر تحصیل کی سطح پر دفاتر نہ کھولنے اور کسانوں کے ساتھ ان کے لاتعلق رویہ پر بھی برہمی کا اظہار کیا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ انشورنس کمپنیاں ہر تحصیل کی سطح پر دفاتر کھولیں اور کسانوں کو ضروری مدد فراہم کریں۔ اس موقع پر زراعت کے وزیر مملکت جناب بلدیو سنگھ اولکھ، پرنسپل سیکریٹری زراعت جناب رویندرا، سیکریٹری زراعت جناب اندرا وکرم سنگھ اور ٹی کے۔ شیبو، ڈائریکٹر زراعت ڈاکٹر پنکج کمار ترپاٹھی، ڈائریکٹر شماریات مسز سمیتا سنگھ، محکمہ زراعت کے افسران اور بینکوں اور انشورنس کمپنیوں کے نمائندے موجود تھے۔

حال ھی میں پرموشن پانے والے آئی اے ایس افسران نے کی وزیر اعلی یوگی سے ملاقات

لکھنؤ: 15 جولائی (پی این ایس) حال ہی میں پرمشن پانے والے آئی اے ایس افسران نے منگل کو وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے ملاقات کی۔ حال ہی میں ان افسران کو پی سی ایس سے ترقی دی گئی ہے۔ اتر پردیش میں پی سی ایس سے پروموشن پر آئی اے ایس بننے والے 22 افسران نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ اس موقع پر پرنسپل سکریٹری تقرری آئی اے ایس ایم دیوراج بھی موجود تھے۔ مانا جارہا ہے کہ آئی اے ایس بننے کے بعد بہت جلد افسران کو نئی پوسٹنگ دی جائے گی۔ ان افسران کو کچھ اضلاع میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی بنایا جاسکتا ہے۔ ان 22 آئی اے ایس افسران کا اگلے دو تین دنوں میں تبادلہ کر دیا جائے گا۔ جس کی وجہ سے اتر پردیش کی بیوروکریسی میں تبدیلیاں دیکھنے کو ملیں گی۔ مرکزی حکومت نے کچھ دن پہلے 22 پی سی ایس (صوبائی سول سروس) افسران کو انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (آئی اے ایس) میں ترقی دی تھی۔ ان تمام افسران کو 2025 کیڈر الاٹ کیے گئے ہیں۔ جلد ہی ان افسران کو نئی ذمہ داریاں سونپی جائیں گی۔ ترقی پانے والے افسران میں کئی سینئر اور تجربہ کار نام شامل ہیں۔ بھانو پرتاپ یادو جو کہ اس وقت سہارنپور ڈویژن کے ایڈیشنل کمشنر ہیں، دیانند پرساد جو کہ ڈائریکٹوریٹ آف ایگریکلچر کے ایڈیشنل ڈائریکٹر (ایڈمنسٹریشن) ہیں اور کمبھ میلہ پریاگ راج کے ایڈیشنل میلہ افسر ہیں، اس فہرست میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ودھان جیسوال جو اتر پردیش ماتحت خدمات سلیکشن کمیشن کے امتحانات کے کنٹرولر ہیں اور اتر پردیش پبلک سروس کمیشن کے ڈپٹی سکریٹری ونود کمار گوڑ کو بھی آئی اے ایس بنایا گیا ہے۔ دیگر نمایاں ناموں میں راجیش کمار سنگھ (سیکرٹری، ڈیولپمنٹ اتھارٹی، غازی آباد)، بلرام سنگھ (چیف ڈیولپمنٹ آفیسر، سدھارتھ نگر)، وندیتا سریواستو (ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، وارانسی)، انجولتا (سیکرٹری، ڈیولپمنٹ اتھارٹی، مرادآباد) شامل ہیں۔ گلاب چندر (ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، مرادآباد)، رنوجے سنگھ (ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، غازی آباد)، نیلم (ایڈیشنل ڈائریکٹر، ڈائریکٹوریٹ آف میڈیکل ایجوکیشن، لکھنؤ) جیسے افسران کو بھی یہ اعزاز حاصل ہوا ہے۔

علماء اپنے بیانات کے ذریعے ملی انتشار کا سبب نہ بنیں

لکھنؤ کے حالیہ تناظر میں مولانا محمد علی نعیم رازی کی دردمندانہ اپیل

لکھنؤ: 15 جولائی (پی این ایس) ماہ محرم الحرام کی آمد سے ہی شہر لکھنؤ میں معروف علماء کے مابین جاری مباحث و بیانات اب ملت کے مابین انتشار و فساد کا سبب بن رہے ہیں، مساجد اور محلوں میں عوام کے مابین جس قسم کا ماحول پروان چڑھایا جارہا ہے، وہ المناک اور افسوسناک ہے، نیز علماء کی فکرمندی اور ملت اسلامیہ کی موجودہ صورتحال کے تئیں ان کی بصیرت و دانشمندی پر سوالیہ نشان قائم کرتا ہے۔ ایسے وقت میں جب کہ حالات ملت اسلامیہ سے ایک مضبوط اور مستحکم شیرازہ بندی کے متقاضی ہیں، نیز افتراق و انتشار کی معمولی کوشش ملت کے حق میں نہایت سنگین نتائج کی متحمل ہوسکتی ہیں، ایسے نازک وقت میں ماضی کے گڑے مردے اکھاڑنا اور فرقہ وارانہ بیانات بازی کرنا دانشمندی و قائدانہ بصیرت و بصارت سے کسی طور میل نہیں کھاتی، فریقین کے ایسے شدت پسند کرداروں کو تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔ درج بالا خیالات کا اظہار عالم دین اور لکھنؤ اسلامک اکیڈمی کے ڈائریکٹر مولانا محمد علی نعیم رازی نے علماء لکھنؤ کے نام جاری دردمندانہ اپیل میں کیا۔ واضح رہے کہ ماہ رواں کی آمد سے ہی سوشل میڈیا اور لکھنؤ کے چند نامور علماء کے مابین مشاجرات صحابہ کے عنوان پر بیانات کا ایک سلسلہ جاری ہے جو بظاہر موقوف ہوتا نظر نہیں آرہا ہے، اسی کے نتیجے میں گزشتہ دنوں ایک معروف عالم دین کے ساتھ مسجد کے احاطے میں ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا جو وحدت امت کے لئے کوشاں افراد کے لئے رنجیدگی کا سبب ہے۔ انہیں حالات کے تناظر میں مولانا محمد علی نعیم رازی نے لکھنؤ کے علماء کے نام ایک دردمندانہ اپیل جاری کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم، سیرت نبوی، اسوہ اہل بیت و اصحاب نبوی کی روشنی میں یہ بات نہایت واضح ہے کہ فروعی اختلافات کے باوجود وحدت امت مسلمہ کا بنیادی عنصر ہے جس کے بغیر کامیابی و کامرانی کی ضمانت نہیں لی جاسکتی ہے۔ مشاجرات صحابہ امت مسلمہ کی تاریخ کا ایک ایسا نازک باب ہے جس پر گفتگو و مباحث نفع بخش ہونے کے بجائے نقصان دہ ہونے کے نہ صرف قوی امکانات ہیں بلکہ ماضی میں ہوئی خون ریزی اور جنگ و جدال کے واقعات ہمیں اس کی سنگینی سے واقف کراتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملت اسلامیہ میں انتشار و افتراق کی پیدائش و افزائش کے لئے یہ موضوع نہایت کارآمد رہا ہے، اور دشمنان اسلام کی سازشوں کے لئے معاون رہا ہے۔

دیہی علاقوں میں ایل پی جی کی کھپت 70 فیصد تک کم ہوگی

دیہی توانائی ماڈل بدلے گا یوپی کے دیہات کا چہرہ

لکھنؤ: 15 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کے گاؤں کی تصویر بدلنے والی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ ریاست کے گاؤں کے لیے گرام ارجا ماڈل کے تحت ایک نئی اسکیم شروع کرنے جارہے ہیں۔ جو دیہی علاقوں کو خود انحصار اور توانائی سے مالا مال بنائے گی۔ اس اسکیم سے نہ صرف گھریلو کھانا پکانے کی گیس کی کھپت میں 70 فیصد تک کمی آئے گی بلکہ نامیاتی اور قدرتی کھادوں کی پیداوار سے زراعت کو بھی ایک نئی سمت ملے گی۔ گائے سیوا کمیشن کے او ایس ڈی ڈاکٹر انوراگ سریواستو نے کہا کہ دیہات میں گھریلو بائیو گیس یونٹس کے قیام سے نہ صرف دیہی خاندانوں کی بچت ہوگی بلکہ ماحولیاتی تحفظ کو بھی فروغ ملے گا۔ یوگی حکومت اس ماڈل کو صرف گائے کی پناہ گاہوں تک محدود رہنے کے بجائے کسانوں کی دہلیز تک پہنچانے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ بائیو گیس یونٹس براہ راست کسانوں کے گھروں یا کھیتوں کے قریب لگائے جائیں گے، تاکہ وہ اپنے استعمال کے لیے گیس اور کھاد دونوں پیدا کرسکیں۔ اس سے کاشتکاری کی لاگت میں زبردست کمی آئے گی اور پیداوار میں اضافہ ہوگا۔

کربلا کے شہداء کی یاد میں مجالس کا سلسلہ جاری

لکھنؤ۔ کربلا کے شہداء کی یاد میں منگل کے روز بھی مجالس کا سلسلہ جاری رہا۔ روضہ کاظمین سعادت گنج میں مولانا عباس ارشاد نقوی نے مجلس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت رسول خدا (ص) نے فرمایا: علی (ع) کے چہرے کی زیارت عبادت ہے۔ علی (ع) کا ذکر میرا ذکر ہے، میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے، اور اللہ کا ذکر عبادت ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ میدانِ غدیر میں پیغمبر اسلام (ص) نے اللہ کے حکم سے حضرت علی (ع) کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ جب مولانا نے حضرت امام حسین (ع) اور ان کے ساتھیوں کی دردناک شہادت کا ذکر کیا، تو عزاداروں میں کہرام مچ گیا اور وہ دیر تک گریہ وزاری کرتے رہے۔

مجلس کا آغاز قاری ندیم نجفی نے تلاوتِ قرآن پاک سے کیا۔ بعدازاں انجمن کاظمیہ عابدیہ نے نوحہ خوانی کی، اور علم، تابوت، اور ذوالجناح کی زیارت کرائی گئی۔ کاظمین روڈ پر سبیلوں اور لنگر کا بھی اہتمام کیا گیا۔ ان مجالس کا انعقاد حسینی اکیڈمی نے کیا تھا۔

امام باڑہ قصرِ حسینی، بلوچ پورہ میں مولانا کلب احمد نقوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سنہ 61 ہجری میں میدانِ کربلا میں امام حسین (ع) اور ان کے جانثار ساتھیوں نے اسلام کو بچانے کے لیے عظیم قربانیاں دیں۔ کربلا کا یہ غم قیامت تک منایا جاتا رہے گا۔ مجلس کے بعد مختلف انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔

امام باڑہ غلام حسین بلگرامی، پرانا توپ خانہ، بالا گنج میں مولانا فیروز حسین نے مجلس سے خطاب کیا۔

امام باڑہ سید محمد عباس حسن پوریا میں مولانا کلب جواد نے مجلس سے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن گنجِ مظلومیاں نے نوحہ خوانی کی۔

روضۂ سرکارِ حسینی، کشمیری محلہ میں پانچ روزہ مجالس کا آغاز ہوگیا، جہاں مولانا جاوید حیدر زیدی نے خطاب کیا۔

امام بارگاہ حسین محسن زیدی، مہندی انکلیو، محسن لین، سرفراز گنج میں مولانا سید سعید الحسن نقوی نے مجلس سے خطاب کیا۔ آغاز قاری محمد عباس نے تلاوتِ قرآن سے کیا جبکہ نظامت افضال رودولوی نے کی۔ حسن محسن سندیلوی، اسد جعفری، اختر کاظمی نے پیش خوانی کی۔ بعدِ مجلس انجمن سپاہِ عباس نے نوحہ خوانی کی۔

مہدی پیسے والا پل پر آج آخری مجلس سے مولانا ظہیر حسن خان نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن سپاہِ حسینی نے نوحہ خوانی کی۔ ان مجالس کا اہتمام بنی ہاشم بوائز کمیٹی نے کیا تھا۔

کربلا کے شہداء کا دسویں آج، گھروں میں نذر و نیاز ہوگی

پیغمبرِ اسلام حضرت محمد (ص) کے نواسے امام حسین (ع) اور ان کے ساتھیوں کو یزیدی فوج نے تین دن کا بھوکا پیاسا شہید کر دیا تھا۔ محرم کی تاریخ کے مطابق بدھ کو ان کی شہادت کو دس دن مکمل ہوں گے۔ اس موقع پر عزادار، اپنے امام اور اُن کے ساتھیوں کی دردناک شہادت کو یاد کرکے دسویں منائیں گے اور گھروں میں بزرگ شہداء کے لیے نذر و نیاز پیش کی جائے گی۔

کربلا پٹن صاحب میں آج آگ پر ماتم

لکھنؤ حضرت امام حسین (ع) اور اُن کے ساتھیوں کے دسویں کے موقع پر 16 جولائی کو کربلا پٹن صاحب، توریا گنج میں مجلسِ عزا اور آگ پر ماتم کا انعقاد کیا جائے گا۔ مجلس سے مولانا مرزا یعسوب عباس رات 9 بجے خطاب کریں گے۔

مجلس کے بعد کربلا کے احاطے میں مسلم عزاداروں کے ساتھ متعدد ہندو تعزیہ دار بھی دہکتی آگ پر ماتم کریں گے۔ اس پروگرام کا اہتمام باب الحوائج کمیٹی کی جانب سے کیا گیا ہے۔

سات سالہ بچی کی موت

لکھنؤ: 15 جولائی (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے قیصر باغ تھانہ علاقے میں 7 سالہ بچی کی موت ہوگئی۔ ماں نے خود قیصر باغ پولیس کو فون کرکے واقعہ کی اطلاع دی۔ اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ لیوان ریلیشن شپ میں رہنے والی ماں نے پولیس کو بتایا کہ اس کے شوہر شاہ رخ خان نے اس کی بیٹی کو قتل کیا ہے۔ قیصر باغ کے انسپکٹر انجنی کمار مشرا نے بتایا کہ واقعہ کی اطلاع منگل کی صبح ملی، جس کے بعد پولیس ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ تحقیقات سے پتہ چلا کہ روشنی خان یہاں اپنے عاشق ادے جیسوال کے ساتھ لیوان ریلیشن شپ میں رہتی تھی۔ ادے ایک بزنس مین ہیں۔ روشنی کی 7 سالہ بیٹی بھی اس کے ساتھ رہتی تھی۔ پیر کو روشنی کا شوہر شاہ رخ خان اس سے ملنے آیا تھا۔ اس دوران روشنی اور شاہ رخ کے درمیان جھگڑا ہوگیا۔ جھگڑے کے بعد بیٹی کی مشتبہ حالات میں موت ہو گئی۔ موت کے بعد خاتون نے اپنے شوہر پر الزام لگایا اور پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس معاملے کی سنجیدگی سے جانچ کر رہی ہے۔ ایک امکان یہ بھی ہے کہ شوہر شاہ رخ خان سے جھگڑے کے بعد شوہر کو پھنسانے کے لیے خود خاتون نے بیٹی کو قتل کر دیا۔ میاں بیوی کے درمیان کافی عرصے سے جھگڑا چل رہا تھا۔ اس دوران خاتون قیصر باغ علاقہ میں اپنے عاشق ادے جیسوال کے ساتھ لیوان ریلیشن شپ میں رہنے لگی۔

مدرسہ تعلیم میں جدید مضامین کو شامل کیا جائے: پھول میاں

اسکاوٹ گائیڈ اور کھیلوں کے مقابلوں کا بھی انعقاد کرنے دیا زور، حکومت اور انتظامیہ کو لکھا خط

لکھنؤ: 15 جولائی (پی این ایس) عربی فارسی مدارس ایسوسی ایشن کے صدر اقبال حسین عرف پھول میاں نے ڈائرکٹر اقلیتی بہبود، کابینہ وزیر اوم پرکاش راج بھر، وزیر مملکت دانش آزاد انصاری، اور ایڈیشنل چیف سکریٹری اقلیتی بہبود کو مکتوب روانہ کرکے مطالبہ کیا ہے کہ مدارس میں جدید مضامین کو فروغ دیا جائے اور اس کی تشکیل کو برقرار رکھا جائے۔ عربی فارسی مدارس ایسوسی ایشن کے صدر نے مدرسہ نظام میں جدید مضامین اور ہمہ جہتی سرگرمیوں کو متعارف کروانے کا منصوبہ باقاعدہ طور پر پیش کیا ہے۔ انہوں نے خط میں کہا کہ آئین کا آرٹیکل 14 برابری کا حق، آرٹیکل 19 (1) (c) پیشہ/تجارت کی آزادی، آرٹیکل 21 زندگی اور آزادی کا حق اور آرٹیکل 29 اور 30 مذہبی اور لسانی اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی اداروں کے قیام اور انتظام کے لیے خصوصی حقوق فراہم کرتا ہے۔ اس طرح مدارس اقلیتی تعلیمی ادارے ہیں جن کے اقلیتی کردار کو آئین نے تحفظ فراہم کیا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 جامع اور مساوی تعلیم پر زور دیتی ہے اور مذہبی تعلیمی اداروں میں بھی معیاری تعلیم کو فروغ دینے کی بات کرتی ہے۔ یہ تعلیم میں مقامی اور ثقافتی اقدار کو شامل کرنے پر بھی زور دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس پالیسی میں بچوں کو ان کی مادری زبان میں تعلیم دینے پر خصوصی توجہ دینے کا بھی اہتمام ہے۔ اقبال حسین عرف پھول میاں نے اپنے مکتوب میں کہا کہ مدارس کو صرف مذہبی تعلیم تک محدود نہیں رہنا چاہیے۔ وقت کی جدید ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں سائنس، ریاضی، کمپیوٹر اور انگریزی جیسے مضامین کو نصاب میں شامل کرنا چاہیے تاکہ طلبہ کو موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق تیار کیا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جسمانی نشوونما، نظم و ضبط اور قیادت جیسی خصوصیات کو فروغ دینے کے لیے کھیلوں کے مقابلے اور اسکاوٹ-گائیڈ جیسی سرگرمیوں کا انعقاد نہایت ضروری ہے۔ پھول میاں کے مطابق کھیل ہوں یا اسکاوٹ گائیڈ کی سرگرمیاں، یہ سب بچوں کی شخصیت نکھارنے اور انہیں معاشرے کے لیے قابل فخر شہری بنانے کا ذریعہ ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 جامع اور مساوی تعلیم پر زور دیتی ہے اور مذہبی تعلیمی اداروں میں بھی معیاری تعلیم کو فروغ دینے کی بات کرتی ہے۔ یہ تعلیم میں مقامی اور ثقافتی اقدار کو شامل کرنے پر بھی زور دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس پالیسی میں بچوں کو ان کی مادری زبان میں تعلیم دینے پر خصوصی توجہ دینے کا بھی اہتمام ہے۔ تعلیمی کوڈ 1908 کے تحت مذہبی تعلیمی اداروں میں خود نظم و نسق اور نصاب کا انتظام ہے، جس میں ان کی منفرد شکل کو محفوظ کیا گیا ہے۔ اس ضابطہ میں مشرقی زبان کے تحت عربی اور فارسی زبانوں کے تحفظ اور ترویج کے لیے مدارس اسی طرح قائم کیے گئے ہیں جس طرح سنسکرت اور پالی زبانوں کے تحفظ کے لیے سنسکرت اسکول اور یونیورسٹیاں قائم کی جاتی ہیں۔ اتر پردیش مدرسہ ایجوکیشن بورڈ ایکٹ 2004 کے تحت، مدرسہ بورڈ کے پاس نصاب، امتحان اور ڈگری وغیرہ سے متعلق حقوق ہیں، اس کے ساتھ ہی اس ایکٹ میں مدارس کی پہچان، انتظام اور نگرانی کا فریم ورک بھی طے کیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں (انجم قادری بمقابلہ یونین آف انڈیا اور دیگر) تسلیم کیا ہے کہ مدارس کے اقلیتی کردار اور ان کی مذہبی اور لسانی نوعیت کو آئین کے ذریعے تحفظ حاصل ہے۔ مدارس کے اقلیتی کردار کو برقرار رکھتے ہوئے کمیٹی کے ذریعہ ایک جامع نصاب تیار کیا جائے جس میں دینیات (مذہبی تعلیم) کے ساتھ کلاس 9-12 تک کے جدید مضامین جیسے زبان، ریاضی، سائنس، سماجی علوم وغیرہ کو لازمی طور پر شامل کیا جائے۔ اس کے ساتھ اسکاوٹ گائیڈ، فزیکل ایجوکیشن اور کھیلوں کی سرگرمیوں کو بھی لازمی قرار دیا جائے، تاکہ طلبہ کی ہمہ گیر ترقی ہوسکے۔ دینیات کے ساتھ ساتھ اردو، عربی اور فارسی زبانوں کو بھی پہلے کی طرح لازمی قرار دیا جائے تاکہ مدارس کی روح اور اصلیت برقرار رہے۔ اس کے بغیر مدارس کی تعلیم اپنے جواز اور مقصد سے ہٹ جائے گی۔ اقبال حسین نے اس اقدام پر زور دیا کہ اگر یہ اقدامات وقتاً فوقتاً مکمل اور کامیابی سے نافذ ہو جائیں تو مدرسہ نظام تعلیمی اور تربیتی ترقی کے نئے دور میں داخل ہو جائے گا، اور مدارس کو دین و دنیا کے تقاضوں کا ہم عصر مرکز بنایا جاسکے گا۔

اتر پردیش میں 'سمبھو ابھیان' 5.0 شروع، غذائیت سے پاک بچپن کی طرف ایک اور قدم

لکھنؤ: 15 جولائی۔ اتر پردیش حکومت کے ذریعہ پائیدار ترقی کے اہداف کو حاصل کرنے، ریاست میں غذائیت کی کمی کو ختم کرنے اور بچوں کی صحت اور غذائیت کی سطح کو بہتر بنانے کے مقصد سے سمبھو ابھیان 0.5 کو نافذ کیا جارہا ہے۔ اس مہم کا بنیادی مقصد ریاست میں 5 سال تک کی عمر کے شدید غذائی قلت کے شکار بچوں کی نشاندہی کرنا اور انہیں طبی علاج فراہم کرنا اور سٹنٹنگ کی شرح کو موثر طریقے سے کم کرنا ہے۔ غذائیت کی کمی کا مسئلہ نہ صرف بچوں کی جسمانی نشوونما میں رکاوٹ ہے بلکہ ان کی ذہنی نشوونما کو بھی متاثر کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ کی تحریک سے، ریاست گیر سمبھاو ابھیان کے پانچویں ایڈیشن، سمبھاو 0.5 (2025) کا ریاستی سطح کا عظیم الشان آغاز محترمہ بے بی رانی موریہ، ریاستی وزیر برائے خواتین بہبود، اطفال ترقیات اور غذائیت اور محترمہ پرتیبھا شکلا، خواتین کی بہبود، بچوں کی ترقی اور غذائیت کی وزیر مملکت نے۔ 07 جولائی 2025 کو لکھنؤ میں کیا، اتر پردیش حکومت کے خطوط کے ذریعہ، تمام ضلع مجسٹریٹوں سے توقع کی گئی تھی کہ وہ ہر ضلع کے اعلیٰ ترین مرکز کے ساتھ ایک اعلیٰ ترین ضلع کی نگرانی (شناخت، نگرانی اور تغذیہ پر خصوصی کام) کا سخت معائنہ کریں گے۔ سمبھاو ابھیان 0.5 کے تحت سٹنٹنگ (بچوں کی غذائیت کا اندازہ لگانے کے لیے)۔ ضلع مجسٹریٹ کی سطح پر ہر آنگن واڑی مرکز کے لیے بلاک/ضلع سطح کے 100 افسران کو نوڈل افسر کے طور پر نامزد کیا گیا تھا۔ 14 جولائی 2025 کو تمام نوڈل افسران کو ڈائریکٹریٹ نے زوم ویبینار کے ذریعے تربیت فراہم کی ہے۔ تمام ضلع مجسٹریٹوں کی قیادت میں اس پروگرام کے کامیاب نفاذ کے لیے آج 15 جولائی 2025 کو پوری ریاست میں اسٹنٹنگ کی شناخت، نگرانی اور غذائیت سے متعلق ایک خصوصی پیمائش اور نگرانی کی مہم چلائی جارہی ہے۔ نوڈل افسران منتخب آنگن واڑی مراکز کا دورہ کرکے ترقی کے عمل کی قریب سے نگرانی کر رہے ہیں۔ اس موقع پر مختلف اضلاع کے ضلع مجسٹریٹ، ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسر اور دیگر افسران بھی آنگن واڑی مراکز کا معائنہ کر رہے ہیں۔ نوڈل افسران کے ذریعہ کئے گئے معائنہ میں موصول ہونے والی رپورٹ کی بنیاد پر، ڈسٹرکٹ نیوٹریشن کمیٹی (DNcw کی میٹنگ میں نوڈل آفیسر کے ساتھ سٹنٹنگ کے حوالے سے تفصیلی جائزہ لیا جائے گا اور اسٹنٹنگ کی شرح کو بہتر بنانے کے مثبت نتائج کی بنیاد پر آنگن واڑی مراکز کی نشاندہی کی جائے گی اور انہیں دوسرے مراکز کے لیے ماڈل کے طور پر پیش کیا جائے گا۔

کباب کھانے پر نوجوان کو دھمکایا، پولیس نے درج نہیں کی رپورٹ

لکھنؤ: 15 جولائی (پی این ایس) امین آباد کے ایک ہوٹل میں کباب کھانے پر ہندو تنظیم سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے ایک نوجوان کو مارا پیٹا اور جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ متاثرہ نے اس کی اطلاع قیصر باغ پولیس اسٹیشن کو دی لیکن پولیس نے ابھی تک رپورٹ درج نہیں کی۔ نیتی کمار اگروال ولد اشوک کمار اگروال ساکن تھانہ ناکہ کے تحت راجندر نگر کے رہنے والے کا کہنا ہے کہ وہ 11 جولائی کو شام 4 بجے امین آباد کے ایک ہوٹل میں کباب کھانے گئے تھے۔ اس کے بعد وہ ڈی ایم کیمپس کے گیٹ نمبر 4 پر اپنے دوست اروند کمار سے ملنے گیا، وہاں سے واپسی کے دوران جیسے ہی وہ سفید بارادری کے قریب پہنچا تو تین چار لوگوں نے اسے روک لیا اور کہا کہ یہ ایک ہندو تنظیم کے کارکن ہیں۔ کہنے لگے کہ آپ ہاتھ پر مقدس دھاگہ باندھ کر کباب کھاتے ہیں۔ جب اس نے کہا کہ بہت سے ہندو گوشت کھاتے ہیں تو ان میں سے ایک نے کہا کہ کمینے کو مار دو۔ کہنے لگے کہ آپ کی تصویر ہمارے پاس ہے۔ ہماری تنظیم پورے ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ تم جہاں بھی جاؤ گے، بچ نہیں پاؤ گے۔ متاثرہ کا الزام ہے کہ وہ 28 اکتوبر 2022 کو بحرین سے واپس آیا تھا، تب بھی ان لوگوں نے اسے دھمکیاں دی تھیں۔ لیکن پھر اس نے اسے ٹال دیا تھا اور وہ واپس بحرین چلا گیا تھا۔

ذات پر مبنی مردم شماری سے متعلق قومی سمینار کو کامیاب بنانے کے لیے زوم میٹنگ

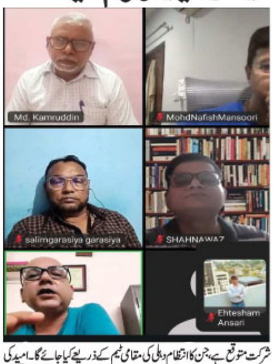

لکھنؤ۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کی جانب سے آئندہ منعقد ہونے والے قومی سمینار کی تیاریوں کو حتمی شکل دینے کے لیے آج ایک ورچوئل زوم میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ اس میٹنگ کی صدارت قومی قائم مقام صدر شارق ادیب نے کی۔ میٹنگ میں 26 جولائی 2025 کو نئی دہلی میں واقع جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سی آئی ٹی ہال میں ہونے والے قومی سمینار کو کامیاب بنانے کے لائحہ عمل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ یہ پروگرام دو سیشنز میں منعقد ہوگا:

پہلا سیشن: وقت: دوپہر 2:30 بجے سے 4:30 بجے تک، موضوع: ذات پر مبنی مردم شماری: پسماندہ مسلم سیاست پر مجموعی اثرات، مہمانِ خصوصی: دانش آزاد انصاری، وزیر، حکومتِ اتر پردیش۔ خصوصی مہمانان: ڈاکٹر مہیش چندر شرما، محترمہ رضیہ انصاری، شری اجے چودھری، محمد افضل، دوسرا سیشن: وقت: شام 5:00 بجے سے 7:00 بجے تک، موضوع: ذات پر مبنی مردم شماری: پسماندہ مسلم طبقات کی ہمہ گیر ترقی پر اثرات۔ مہمانِ خصوصی: پروفیسر مظہر آصف، وائس چانسلر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، خصوصی مہمانان: پروفیسر مہتاب عالم رضوی، پروفیسر مسعود عالم فلاحی، ڈاکٹر سچیت بھٹاچاریہ، نیلوفر افضل، محاذ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر محمد یونس نے کہا کہ یہ پروگرام پسماندہ معاشرے کی آواز کو قومی سطح پر اجاگر کرنے کی ایک اہم کوشش ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میڈیا نمائندگان کی بھرپور شرکت کے ذریعے اس پروگرام کی رسائی ملک بھر میں یقینی بنائی جائے گی۔ دہلی پردیش صدر ڈاکٹر شارو زمان نے بتایا کہ پروگرام میں تقریباً 250 شرکاء کی شرکت متوقع ہے، جن کا انتظام دہلی کی مقامی ٹیم کے ذریعے کیا جائے گا۔ امید کی جارہی ہے کہ یہ قومی سمینار پسماندہ مسلم معاشرے کے سیاسی، سماجی اور تعلیمی مکالمے کو ایک نئی سمت دے گا۔

وزیر آبی توانائی نے چترکوٹ کے ممکنہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور ضروری ہدایات دیں

لکھنؤ: 15 جولائی۔ ریاست کے وزیر آبی توانائی جناب سواتنتر دیو سنگھ چترکوٹ ضلع میں سیلاب کا معائنہ کرنے کے لیے آج رام گھاٹ پہنچے اور سیلاب سے متاثرہ دکانداروں، تاجروں اور کسانوں سے بات چیت کرکے نقصان کا جائزہ لیا۔ اس نے دکانداروں سے بھی بات کی تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ آیا ان کی دکانوں کا بیمہ ہوا ہے یا نہیں۔ وزیر نے ضلع مجسٹریٹ مسٹر شیو شرنا پا جی این سے کہا کہ وہ سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس کے ذریعہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا جائزہ لیں اور کتنی دکانوں کو نقصان پہنچا ہے اس کی رپورٹ بھیجیں۔ اس کے بعد وہ بھجن سندھیا کے مقام پر پہنچے اور قدرتی آفات سے متعلق امدادی کٹس تقسیم کیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس واقعہ کا نوٹس لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا معائنہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ضلع مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ نے فوری امدادی سامان فراہم کیا۔ انہوں نے کہا کہ مدھیہ پردیش میں شدید بارش کی وجہ سے سیلاب میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام متاثرہ افراد کی مدد کی جارہی ہے۔ عزت مآب وزیر نے کہا کہ میں زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعاگو ہوں اور کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کے قدموں میں جگہ دے۔ کٹس کی تقسیم میں چار لاکھ کا ڈیمو چیک اور جانی نقصان کی صورت میں 26 اقسام کی کٹس بھی تقسیم کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ سروے کے بعد متاثرہ دکانداروں، تاجروں، کسانوں اور مزدوروں کو فوری ریلیف دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی ہے کہ ضلعی انتظامیہ بلیچنگ پاؤڈر کا چھڑکاؤ کرے، ادویات کی دستیابی اور صفائی کے بہترین انتظامات کرے۔

اتر ریلوے

ٹینڈر نوٹس

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ڈپٹی چیف مکینیکل انجینئر (ای ایل پی او ایچ)، شمالی ریلوے، چارباغ ورکشاپ لکھنؤ کے ذریعہ ذیل کام کیلئے ای۔ٹینڈر طلب کی جاتی ہے۔ ٹینڈر نمبر: ڈبلیو۔سی۔پی۔سی۔سی۔ٹی۔وی۔ 2025-02، کام کی تفصیل: 850 ایم۔ای۔ایم۔یو (MEMU)، ڈی۔ای۔ایم۔یو (DEMU) اور ای۔ایم۔یو (EMU) کوچوں اور 3۔ فیز ایئر کنڈیشنڈ اے۔سی۔ای۔ایم۔یو (AC/EMU) کوچوں میں IP پر مبنی ویڈیو نگرانی سسٹم (VSS) کی سپلائی، قیام، ٹیسٹنگ اور کمیشنگ (SITC)؛ کام کی تخمینہ لاگت: روپے -/63,45,62,700 صرف، پیشگی رقم (ارنیسٹ منی): روپے -/32,22,800 صرف (نیٹ بینکنگ یا پیمنٹ گیٹ وے کے ذریعہ)؛ ٹینڈر فارم کی قیمت: صفر، کام پورا ہونے کی مدت: 08 ماہ۔ ٹینڈر بھرنے کا وقت: تاریخ: 29.07.2025 سے 12.08.2025 وقت 15:00 بجے تک۔ ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت: تاریخ 12.08.2025 کو 15.00 بجے تک۔ ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت: تاریخ 12.08.2025 کو 15:15 بجے کے بعد۔ • ٹینڈر فارم ویب سائٹ www.ireps.gov.in کے ذریعہ تاریخ 27.07.2025 سے 12.08.2025 (15:00 بجے تک) بھری جاسکتی ہے۔ • مینوئل آفر پر غور نہیں کیا جائے گا۔ • ٹینڈر دہندہ ٹینڈر فارم کی قیمت اور سیکیورٹی ڈپازٹ صرف ireps پورٹل جیسے نیٹ بینکنگ، کریڈٹ کارڈ، ڈیبٹ کارڈ وغیرہ پر دستیاب آن لائن ادائیگی کے نظام کے ذریعے ادا کرے گا۔ • ٹینڈر مقررہ تاریخ اور وقت پر کھولے جائیں گے، اگر کسی وجہ سے مذکورہ تاریخ کو چھٹی ہے تو اسے اگلے کام کے دن اسی وقت کھولا جائے گا۔ • تکنیکی اور تجارتی تجاویز کو کھولنے کے بعد، اضافی دستاویزات جمع کرانا اور اس سے متعلق ٹینڈر کے بعد کی کوئی بھی خط و کتابت قبول نہیں کی جائے گی۔ ٹینڈر کے بعد کے خطوط بھی کالعدم اور غیر موثر تصور کیے جائیں گے۔ ٹینڈر نوٹس نمبر: شمالی ریلوے/آر۔ایم۔ڈبلیو/جولائی/سی۔سی۔ٹی۔وی/2025/02، تاریخ: 11.07.2025

2123/25

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ڈپٹی چیف الیکٹرک انجینئر، ورکشاپ، اتر ریلوے، سواری و مال ڈبہ ورکشاپ، عالم باغ، لکھنؤ مقررہ فارم پر مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مہربند ٹینڈرز طلب کرتے ہیں۔

1	ٹینڈر نوٹس نمبر:- الیکٹرک/ڈبلیو/عالم باغ/2025-26/207	
A	کام کی تفصیل: ایل۔ایچ۔بی۔ کوچوں میں پنک بک آئٹم نمبر 24-25/735 کے تحت آر۔ایم۔پی۔کیو۔ کی تجدیدکاری کا کام۔	
B	تخمینہ لاگت	Rs.4,46,00,179.50/-
C	بیعانہ رقم	Rs.3,73,000/-
D	ٹینڈر فارم کی قیمت	صفر
E	کام کی تکمیل میعاد	12 ماہ
	ایڈیشنل انفارمیشن	
2	ٹینڈر فارم جمع کرنے کی تاریخ ووقت	06.08.2025 کو دوپہر 15:00 بجے تک۔
3	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ ووقت	06.08.2025 کو دوپہر 15:00 بجے کے بعد

• ٹینڈر فارم ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے اور مقررہ تاریخ کے مطابق بھرا جاسکتا ہے۔ • مینوئل پیشکش پر غور نہیں کیا جائے گا۔ • ٹینڈر دہندہ ٹینڈر فارم کی بیعانہ رقم کی ادائیگی صرف www.ireps.gov.in پورٹل پر دستیاب آن لائن ادائیگی سسٹم کے ذریعے ہی کیا جائیگا۔ • ڈیمانڈ ڈرافٹ/بینکرس چیک/ڈپازٹ رسید/ایف۔ڈی۔آر۔ یا دیگر کسی شکل میں ٹینڈر بیعانہ رقم کی ادائیگی قبول نہیں کی جائے گی۔ • پیشکش کے کھلنے کے بعد مزید دستاویز کو جمع اور اس سے متعلق ٹینڈر بعد کسی طرح کے لیٹر قبول نہیں کئے جائیں گے۔ ٹینڈر دہندہ کے ٹینڈر کے بعد لیٹروں کو صفر اور غیر مؤثر مانا جائیگا۔ ٹینڈر نمبر:- الیکٹرک/ڈبلیو/عالم باغ/2025-26/207

مورخہ: 14.07.2025

2128/2025

صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

کانوڑ یاترا کا پانی اب سر سے اوپر ہو چکا

ڈاکٹر سلیم خان

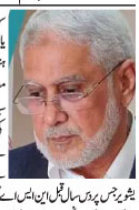

ساون کا مہینہ اور کانوڑ یاترا ایک زمانے میں یہ ہندو عقیدت وعبادت کا معاملہ تھی مگر اب سیاست اور غنڈہ گردی کی علامت بن چکی ہے۔ اس سال ساون سے دس دن قبل سوامی یشویر جس پر دس سال قبل این ایس اے لگ چکا ہے اعلان کرتا ہے کہ اس کے پانچ سو رضا کار نما غنڈے یاترا کے راستوں پر ہوٹلوں کے مالک کی جانچ کریں گے۔ یہ تو سرکار کا کام ہے لیکن بہت جلد معاملہ مالک سے ملازمین تک پہنچ گیا اور تفتیش کے لیے پتلون کھلنے لگی۔ سوچنے والی بات یہ ہے شک کی بنیاد پر اس طرح جانچ میں ہندوؤں کو بھی برہنہ کر کے انہیں ہندو ہونے کا سرٹیفکیٹ اور مسلمان نکلنے پر معتوب کیا جائے گا۔ ہوٹل کا مالک ہندو ہو تو اس میں ملازم کا کیا قصور؟ سزا تو مالک کو ملنی چاہیے نیز اگر کوئی مسلمان کسی کانوڑ کو کھانا لا کر دے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ حیرت ہے کہ لوگوں کو برہنہ کر کے ان کی جانچ کرنے والے عقیدتمند پاک رہتے ہیں۔ ویسے کمبھ میلے میں ننگ دھڑنگ ناگا باباؤں کے احترام نے ساری دنیا کو بتا دیا کہ ان کے نزدیک شرم وحیا کا کیا تصور ہے؟ لیکن ساری دنیا تو بے حیا نہیں ہے۔ کانوڑیوں کا الزام ہے کہ مسلمان کھانے میں تھوک کر یا پیشاب کر کے دیتے ہیں۔ سوال یہ ہے ایسا صرف ساون میں کیوں کیا جاتا ہے؟

سال بھر یہ لوگ مسلمانوں کی دوکانوں سے سامان خریدتے ہیں اور ملک بھر میں ساون کے دوران بھی یہ ہوتا ہے ویسے کون پاگل دوکان دار اپنے گاہکوں کو اس طرح ناراض کرسکتا ہے۔

مسلمان تو پیشاب کو نجس سمجھتا ہے۔ اس کا قطرہ بھی جسم یا کپڑے سے لگ جائے تو اسے دھوئے بغیر چین سے نہیں بیٹھتا جبکہ الزام لگانے والوں کے پنچ امرت پرشاد میں دودھ، دہی، گھی کے ساتھ گائے کا گوبر اور پیشاب بھی شامل ہوتا ہے۔ یہ لوگ کورونا سے بچنے کے لیے گوبر اور گائے کا پیشاب استعمال کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ سابق رکن سادھوی پرگیہ نے کینسر کا علاج کے لیے اس کی تلقین کی تھی اور وزیر صحت اشونی چوبے کورونا کی ویکسین میں گائے کا پیشاب ملانے کی وکالت فرمائی تھی۔ ایسوں کو کھانے میں پیشاب سے کیا قباحت؟ حال میں اتر پردیش کے اندر مکٹ منی یادو نامی کتھاواچک (بھگوت گیتا کی کہانی سنانے والے) کو پوتر کرنے کے لیے اس پر میزبان خاتون کے پیشاب کا چھڑکاو کیا گیا۔ پاکی کا ایسا ناپاک تصور رکھنے والوں کو تو دھرم بھرشٹ ہونے کا ڈرامہ کرنا ہی نہیں چاہیے۔

کانوڑ یاترا ایک بہت بڑا کاروبار بن چکا ہے جس کے راستے میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر مفت کھانے کے بھنڈاروں (لنگروں) پر ہندو طور طریقوں سے تیار کردہ چھپن بھوگ پکوان مفت دیا جاتا ہے۔ ایسے میں آخر یہ کانوڑ اس کھانے کو چھوڑ کر نجی دھابوں پر جاتے کیوں ہیں؟ اور وہاں مسلمان یا ہندو کے جانچ کی نوبت کیوں آتی ہے؟ کھانا بنانے اور پروسنے والے کی تفتیش کیوں ہوتی ہے؟ چرس گانجے کے دم لگانے والے کانوڑ جب پاک ہے یا ناپاک کی بات کرتے ہیں تو ان کی عقل پر ہنسی اور انتظامیہ کے رویہ پر رونا آتا ہے جس نے اس یاترا میں شامل غنڈوں کو سر چڑھا رکھا ہے۔ مظفر نگر میں جب پولیس نے کانوڑیوں کو نوٹس دیا تو ان کی ہوا نکل گئی۔ وہ صرف آدھار کارڈ پوچھنے کی بات کر کے الٹا پولیس پر جھوٹے الزام میں پھنسانے کی بات کرنے لگے۔ پولیس اگر ہندوؤں کی ناز برداری کے بجائے سوامی یشویر پر ہاتھ ڈالتی تو وہ بزدل کان پکڑ کر اٹھ بیٹھ کرتا۔ ان کو جب چھوٹ ملتی ہے تو وہ شیر ورنہ بھیگی بلی بن جاتے ہیں۔ کانوڑیوں کی مسلم دشمنی تو محض ایک بہانہ تھا ان کا اصل مقصد تو اپنا آتنک (دہشت) پھیلانا تھا تاکہ ان کے راستے پر ہندو ڈھابے کے مالکان ان سے کھانے پینے کے پیسے نہ مانگیں۔ ان کی لوٹ مار کے خلاف شکایت نہ کریں اور منشیات کے لیے انہیں نقدی پیش کردیں۔ اس کی کئی مثالیں میڈیا میں آچکی ہیں اور ہنوز وہ سلسلہ جاری وساری ہے۔

مغربی یوپی کے مظفر نگر میں پور قاضی مقام پر شری سدھ بابا بالکناتھ ڈھابہ میں کھانے کے اندر دال میں کانوڑیوں کو پیاز دیکھ کر غصہ آگیا اور انہوں نے ہنگامہ برپا کردیا۔ اس دوران گیتا دیوی کے ڈھابے کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی۔ اس سانحہ کے بعد جب ریڈ مائک کا ترجمان وہاں پہنچا تو ہوٹل ملازمین نے بتایا کہ کانوڑیوں نے دال منگوائی۔ اسی وقت کسی اور گاہک نے دال فرائی منگوائی تھی۔ غلطی سے بیرہ دال فرائی ان کی میز پر لے آیا۔ ان لوگوں نے اسے چھوا تک نہیں مگر توڑ پھوڑ شروع کردی۔ ڈھابے کے سارے شیشے اور 100 کرسیاں، 15 میز کے بلکہ پنکھے تک توڑ دیئے گئے۔ وہاں برتن دھونے والے پنٹو کمار کی ٹانگ توڑ دی دیگر ملازمین نے کسی طرح بھاگ کر جان بچائی نیز وشنو سندر نامی کانوڑیا بھی زخمی ہوگیا۔ ان کانوڑیوں نے ڈھابے پر کام کرنے والے ہندو ملازمین کے بٹوے سے رقم چھین لی۔ ان میں ایک سے 1700 روپے چھین کر لے گئے۔ پولیس جائے واردات پر پہنچ کر کانوڑیوں کو سمجھا بجھا کر تسلی دینے میں جٹ گئی۔ اس نے پنٹو اور زخمی کانوڑیے کو علاج کے لیے پرائمری ہیلتھ سنٹر پور قاضی پہنچایا۔

رات کے تقریباً ایک بجے یہ ہنگامہ پیاز دیکھ کر نہیں بلکہ ٹھنڈا مشروب اور گلے میں رکھی رقم لوٹنے کے لیے کیا گیا تھا۔ ریڈ مائک کی ویڈیو میں خالی فریج اور خالی گلا کاونڈیوں کے مقصد کی گواہی دے رہا تھا مگر پولیس نے اس سے آنکھیں موند رکھی تھیں۔ ہوٹل کی مالکن سادھنا دیوی کے رونے دھونے رہی تھی مگر اس کا کانوڑیوں یا انتظامیہ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ جتھوں کی شکل میں چلنے والے کسی کانوڑی کو مار پیٹ کرتے دیکھتے ہیں تو موقع غنیمت جان کر خود لوٹ مار میں شامل ہوجاتے ہیں۔ بالکناتھ ڈھابے میں بھی صرف چار کانوڑ کھانا کھانے کے لیے آئے تھے لیکن دیکھتے دیکھتے ان کی حمایت میں سو سے زیادہ کاونڈ ہنگامہ آرائی کے لیے اکٹھا ہوگئے۔ اس غنڈہ گردی کی بنیادی وجہ ان کے دل میں یہ بے خوفی ہے۔ ان کا گنگا جل اب بلا تفریق آگ لگانے لگا ہے ایسے میں راحت اندوری کا یہ شعر یاد آتا ہے۔

لگے گی آگ تو آئیں گے گھر کئی زد میں
یہاں پہ صرف ہمارا مکان تھوڑی ہے

کانوڑیے ویسے تو بہار بلکہ پورے ملک سے آتے ہیں مگر ہنگامہ مغربی اتر پردیش اور اتراکھنڈ میں ہوتا ہے کیونکہ ان غنڈوں کو انتظامیہ اور سرکار کا تحفظ مل جاتا ہے۔ اتراکھنڈ کے روڑکی میں ان لوگوں نے راجکمار کے ڈھابے پر کھانا کھایا۔ ان کے اپنے کھانے میں تو کوئی پیاز نہیں نکلی مگر جھوٹے برتن میں پیاز جیسا کچھ نظر آگیا۔ ڈھابے کا مالک سابق سرکاری ملازم ہونے کے ساتھ بھولے بابا کا بھگت ہے۔ اس کے مطابق جھوٹے برتن میں پیاز نہیں بلکہ کچا ہرا ٹماٹر تھا لیکن غلطی سے کانوڑیوں نے اسے پیاز سمجھ شور شرابہ کیا۔ ملازمین کو مارا۔ ڈھابے کو توڑا اور زبردستی کر کے پہلے گلہ لوٹا مگر چونکہ رقم زیادہ نہیں تھی اس لیے آن لائن وصولی کی۔ اس طرح ثبوت کے ساتھ لٹیروں کا ٹیلی فون مل گیا لیکن پولیس کی کیا مجال کے ان شواہد کی بنیاد پر کارروائی کرے۔ پولیس نے الٹا راجکمار پر مقدمہ درج کرلیا۔ گاؤں والوں کے دباو سے ضمانت ملی۔ فی الحال دوکان بند کردی گئی ہے اور یہ کب تک کھلے گا یہ مالک سمیت کوئی نہیں جانتا۔ ویسے ان کی گھبراہٹ دیکھ کر نہیں لگتا ہے کہ ساون کے مہینے میں وہ پھر سے اسے کھولنے کی جرأت کرے گا۔

کانوڑی پہلے تو کئی لیٹر پانی اٹھا کر میلوں کا سفر کے ساتھ ہیں اور اوپر سے نشہ کرتے ہیں ایسے میں سڑک پر کوئی گاڑی چھو جائے تو اسی وقت توڑ پھوڑ شروع ہوجاتی ہے۔ ایسے میں ہندو مسلمان نہیں دیکھا جاتا۔ اب تک کئی نجی گاڑیوں کے ٹوٹنے کی ویڈیوز سوشل میڈیا کی زینت بن چکی ہیں۔ یہ معاملہ آگے بڑھا تو اسکول بسوں کی شامت آئی اور پھر سرکاری بسوں تک پہنچ گیا۔ حد تو اس وقت ہوگئی جب ان لوگوں نے پولیس کی گاڑی بھی الٹ دی بلکہ ایک ویڈیو میں وہ پولیس تھانے میں ہنگامہ کرتے بھی نظر آتے ہیں۔ کاونڈیوں کے تشدد کا گنگا جل اب سر سے اونچا ہوچکا ہے۔ اتراکھنڈ میں کئی مقامات پر پولیس نے ان پر لاٹھی چارج کیا ہے مگر یوگی مہاراج کو الیکشن کا ڈر ستا رہا ہے اور وہ ہنوز اپنی پولیس کو صبر وضبط کی تلقین فرما رہے ہیں لیکن اس سے کام نہیں چلے گا۔ انہیں بھی پولیس کو سختی دکھانے پر مجبور ہونا پڑے گا ورنہ ان کانوڑیوں کو خوش کرنے کے چکر میں عام رائے دہندگان کو ناراض کر بیٹھیں گے۔ ویسے چونکہ دہلی اور مضافات (این سی آر) کے بیشتر چور اچکے یاترا کی پکنک پر نکل چکے ہیں اس لیے وہاں کی عوام چین کی سانس لے رہی ہے۔ اسے انگریزی میں blessings in disguise کہتے ہیں۔

☆☆☆

نمیشا کے لئے سزائے موت کا فرمان

آجکل ہر طرف ہندوسانی نرس نمیشا پریا کا معاملہ ہر طرف چرچا میں ہے، نمیشا کو ایک یمنی شہری کو قتل کرنے کی پاداش مین وہاں کی حکوم نے پھانسی کی سزا سنائی ہے اور رحم کی اپیل کو وہاں کے صدر حکومت نے مسترد کردیا اور اور اسی طرح سے یمنی حکومت کے قوانین کی روشنی میں نمیشا کو پھانسی دیئے جانے کا راستہ صاف ہو چکا ہے۔ ریمشا چونکہ ایک ہندوستانی شہری ہیں اور وہ یمن روزی روٹی کمانے کے لئے گئی تھیں، وہاں کچھ ایسے حالت بن گئے کہ ان کے ہاتھوں ایک قتل ہوگیا اور یمن کے قانون کے مطابق قتل کی سزا سزائے موت ہے اس لئے انھیں وہاں کی عدالت نے پھانیس کی سزا سنائی ہے، نمیش کی طرف سے مرسی اپیل کی گئی لیکن وہاں کے صدر نے ان کی رسمی اپیل کو خارج کردیا ہے۔ ہندوستانی حکومت کی طرف سے سفارتی کوششیں شروع کردی گئی ہیں کہ نمیش کی پھانسی کی سزا معاف ہوجائے اور انھین بھارت واپس لایا جاسکے۔

نمیشا پریا نامی خاتون ایک ہندوستانی نرس ہیں جو کیرالہ میں پلی بڑھی، جہاں اس نے اسکول میں اچھی کارکردگی کی بنا پر ایک مقامی چرچ نے اس کی مالی مدد کی، اور اسے نرسنگ کا کورس مکمل کرنے کی اجازت دی۔ 2008 میں، پریا کام کے لیے کیرالہ سے یمن چلی گئیں۔ یمن میں، وہ ملک کے دارالحکومت صنعا میں ایک سرکاری ہسپتال میں بطور نرس کام کرتی رہیں۔ 2014 میں، پریا نے اپنا کلینک شروع کرنے کی امید کے ساتھ اپنی نوکری چھوڑ دی۔ یمنی قانون کے مطابق، پریا کو ایک یمنی کاروباری پارٹنر کی ضرورت تھی، اس لیے اپنے ایک دوست حنان کی مدد سے (بعض خبرون کے مطابق ایک مقامی تاجر طلال عبدومہدی کے ساتھ فرضی شادی رچائی) اپنے ساتھ شامل کیا جو ایک ٹیکسٹائل کی دکان کا مالک تھا۔ 2015 کے اوائل میں، پریا نے الامان میڈیکل کلینک کھولا، جو کہ 14 بستروں کی سہولت ہے، اس اقدام کے لیے اس نے اور اس کے شوہر نے قرض لیا تھا۔ مارچ 2015 میں یمنی خانہ جنگی شروع ہونے کے بعد، پریا نے اپنے کلینک میں لگائی گئی رقم کو مدنظر رکھتے ہوئے ملک میں ہی رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ پریا کو اپنے کاروباری پارٹنر مہدی کے ساتھ بھی مسائل ہونے لگے۔ پریا کے مطابق اس نے اس کا پاسپورٹ اور دستاویزات بھی ضبط کر لیے اور اسے ہندوستان میں اپنے خاندان سے بات کرنے سے روک دیا۔ اگرچہ پریا نے 2016 میں پولیس کو اپنے رویے کی اطلاع دی تھی، جس کے نتیجے میں طلال کو ایک مختصر عرصہ کے جیل ہوگئی، جیل میں سزا کاتنے کے دوران طلال اور سخت ہوگیا۔ اس نے نمیشا کا پاسپورٹ دینے سے انکار کردیا۔ ن کی شادی ہندوستان میں ہی ہوئی اور ان کے دو بچے بھی بتائے جاتے ہیں۔ ج وفی الحال ہندوس تان میں ہیں۔

اپنا پاسپورٹ پانے کے لئے نمیشا نے اپنے ادوست حنان کے ساتھ طلال کے گھر کا رخ کیا اور حنان کے مشورے پر طلالکو بے ہوشی کا انجکشن لگ دیا تاکہ اس کے گھر کی تلاشی لے کر اپناپ اسپورٹ اور دیگر دستاویزی کاغذات حاصل کرسکیں۔ بدقسمتی سے بے ہوشی کی دوا کی مقدار زیادہ ہوگئی اور طلال مرگیا۔ وہ 2017 میں یمنی شہری کے قتل کے جرم میں سزا پانے کے بعد 2018 سے یمن کی جیل میں سزائے موت کا انتظار کرہی ہے اسے 16 جولائی 2025 کو پھانسی دی جائے گی۔

یمن میں چونکہ شرعی قانون لاگو ہے اس لئے شرعی قانون کے مطابق قتل کے مجرم کو سزائے موت ہی دی جاتی ہے۔ لیکن اس بچنے کی دوصورتیں بھی ہیں۔ پہلی یہ کہ مقتول کے ورثا مجرم کو معاف کردیں۔ دوسری یہ کہ مقتول کے ورثا کو ایک مناسب رقم کے بدلے مجرم کو معاف کردیں۔ اسے شرعی اصطلاح میں خوں بہا کا جاتا ہے۔

جب سے یہ معاملہ سامنے ایا ہے کہ تبھی سے بھارتی میڈا کا ایک طبقہ شرعی قانون پر لگاتار تنقیدیں بھی کرر رہا ہے، اورا کثر رپورٹر تو ٹھیک سے شرعیہ قانون کا نام بھی نہیں لے پاتے اور سریا قانون سریا قانون کی رٹ لگائے ہوئے ہیں، کہ سریا قانون بہت سخت ہے اور بے رحم ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہی جرم اگر کوئی بھارتی شہری بھارت مین کرے تو اس کے ساتھ بھی اسی طرح ہمدردی کا مظاہرہ کیا جائے گا۔ اور ہر طرح سے مجرم کو پاک صاف قرار دینے کی کوششیں شروع کردی جائیں گی۔ شرعی قانون جہاں جہاں بھی نافذ ہے وہاں جرائم کا تناسب غیر شرعی قانون والے ملکوں سے بہت کم ہے۔ بہر حال بھارتی حکومت بھی اس سلسلہ میں سرگرم ہے اور اپنی سطح سے کوش کررہی ہے کہ ہندوس تانی نرس کو بچایا جاسکے۔ لیکن قتل جیسا معاملہ نہایت سنگین معاملہ ہے ۔اس لئے پیچ پھنسا ہوا ہے، جبکہ اسے پھانسی ہونے میں صرف ایک دن ہی بچا ہے، ادھر متعدد این جی اوز بھی کھڑی ہوگئی ہیں اور بتایا جاتا ہے کہ انھوں کی کروڑ روپیہ اکٹھا کرلیا ہے کہ مقتول کے ورثا کو خون بہا کے لئے راضی کر وہ رقم انھیں دے دی جائے اور نمیشا کو ہندوستان لایا جاسکے۔ نمیشا کے ساتھ ہمدردی صرف اس لئے ہے کہ وہ ایک ہندوستانی خاتون ہے۔ ورنہ جو جرم بتایا جارہا ہے وہ نہایت سنگین بھی ہے اور غیر اخلاقی بھی۔ اس نے قتل جیسے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ ممکن ہے یہ قتل بالارادہ نہ ہو لیکن یمن کی عدالت نے انھیں قتل بالعمد کا مجرم پایا ہے۔ بہر حال کوششیں جاری ہیں۔ سفارتی دباؤ بھی بنایا جارہا ہے کہ کسی طرح نمیشا کو بچا لیا جائے اور ان کے اہل خاندان کے پاس واپس آسکیں۔

ٹرمپ کی 'ٹیرف پالیسی' کے خلاف تمام ممالک آواز بلند کر رہے

لیکن ہندوستان نے 'اسٹریٹجک بزدلی' اختیار کرلی

آشیش رے

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی 9 جولائی کی ڈیڈلائن بغیر کسی دھوم دھڑاکا کے گزر گئی۔ ممکن ہے ٹرمپ 'امریکہ مخالف' برکس کو دھمکی دینے میں مشغول ہو گئے ہوں۔ ہندوستان بھی برکس کا رکن ہے۔ بہر حال، اس مضمون کو لکھنے تک ہندوستان اور امریکہ میں سے کسی نے بھی 'ٹریڈ ڈیل' کے موجودہ حال پر زبان نہیں کھولے تھے۔ 9 جولائی کی ڈیڈلائن کے بعد ہندوستان پر مزید سخت ٹیرف (امریکی برآمدگی پر 26 فیصد) لگنے تھے، لیکن امریکی انتظامیہ کی طرف سے اس کا کوئی اعلان نہیں ہوا۔ وہائٹ ہاؤس، محکمہ کامرس ومحکمہ تجارت کو بھیجے ای میل کا بھی کوئی جواب نہیں ملا۔ ایسے میں تو یہی لگتا ہے کہ بات چیت کا راستہ اب بھی کھلا ہے۔ 7 جولائی کو وہائٹ ہاؤس میں اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کی میزبانی کرتے ہوئے ٹرمپ نے صحافیوں کو بتایا تھا کہ امریکہ اور ہندوستان سمجھوتہ کے قریب ہیں۔ ایک دن قبل اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر ایک پوسٹ میں ٹرمپ نے تنبیہ دی: 'برکس کی امریکہ مخالف پالیسیوں سے جڑنے والے کسی بھی ملک پر 10 فیصد کا اضافی ٹیرف لگایا جائے گا۔ اس معاملے میں کوئی مستثنیٰ نہیں ہوگا۔' اس پر برازیل کے صدر لوئز اینا سیولولا داسلوا نے یہ کہہ کر جوابی حملہ کیا کہ 'دنیا ایسا بادشاہ نہیں چاہتی جو انٹرنیٹ پر بھڑاس نکالے۔' جنوبی افریقہ کے صدر ماٹا میلا سیریل رامفوسا رد عمل ظاہر کرنے میں زیادہ صابر رہے، انھوں نے کہا کہ 'طاقتور لوگوں کو دنیا میں بھلائی کا کام کرنے والوں سے بدلہ نہیں لینا چاہیے۔' لیکن ہندوستان نے دُم دبا کر خاموش رہنے کا متبادل منتخب کیا۔

ٹرمپ کو لگتا ہے کہ دو فریقی کاروبار میں برکس ڈالر کو کنارے لگانے کی تیاری کر رہا ہے۔ جب ٹرمپ نے پہلی بار یہ ایشو اٹھایا تو ہندوستان نے فوراً صفائی دی کہ وہ 'ڈی-ڈالرائزیشن' کی حمایت نہیں کرتا، حالانکہ کچھ معاملوں میں اس کے پاس مقامی کرنسی سسٹم ہے۔ 'بلومبرگ' نے 9 جولائی کو رپورٹ دی کہ ٹرمپ کے اس قدم نے مہینوں سے چل رہی بات چیت میں ایک نیا موڑ لا دیا ہے۔ ویسے یہ بھی ممکن ہے کہ ٹرمپ ہندوستان کے علاوہ کئی دوسرے ممالک کے ساتھ بھی سخت مول بھاؤ کر رہے ہوں۔ 'سی این این' نے اسی دن رپورٹ کیا 'طویل وقت سے ہندوستان کو امریکہ کا ایک اہم شراکت دار تصور کیا جاتا رہا ہے جس کے ٹریڈ ڈیل پر سب سے پہلے سمجھوتہ کرنے کا امکان تھا، لیکن امریکی افسران کے مطابق حال کے دنوں میں ہندوستانی تجارتی مذاکرین نے اپنا رخ سخت کرلیا ہے۔'

صدر کے طور پر اپنی دوسری مدت کار کے 100 دن مکمل ہونے کے فوراً بعد ٹرمپ نے غلط دعویٰ کیا کہ انھوں نے 200 ممالک کے ساتھ تجارتی معاہدے پورے کر لیے ہیں۔ تقریباً ڈھائی ماہ بعد انھوں نے صرف 3 کا انکشاف کیا ہے برطانیہ، چین اور ویتنام کے ساتھ۔ شاید یہ سمجھتے ہوئے کہ کبھی تجارتی شراکت داران کے جارحانہ رخ سے نہیں ڈریں گے، انھوں نے بنگلہ دیش اور سری لنکا سمیت کئی ممالک کو زیادہ ٹیرف والے خط بھیج کر غالباً تول مول کے لیے کچھ اور وقت کی گنجائش دے دی ہے۔ اوپری طور پر یہ قدم دباؤ بنانے والا ہے، لیکن اصل میں ایسا کر کے وہ اپنی ہی عزت بچا رہے ہیں۔ ایسے ممالک میں سے زیادہ نے اعتراف کیا ہے کہ ٹرمپ گرجتے زیادہ اور برستے کم ہیں اور اسی لیے ان کے نرم پڑنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

نریندر مودی حکومت ان گنتی کی حکومتوں میں ہے جن میں ٹرمپ کے جھانسے کو ظاہر کرنے کی ہمت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کو امریکہ دھونس پٹی نہیں دکھا رہا، لیکن اگر مودی حکومت امریکی زراعت اور ڈیری مصنوعات کو ہندوستانی بازار میں بے روک ٹوک رسائی دے دیتی ہے تو یہ ہندوستان کی کھیتی کسانی پر منحصر آبادی کے لیے موت کی گھنٹی ہی ہوگی۔ اگر ٹرمپ اس معاملے میں نرمی نہیں برتتے ہیں تو صاف ہو جائے گا کہ مودی حکومت کی سالوں سے کی جا رہی للو-چپو کے بعد بھی ٹرمپ حقیقت میں ہندوستان کو کس خانہ میں رکھتے ہیں۔ الٹے، اس کا اثر کواڈ پر پڑے گا جو چین کو قابو کرنے کے لیے امریکہ-ہندوستان-جاپان-آسٹریلیا کے درمیان کی شراکت داری ہے۔

ٹرمپ-مسک کا ڈرامہ

ٹرمپ نے حال ہی میں کہا کہ انھیں الیکٹرک کاریں (جنھیں ایلن ماسک کی ٹیسلا بناتی ہے) پسند نہیں اور ان کے مقابلے میں تیل پینے والی روایتی کاریں زیادہ پسند ہیں۔ ایک دن پہلے تک ایک دوسرے کی دوستی کی قسمیں کھانے والے ان دونوں کے درمیان اب '36 کا آنکڑا' ہے۔ ٹرمپ کے بیان میں موجود معنی کو سمجھنے کی کوشش کرنے سے ایسا لگتا ہے کہ امریکی حکومت کے 'خاص ملازمین' اور صدر کے قریبی مشیر مسک 'الیکٹرک گاڑیوں کو لازمی بنانے' کی وکالت کر رہے تھے۔ مسک کو اس سے بہت مایوسی ہوئی کہ ٹرمپ کا 'بگ، بیوٹی فل بل' اب قانون بن چکا ہے اور اس نے الیکٹرک گاڑیوں کے لیے ٹیکس چھوٹ کو ختم کر دیا ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ 'لوگ اب جو چاہیں خریدیں، پٹرول سے چلنے والی ہائبرڈ کاریں یا نئی تکنیک والی کوئی اور، اب الیکٹرک گاڑی ہی خریدنے کی کوئی ضرورت نہیں'۔ مسک نے اس قانون کی کھل کر مخالفت کی۔ ان کی دلیل تھی کہ اس سے ٹرمپ کی 4 سالہ مدت کار کے دوران امریکہ کے قومی قرض میں کھربوں ڈالر کا اضافہ ہو جائے گا۔ اب انھوں نے ٹرمپ کی مخالفت کے لیے ایک نئی سیاسی پارٹی قائم کی ہے۔ مسک کے ذریعہ 'امریکہ پارٹی' کے اعلان پر ٹرمپ نے کہا کہ 'مجھے لگتا ہے تیسری پارٹی شروع کرنا مضحکہ خیز ہے... مجھے ایلن مسک کو اس طرح پٹری سے اترتے دیکھ بے حد افسوس ہو رہا ہے۔' انھوں نے مسک کے کاروبار کو تباہ کر کے انھیں جنوبی افریقہ بھیجنے کی بھی بات کی۔ دنیا کے سب سے امیر شخص مسک کے پاس اپنی پارٹی کو فنڈنگ کرنے کے وسائل ہیں۔ 7 جولائی کو اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر انھوں نے کہا کہ 'صدر عہدہ کے لیے کسی امیدوار کو حمایت کرنا ناممکن نہیں ہے، لیکن اگلے 12 مہینے ان کی توجہ ایوان نمائندگان اور سینیٹ پر ہے۔' مسک ایکس کے مالک ہیں، جس کے 60 کروڑ فعال صارفین ہیں، جن میں سے 5 کروڑ سے زیادہ تنہا امریکہ میں ہیں۔ انھوں نے بل کی حمایت میں ووٹ کرنے والے برسر اقتدار ریپبلکن اراکین پارلیمنٹ کو بھی متنبہ کیا کہ اگلے سال انھیں پرائمری (نامزدگی سے قبل) مقابلے میں شکست دینے میں وہ کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ امریکہ پارٹی 2028 کے لیے صدارتی عہدہ کا امیدوار منتخب کر سکتی ہے، لیکن مسک انتخاب نہیں لڑ سکتے، کیونکہ ان کی پیدائش پریٹوریا میں ہوئی تھی اور اس وجہ سے وہ انتخاب لڑنے کے لیے اہل نہیں۔

برطانیہ-فرانس معاہدہ

27 ممالک کا یوروپی یونین، جس کی جی ڈی پی برطانیہ کے یونین سے باہر نکلنے کے بعد بھی امریکہ کے بعد دوسرے مقام پر ہے۔ ٹرمپ یوروپی یونین کو 'کئی معنوں میں چین سے بھی بدتر' مانتے ہیں۔ 2016 میں بریگزٹ ریفرینڈم کے بعد یوروپی یونین اور برطانیہ کے درمیان تلخی نے یوروپ میں پھوٹ ڈال دی۔ برطانیہ میں لیبر گورنمنٹ کی واپسی نے بہتر ماحول بنایا ہے اور رشتوں میں نئی شروعات ہوئی ہے، جس سے بہتر کاروبار کی امید پیدا ہوئی ہے۔ یوکرین پر روسی حملے نے یوروپ کو متحد کیا اور برطانیہ نے خواہشمند ممالک کا فوجی اتحاد بنانے میں قیادت کی۔ 8-10 جولائی کو برطانیہ نے فرانس کے صدر امینوئل میکروں کی میزبانی کی۔ برطانیہ کی پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں میکروں نے کہا کہ 'ہم یہ اصول کبھی قبول نہیں کریں گے کہ جس کی لاٹھی، اس کی بھینس... یہی وجہ ہے کہ وزیر اعظم (کیر اسٹارمر) نے گزشتہ فروری میں یہ اتحاد بنانے کا فیصلہ کیا۔' انھوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ برطانیہ اور فرانس یوروپ کی صرف 2 جوہری طاقتیں ہیں اور یہ 'براعظم کی پہلی صف کی مسلح افواج ہیں' جو یوروپ کی حفاظت کے لیے خرچ کا 40 فیصد برداشت کرتی ہیں۔ میکروں نے زور دیا کہ یوروپی ممالک کو 'امریکہ اور چین دونوں پر اپنا زیادہ انحصار' ختم کرنا چاہیے۔

آر ایس ایس اور بی جے پی قائدین کو شرم آنی چاہیے

کانچہ ایلیا شیفرڈ

ہمارے ملک کے وزیر داخلہ امیت شاہ نے حالیہ عرصہ کے دوران ہندی کی تائید وحمایت اور انگریزی کی مخالفت میں ایک بیان دیا ہے۔ انھوں نے اپنے پروقار عہدہ کا پاس ولحاظ کئے بناء کہا کہ وہ دن دور نہیں جب ہندوستان میں انگریزی بولنے والوں (انگریزی زبان میں بات چیت کرنے والوں) کو شرم آئے گی۔ اُن کا یہ بھی کہنا تھا کہ ہندوستانی تہذیب وتمدن یہاں کے رسم و رواج اور روایات واقدار کے ساتھ ساتھ دھرم (مذہب) کو آدھی ادھوری بیرونی زبانوں سے نہیں سمجھا جاسکتا۔ بہر حال امیت شاہ وزیر داخلہ ہیں اور انھوں نے انگریزی زبان کے خلاف جو بیان دیا ہے اس پر میرا خیال ہے کہ کاش وہ وزیر اُمور خارجہ ہوتے اور انگریزی کے بارے میں اس قسم کا بیان دیا ہوتا۔

انگریزی بولنے والوں کو شرم آئے گی والا بیان دینے سے پہلے امیت شاہ کو ملک کے وزیر داخلہ کی حیثیت سے اپنے بیٹے جئے شاہ سے کہنا چاہیے تھا کہ وہ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل سے مستعفی ہوجائیں کیونکہ آئی سی سی کے جو بھی اجلاس اندرون و [illegible]

ذرائع سے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ جئے شاہ نے انگریزی میڈیم اسکول سے تعلیم حاصل کی اور بعد میں احمد آباد کی نرما یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ وہاں جئے شاہ کو ان کے پروفیسروں نے کس زبان میں پڑھایا؟ انھوں نے آخر اپنے گریجویشن کا امتحان کس زبان میں لکھا؟

فطری بات ہے انگریزی میڈیم کا طالب علم ہونے کی حیثیت سے انھوں نے امتحانات انگریزی میں ہی لکھے ہوں گے، کیا امیت شاہ کو اس بات پر شرم نہیں آتی کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو ایل کے جی سے ہی انگریزی میڈیم اسکول میں داخلہ دلایا۔ واضح رہے کہ مکیش اور انیل امبانی جیسے گجرات کے سرفہرست بننے صنعتکاروں نے نہ صرف مشہور ومعروف انگریزی میڈیم اسکولس سے تعلیم حاصل کی بلکہ وہ ممبئی میں ایک انتہائی مہنگا انگریزی میڈیم اسکول دھیرو بھائی امبانی انٹرنیشنل اسکول چلاتے ہیں۔ [illegible]

اسکول کو مراٹھی میڈیم اسکول میں تبدیل کردے۔ اسی طرح امیت شاہ کو اڈانی گروپ پر زور دینا چاہیے کہ اپنے انٹرنیشنل انگریزی میڈیم اسکول احمد آباد کو گجراتی میڈیم میں تبدیل کرے۔ امیت شاہ کو تو چاہیے کہ ہریانہ میں واقع اشوکا یونیورسٹی اور دوسری تمام خانگی یونیورسٹیوں کو نوٹس بھیجے جس میں اُن سے کہا جائے کہ طالب علم کی مادری زبان کی بنیاد پر علاقائی زبانوں میں تعلیم دی جائے اور کسی پر بھی ہندی کو زبردستی نہ تھوپا جائے کیونکہ ہندی ہندوستان میں پیدا ہونے والے ہر بچے کی مادری زبان نہیں ہے جیسا کہ امیت شاہ بار بار ہندی کے بارے میں اس قسم کا پروپگنڈہ کرر ہے ہیں۔

امیت شاہ جو زبانوں کی تاریخ سے مکمل طور پر ناواقف ہیں یہ کہتے ہیں کہ ہندوستان کی تاریخ علاقائی زبانوں یا ہندی میں پائی جاتی ہے اس لئے ہندوستان کی تاریخ تہذیب وتمدن اور مذہب کو کسی بیرونی زبان سے نہیں سمجھا جاسکتا۔ اُن [illegible]

ہیں۔ وہ خانگی شعبہ کو زندگی کے ہر شعبہ میں انگریزی زبان استعمال کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں اُن کی حوصلہ افزائی کرر ہے ہیں، اُن کی منافقت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ سرکاری شعبہ کو منظم طور پر علاقائی زبانوں تک محدود رکھنے پر مجبور کرر ہے ہیں۔ یقیناً کانگریس نے آزادی کے بعد خانگی شعبہ کے نظام میں انگریزی میڈیم کا آغاز کیا اور ریاستی حکومتوں کو ہدایت دی گئیں کہ وہ اپنی زبانوں میں علاقائی زبانوں کے اسکولس قائم کریں اس سے علاقائی نوجوانوں کی ترقی کی راہیں مسدود ہوگئیں اور شودر لیڈران جیسے سردار ولبھ بھائی پٹیل نے شودر دلتوں رقبائیلیوں اور دیہی زرعی پیشہ لوگوں کے مستقبل پر اس کے مرتب ہونے والے اثرات کا صحیح طور پر اندازہ نہیں لگایا اس کے برعکس آزادی کے فوری بعد بنگالی اور تامل برہمنوں نے دوسرے علاقائی اعلیٰ ذاتوں کی بہ نسبت [illegible]

بیٹیوں کو عیسائی مشنری کے تحت چلائے جانے والے اسکولوں میں شریک کروایا اور حقیقت یہ تھی کہ وہ گھر میں عیسائیت سے نفرت کرتے تھے۔ ایک طرف عیسائیت سے نفرت دوسری طرف وہ ہمارے لئے بے شمار انگریزی ناولیں خریدا کرتے تھے تاکہ ہم لڑکیاں اعلیٰ معیاری انگریزی سیکھیں۔ اس کے علاوہ وہ ہمیں انگریزی فلمیں دیکھنے کی اجازت بھی دیتے تھے۔

گیتا راما سوامی کے بارے میں آپ کو بتادیں کہ وہ بعد میں انگریزی اور تلگو کتابوں کی ناشر بن گئیں۔ یہ بات بنگالی قوم پرستوں اور کمیونسٹ برہمنوں پر بھی صادق آسکتی ہے۔ برہمنی پس منظر رکھنے والے روالی کسی نے بھی دیانتدارانہ انداز میں خود نوشت سوانح حیات نہیں لکھی جیسے گیتا راما سوامی نے لکھی ہے۔ انھوں نے اس خود نوشت سوانح حیات میں برہمن ازم کی باطنی حقیقت کو پوری دیانتداری اور سچائی کے ساتھ بیان کیا ہے۔

بہر حال امیت شاہ اس منافقت کو ہندوستانی ہندوتوا قوم پرست نظریہ کے طور پر پھیلانا چاہتے ہیں۔ یہ سب اس لئے کیا جارہا ہے تاکہ دلتوں رشودروں رقبائیلیوں کو اس عالمیانہ دنیا میں غلام بنا کر رکھا جائے۔ [illegible]

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

پہلی 'ایکو فرینڈلی' مسجد اور ایک تقریب

برطانیہ کے تاریخی شہر کیمبرج جسے یونیورسٹیوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے ،یہاں 5 دسمبر 2019 کو برطانیہ اور یورپ کی پہلی 'ایکو فرینڈلی' یعنی ماحول دوست مسجد تعمیر کی گئی جو کیمبرج سنٹرل مسجد کے نام سے مشہور ہے ۔ کیمبرج سنٹرل مسجد برطانیہ کے شہر کیمبرج میں واقع ایک جدید اور ماحول دوست مسجد ہے ، جو یورپ کی پہلی ماحولیاتی لحاظ سے مکمل طور پر پائیدار "ایکو فرینڈلی" مسجد ہونے کے سبب عالمی توجہ حاصل کرچکی ہے۔ 23 ملین برٹش پاؤنڈ کی لاگت سے بنائی جانے والی کیمبرج کی سینٹرل مسجد کو بارہ سال میں مکمل کیا گیا۔ اس مسجد کے تعمیر کرنے والے آرکیٹیکٹ کا کہنا تھا کہ برطانیہ کی یہ مسجد اکیسویں صدی میں 'اسلام کا ثقافتی' پل ثابت ہوگی۔لگ بھگ 6000 کیمبرج کے مسلمان جو بمشکل رہائشی شہر میں بنائی گئی پرائیوٹ رہائش گاہوں ، چھوٹی چھوٹی مساجد اور گنجائش سے زیادہ بھرے ہوئے اسلامک سینٹروں میں نماز ادا کرتے تھے اور جس سے گاڑی پارکنگ کی سہولیات سے لے کر دیگر کئی ایسی باتیں تھیں جس سے نمازیوں کو کافی دشواریوں کا سامنا اٹھانا پڑ رہا تھا۔ اس لیے کیمبرج شہر میں ایک بڑی مسجد کی اشد ضرورت تھی۔ تاہم مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے کیمبرج کے مسلمانوں کو ایک لمبا انتظار کرنا پڑا تھا اور کئی مسائل سے دوچار بھی ہونا پڑا تھا۔ اتنی بڑی مسجد تعمیر کرنے کے لیے زمین کا حصول ایک بڑا مسئلہ تھا۔ اس کے بعد اس مسجد کی تعمیر کے لیے ایک خطیر رقم کی بھی ضرورت تھی۔ لیکن سب سے بڑی رکاوٹ شہر کے بیچوں بیچ اتنی بڑی مسجد تعمیر کی مخالفت تھی۔

فہیم اختر۔لندن

زندگی میں کچھ لمحات ایسے ہوتے ہیں جو نہ صرف دل کو چھو لیتے ہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یادوں میں امر ہوجاتے ہیں۔ ڈاکٹر فیض جبار کی شادی کی تقریب بھی انہی لمحات میں سے ایک تھی، جو کیمرج سنٹرل مسجد میں منعقد ہوئی۔

اس روز کی روحانیت ،خوشی اور اپنائیت نے نے ایک دیر پا نقش چھوڑا ۔میرے رفیق اور ہندوستانی ریاست جھارکھنڈ سے تعلق رکھنے والے شاہد جبار بھائی جو پیشے سے برطانوی حکومت کے ٹیکس ڈپارٹمنٹ میں اکاونٹنٹ ہیں اور پچھلے چالیس برس سے لندن کے برولی" علاقے میں مقیم ہیں۔

انہوں نے سنیچر 5 جولائی کو اپنے ہونہار صاحبزادے ڈاکٹر فیض جبار کے نکاح میں شرکت کی دعوت دی اور مجھ سے ایک "سہرا" پیش کرنے کی بھی گزارش کی۔

لندن کا موسم آج نہایت خوشگوار تھا۔ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی جو بدن کو تازگی کا احساس دلا رہی تھی اور ساتھ ہی نرم دھوپ نے ماحول کو روشن اور پرسکون بنا دیا تھا۔صبح نو بجے گھر سے نکلا اور بس پر سوار ہوکر بیس منٹ بعد موڈرن اسٹیشن پہنچا، جہاں ہم لندن انڈر گراؤنڈ پر سوار ہوکر بیس منٹ بعد ٹوٹینہم روڈ اسٹیشن پہنچے ۔ٹوٹینہم روڈ اسٹیشن سے الیزبتھ لائن کی ٹرین پکڑ کر پچاس منٹ کی مسافت طے کر کے ہم سیون کنگ اسٹیشن پہنچے اور تھوڑی دیر چلنے کے بعد اپنے دوست طارق برنی کے گھر پہنچ گئے ۔پھر ہم طارق برنی اور ان کی بیگم کے ہمراہ ان کی بی ایم ڈبلو گاڑی میں سوار ہوکر ایک گھنٹہ دس منٹ میں کیمبرج پہنچ گئے۔

فیض کو دلہا کے روپ میں دیکھنا ایک جذباتی لمحہ تھا۔ وہ جس اعتماد، سکون اور خوشی کے ساتھ بیٹھا تھا، وہ گویا ایک نئی زندگی کے استقبال کا عکاس تھا۔ جیسے ہی مسجد کے صحن میں قدم رکھا ، ایک سکون اور روحانی بھری ہوا نے ہمارا استقبال کیا۔کیمبرج سنٹرل مسجد اپنی خوبصورتی اور روحانی ماحول کے لیے مشہور ہے اور اس دن تو جیسے وہ اور بھی روشن ہو گئی تھی۔نکاح کی رسم سے قبل ہر چہرہ مسکراہٹوں سے جگمگا رہا تھا۔عزیز واقارب، دوست احباب اور مسجد کا نورانی ماحول، سب مل کر ایک محبت بھری فضا بُن رہے تھے۔ نکاح برطانیہ کی معروف کیمبرج سنٹرل مسجد کے امام صاحب نے پڑھائی ۔خطبہ نکاح جس میں محبت ، رحمت اور میاں بیوی کے درمیان تعلق کی بنیادوں پر روشنی ڈالی گئی۔ دل ہی دل میں دعائیں نکلتی رہیں کہ اللہ تعالی ان دونوں کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھے اور ان کے رشتے کو عمر بھر محبت سے بھر دے جو دل کو چھو گیا۔

نکاح کے بعد شاہد بھائی نے ہمارا تعارف مہمانوں سے کرایا اور ہم سے " سہرا" سنانے کی درخواست کی ۔مہمانوں نے سہرا سنا، جسے سن کر نئی اور پرانی نسل کے لوگ خوب محظوظ ہوئے ۔ ہر چہرے پر مسکراہٹ تھی اور آنکھوں میں ایک چمک، جیسے اردو کی مٹھاس دلوں کو چھو گئی ہو۔ بزرگوں کو اپنے بیتے دن یاد آگئے، جبکہ نوجوانوں نے پہلی بار اردو کے اس خوبصورت رنگ کو دل سے محسوس کیا۔ اس لمحے یوں لگا جیسے زبان کا رشتہ نسلوں کو جوڑ رہا ہو اور ہر دل بے اختیار اس کی شیرنی کے آگے جھک گیا ہو اور اردو کا سر فخر سے بلند ہوگیا ہو۔اس وقت مجھے یہ بھی محسوس ہوا کہ اردو صرف ایک زبان نہیں، بلکہ ایک احساس ہے جو دلوں کو جوڑتی ہے، یادوں کو جگاتی ہے اور ثقافت کا آئینہ بن کر سب پر چھا جاتی ہے۔

برطانیہ کے تاریخی شہر کیمبرج جسے یونیورسٹیوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے، یہاں 5 دسمبر 2019 کو برطانیہ اور یورپ کی پہلی 'ایکو فرینڈلی' یعنی ماحول دوست مسجد تعمیر کی گئی جو کیمبرج سنٹرل مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ کیمبرج سنٹرل مسجد برطانیہ کے شہر کیمبرج میں واقع ایک جدید اور ماحول دوست مسجد ہے، جو یورپ کی پہلی ماحولیاتی لحاظ سے مکمل طور پر پائیدار" ایکو فرینڈلی" مسجد ہونے کے سبب عالمی توجہ حاصل کر چکی ہے۔23 ملین برٹش پاؤنڈ کی لاگت سے بنائی جانے والی کیمبرج کی سینٹرل مسجد کو بارہ سال میں مکمل کیا گیا۔اس مسجد کے تعمیر کرنے والے آرکیٹیکٹ کا کہنا تھا کہ برطانیہ کی یہ مسجد اکیسویں صدی میں 'اسلام کا ثقافتی' پل ثابت ہوگی۔لگ بھگ 6000 کیمبرج کے مسلمان جو بمشکل رہائشی شہر میں بنائی گئی پرائیوٹ رہائش گاہوں ، چھوٹی چھوٹی مساجد اور گنجائش سے زیادہ بھرے ہوئے اسلامک سینٹروں میں نماز ادا کرتے تھے اور جس سے گاڑی پارکنگ کی سہولیات سے لے کر دیگر کئی ایسی باتیں تھیں جس سے نمازیوں کو کافی دشواریوں کا سامنا اٹھانا پڑ رہا تھا۔اس لیے کیمبرج شہر میں ایک بڑی مسجد کی اشد ضرورت تھی۔تاہم مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے کیمبرج کے مسلمانوں کو ایک لمبا انتظار کرنا پڑا تھا اور کئی مسائل سے دوچار بھی ہونا پڑا تھا۔اتنی بڑی مسجد تعمیر کرنے کے لیے زمین کا حصول ایک بڑا مسئلہ تھا۔اس کے بعد اس مسجد کی تعمیر کے لیے ایک خطیر رقم کی بھی ضرورت تھی۔لیکن سب سے بڑی رکاوٹ شہر کے بیچوں بیچ اتنی بڑی مسجد تعمیر کی مخالفت تھی۔ ویسے برطانیہ میں گھر کی تعمیر ہو یا مسجد کی تعمیر، مخالفت ہونا ایک لازمی بات ہے۔ویسے بھی انگریزوں میں شکایت کرنے کی بات بہت عام پائی جاتی ہے۔ برطانیہ میں دفتر سے لے کر تمام شعبوں میں شکایت کرنا اور اس پر عمل کرنا بہت اہم اور ضروری سمجھا جاتا ہے ۔2011 میں چند نا معلوم لوگوں نے جو مسجد کے قریب ہی رہائش پزیر ہیں انہوں نے پمفلٹ تقسیم کیے جس میں مسجد کی تعمیر کی سخت مخالفت کی گئی تھی۔ اس میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ مسجد کی تعمیر سے لوگوں کا اژدہام ہوگا اور ان کا سکون چھن جائے گا۔ اس کے علاوہ لوگوں کو اس بات کی بھی تشویش تھی کہ مسجد کافی اونچی تعمیر ہو گی ۔قانون کے مطابق کیمبرج سٹی کونسل نے تمام لوگوں کی بات سنی ۔ سٹی کونسل کے مطابق مسجد کی مخالفت میں 50 شکایت موصول ہوئیں جب کہ اس کی حمایت میں 200 خط موصول ہوئے۔ آخر کار کیمبرج سٹی کونسل نے مسجد کی تعمیر کی اجازت دے دی۔

اس مسجد میں بیک وقت 1000 نمازی نماز ادا کرتے ہیں۔ اس کے زیر زمین کار پارک میں 82 گاڑیاں اور 300 سائکلیں کھڑی کرنے کی گنجائش ہے۔ مسجد میں روایتی گنبد تو ہیں لیکن کوئی مینار نہیں بنائے گئے ہیں۔ قریب رہنے والے لوگوں کا خیال رکھ کر مسجد کے باہر اذان اور کسی قسم کے خطبے کی آواز نہیں جاتی ۔ مسجد میں جو اینٹیں لگائی گئی ہیں وہ کیمبرج جیسے تاریخی شہر کی عمارتوں سے ملتی جلتی ہیں۔ اس میں خطاطی کا کام بھی ترکی کے ماہر خطاط سے کرایا گیا ہے۔

یہاں یہ بات بھی دلچسپ ہے کہ جب کیمبرج سنٹرل مسجد کے ڈیزائن کو پیش کیا گیا تو ٹرسٹیز نے اس پر سخت تنقید کی اور کہا کہ اس کا ڈیزائن مسجد کی طرح نہیں ہے۔ لیکن مسجد کے ٹرسٹ کے چیئر مین اپنے عزم پر اڑے رہے اور انہوں نے ڈیزائن میں کوئی تبدیلی سے انکار کر دیا۔ کیمبرج مسجد کی اپنی نوعیت کی اس خاص مسجد بنانے والے آرکیٹیکس ایوارڈ یافتہ ڈیوڈ مارکس اور ان کی پارٹنر جولیا بار فیلڈ ہیں۔ بد قسمتی سے مارکس اپنے اس شاہکار کو تکمیل کے بعد دیکھنے سے سے پہلے ہی انتقال کر گئے۔اب کیمبرج سینٹرل مسجد کو یورپ کی سب سے خوبصورت مساجد میں سے ایک کہا جا رہا ہے اور جو یونیورسٹیوں کے تاریخی شہر کیمبرج کے شایانِ شان ہے۔لوگوں کا کہنا ہے کہ مسجد کیمبرج شہر کے لیے ایک عمدہ تحفہ ہے۔ کیمبرج سینٹرل مسجد کی تعمیر کے روح رواں ، ماضی کے عظیم و معروف گلوکار 'کیٹ اسٹیونز' ہیں۔ جنہوں نے کئی سال قبل اسلام قبول کر کے یوسف اسلام کہلائے اور کیمبرج یونیورسٹی میں اسلامک اسٹڈیز کے پروفیسر اور معروف اسکالر ڈاکٹر ٹم ونٹر ہیں۔ یوسف اسلام نے مسجد کی تعمیر کے لیے چندہ اکھٹا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے جس کے لیے وہ ترکی کے صدر طیب اردگان سے بھی ملے تھے۔

ڈاکٹر ٹم ونٹر کا کہنا تھا کہ کیمبرج سنٹرل مسجد سب کے لیے ہوگی ۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسلام قدرتی ماحول کی تحریم اور چیزوں کے ضیاع اور اسراف سے منع کرتا ہے۔ مسجد کی تعمیر میں ان باتوں کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ مثلاً مسجد کے باہر ایک خوبصورت باغ بنایا گیا ہے جس میں کوئی بھی وقت گزار سکتا ہے۔ اس باغ کو مسجد میں وضو کے لیے استعمال ہونے والے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بارش کے پانی کو بھی دوبارہ استعمال کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ اس کی چھت یوں تعمیر کی گئی ہے کہ پورے سال روشنی اندر آتی رہے تاکہ روشنی کے لیے بجلی کا کم استعمال ہو۔ سوئیزرلینڈ سے لائی گئی لکڑی سے مسجد کی خوبصورتی میں اضافہ ہوا ہے۔ مسجد میں لکڑی کے ستون درخت کی طرح بنائے گئے ہیں جو اوپر جاکر چھت کے ساتھ جڑتے ہیں جو ایک 'کینوپی' سی بن جاتی ہے۔ جو کہ انسان کے قدرتی ماحول کے ساتھ جڑنے کی تشبیہہ بھی لگتی ہے۔

دنیا جس تیزی سے بدلتی اور بگڑتی آب وہوا اور ماحول سے متاثر ہو رہی ہے اس لحاظ سے کیمبرج سینٹرل مسجد کا تعمیر ہونا ایک اہم قدم مانا جائے گا۔ میں کیمبرج کے مسلمانوں کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہیں اللہ نے یورپ کا پہلا ایکو فرینڈلی، یعنی ماحول دوست مسجد نصیب فرمایا۔ جس کی آج اہم ضرورت ہے۔

www.fahimakhteruk.com

صحافت کی قربان گاہ پر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

ملکوں کی آزادی، قوموں کی ترقی، جمہوریت کی حفاظت کے لیے صحافت کی اہمیت ہر دور میں رہی ہے، برسر اقتدار لوگوں اور حکمرانوں نے ہر دور میں صحافیوں کو خریدنے کی کوشش کی ہے، کچھ بکے بھی ہیں اور جو نہ بک سکے انہیں اپنے جان کی بازی لگا دینی پڑی، جان کی بازی لگانے میں جسمانی، ذہنی اذیت وتشدد کے ساتھ سر قلم ہونا بھی شامل ہے، یہ کہانی پہلے سے زیادہ بڑے پیانے پر دہرائی جارہی ہے، البتہ اب سر کٹانے والے کم اور گودی میڈیا بن کر پرنٹ میڈیا اور الکٹرونک میڈیا میں بک جانے والے صحافی زیادہ ہیں اور جن کی لن ترانیوں سے ملک میں نفرت کا ماحول بڑھ رہا ہے، باشندگان کے درمیان تفریق پیدا ہو رہی ہے اور ملک کو اُس سمت میں دھکیلا جارہا ہے جو کسی بھی طرح ملک کے مفاد میں نہیں ہے۔

ابھی حال ہی میں رپورٹرس وداوٹ بوڈرس کی طرف سے سالانہ رپورٹ آئی ہے، جس میں اس نے مانا ہے کہ عالمی سطح پر صحافت کی آزادی بدترین سطح پر پہونچ گئی ہے، رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یکم جنوری ۲۰۲۵ء سے اب تک پندرہ صحافیوں کو ہلاک کیا جاچکا ہے، یہ وہ صحافی ہیں جو صحافی کی حیثیت سے حکومت میں رجسٹرڈ ہیں، کارکن صحافی جو ہلاک کیے گیے اور جو بغیر رجسٹریشن کے نمائندہ کے طور پر کام کرتے ہیں وہ اس فہرست سے خارج ہیں، 2000ء سے لے کر آج تک 2003ء صحافی جان سے جاچکے ہیں، گذشتہ سال سرسٹھ (67 صحافیوں کو قتل کیا گیا، 2015 سے 2024 کے درمیان ایک سوانتالیس (139 صحافیوں نے صحافت کی قربان گاہ پر اپنے کو قربان کردیا، 747 صحافی غائب ہیں، ہوسکتا ہے کہ وہ کہیں قید وبند کی زندگی گذار رہے ہوں، پانچ سو سرسٹھ (567 حراست میں بھی لیے گیے ہیں جن میں 532 صحافی اور 35 میڈیا کارکن ہیں، صحافیوں کے لیے سب سے خطرناک ملک رپورٹ کے مطابق اریٹریا ہے، یہ پہلے بھی 180 نمبر پر تھا اور آج بھی اسی مقام ہے، دیگر دس ممالک میں شمالی کوریا 179، چین 178، شام 177، ایران 176، افغانستان 175، ترکمانستان 174، روس 171 ویں نمبر ہے، اس رپورٹ کے تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شام، افغانستان، ترکمانستان وغیرہ میں صحافیوں کے اعتبار سے حالات قدرے بہتر ہوئے ہیں، البتہ امریکہ جو آزادی رائے کا پروپیگنڈہ کرتا رہا ہے، ڈونالڈ ٹرمپ کے آنے کے بعد وہاں کے حالات مسلسل خراب ہو رہے ہیں، اس بار 180 ملکوں کے درمیان وہ 57 ویں نمبر پر ہے، سب سے زیادہ صحافیوں کے لیے خطرناکی سے دور یورپ کے ممالک ہیں، جہاں اظہار رائے کی آزادی کو خاص اہمیت دی جاتی ہے، رپورٹرس وداوٹ بوڈرس کے مطابق "دنیا کی نصف سے زائد آبادی ان ممالک میں رہتی ہے، جہاں صحافتی آزادی کی صورت حال "انتہائی سنگین" ہے۔

واقعہ یہ ہے قید وبند، جسمانی تشدد کے ساتھ صحافیوں کو اپنی جان کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے اور وہ صحافت کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھ جاتے ہیں، اس سلسلے کی سب سے پہلی دلی اخبار کے مدیر مولوی باقر (ولادت 1780) نے دی تھی، جنہیں انگریزوں نے توپ کے دہانے پر باندھ کر گولی سے اڑا دیا تھا، ان کی تحریریں ہندو مسلم کو متحد کرنے اور انگریزوں کے خلاف چلنے والی تحریکوں کو شعلۂ جوالا بنانے کے لیے ہوا کرتی تھیں، انہیں 16 ستمبر 1857 کو گرفتار کرلیا گیا اور بغیر کوئی مقدمہ چلائے 16 ستمبر کو شہید کردیا گیا، انگریزی دور حکومت میں گنیش شنکر ودیارتھی (ولادت 26 اکتوبر 1890) کو فساد کے دوران بے قابو حملہ آوروں نے 25 مارچ 1931 کو ہلاک کردیا، وہ 1913 سے کان پور سے پرتاپ اخبار نکال رہے تھے، وہ انگریزوں کے خلاف مسلسل لکھتے رہے، کان پور میں جب فساد پھیلا تو اسے پر امن رکھنے کے لیے مجمع میں گھس گیے، بلوائیوں نے چاقو مار مار کر ان کی جان لے لی، نظام حیدر آباد کے خلاف لکھنے کی وجہ سے شعیب اللہ خان (ولادت اکتوبر 1920) کو بھی جان دینی پڑی، 22 اگست 1948 کی رات کو چار حملہ آوروں نے ان کے ہاتھ کاٹ دیے اور پھر گولیوں کی بوچھاڑ کردی، جس کی وجہ سے ان کی جان چلی گئی، وہ امروز اخبار سے وابستہ تھے، یہی حال جیوتی مریڈے (ولادت 1955) کا ہوا، وہ مڈڈے کے صحافی تھے، انڈر ورلڈ پر ان کی گہری نظر تھی، داؤد اور چھوٹا راجن کے اختلاف پر وہ خصوصیت سے لکھتے تھے، 11 جون 2011 کو انڈرولڈ کے مئو نے انہیں قتل کردیا، انڈرولڈ پر ان کی دو کتابیں ہیں، زیرو ڈائل: دی ڈینجرس ورلڈ آف انفارمس اور "خلاص" شامل ہیں، وہ چندی ریکس ٹورچرس نامی کتاب لکھ رہے تھے، انہوں نے ڈان کو چندی، کا نام دیا تھا، چھوٹا راجن نے ناراض ہوکر قتل کروا دیا، بے باک قلم رام چندر چھترپتی (ولادت 19 مارچ 1950) کا بھی تھا، ان کے اخبار پورا سچ نے ڈیرہ سچا سودا کے رام رحیم سے متعلق جنسی استحصال کی کہانی لوگوں تک پہونچائے، جس کی پاداش میں 24 اکتوبر 2002 کو ان پر گولیاں چلائی گئیں اور 21 نومبر 2002 کو ان کی موت ہوگئی، رام رحیم آج بھی اسی جرم میں عمر قید کی سزا کاٹ رہا ہے، گوری لنکیش (ولادت 29 جنوری 1962) ذات پات، مذہبی تشدد اور خواتین کے حقوق پر مسلسل لکھتی رہتی تھیں، وہ لنکیش پتر کے میگزین کی ایڈیٹر تھیں، پورے ملک میں بڑھ رہی فرقہ پرستی اور سرکاری استحصال ان کا خاص موضوع تھا، 5 دسمبر 2017 کو بنگلور میں ان کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا، لستا کول (ولادت 1945) دوردرشن سے جڑے ہوئے تھے اور سری نگر دوردرشن کے ڈائرکٹر تھے، دہشت گردان کے پروگراموں سے ناراض تھے، 13 فروری 1990 کو وہ دہشت گردوں کے ہتھے چڑھ گیے اور انہیں اپنی جان گنوانی پڑی، امریکی صحافی جیمس فولی القاعدہ اور شام میں جنگ کی رپورٹنگ کرتے تھے 2012 میں دہشت گردوں نے انہیں اغوا کیا اور کوئی بائیس مہینے بعد اسے بھی موت کے گھاٹ اتار دیا، قلم کو ہتھیار بنا کر لڑنے اور مرنے کی یہ کہانی مکمل نہیں ہے، یہ تو صرف چند افراد کا ذکر ہے، یہ موضوع طویل ہے اور نقیب کا اداریہ اس کا متحمل نہیں ہے۔

جو صحافی اپنی جان جوکھم میں نہیں ڈالنا چاہتے وہ یا تو بچ بچا کر لکھتے ہیں یا اپنے قلم کو ایک خاص سمت دینے کی منہ مانگی قیمت وصولتے ہیں، جن کے لیے یہ بھی ممکن نہیں ہوتا تو یہ کہہ کر خاموش ہوجاتے ہیں ۔

وہ جو خواب تھے مرے ذہن میں نہ میں کہہ سکا نہ میں لکھ سکا
کہ زبان ملی تو کٹی ہوئی، کہ قلم ملا تو بکا ہوا

بشیر بدر کے لفظوں میں صحافی یہ اعلان بھی کردیتا ہے کہ

بڑے شوق سے مرا گھر جلا کوئی آنچ تجھ پہ نہ آئے گی
یہ زباں کسی نے خرید لی، یہ قلم کسی کا غلام ہے

✿✿✿

سراجاً مُنیرا

شاعر وناشر: اشہر حمیدی
صفحات: 248
مطبع: حافظ ملت پبلیکیشنز: دہلی
سنہ اشاعت: 2025
قیمت: فقط دعائے خیر
رابطہ: اشہر حمیدی، باغیچہ، التفات گنج، امبیڈکر نگر، یوپی، 224145
موبائل: 9838905263
مبصر: توفیق فاخری جلال پوری

اردو میں نعت گوئی کی ابتدا کب ہوئی اس کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے البتہ مدحت رسول ﷺ اور عقیدت رسول ﷺ کا اظہار مثنویوں، مراثی اور منقبت میں ابتدا ہی سے دکھائی دیتا ہے اردو میں نعت گوئی کی ایک توانا روایت رہی ہے اور اکثر شعراء نے اس صنف میں طبع آزمائی کی ہے چونکہ فن نعت گوئی بہت نازک صنف ہے بہ ظاہر یہ فن آسان نظر آتا ہے لیکن نقادان ادب نے اس کو مشکل ترین صنف قرار دیا ہے کیونکہ نعت کا تعلق اس ذات گرامی سے ہے جس کی تعریف و توصیف خود خدائے برتر کرتا ہے دوسری طرف شاعری کے فنی تقاضے ہوتے ہیں کہا جاتا ہے کہ نعت کا حق وہی ادا کرسکتا ہے جو حضور ﷺ کے عشق سے سرشار ہو اور شاعری کے فن سے بھی بہ خوبی واقف ہو ذرا سی بھی لغزش سے شاعر کو گرفت کا سامنا ہوتا ہے۔

استاد الشعراء محترم اشہر حمیدی صاحب جن کا تعلق ضلع امبیڈکر نگر کے مشہور مردم خیز قصبہ التفات گنج سے ہے اس ذرخیز زمین سے بڑے بڑے علماء، دانشور اور سخنور پیدا ہوتے رہے ہیں ۔انہی میں سے ایک عظیم اور محترم شخصیت جناب اشہر حمیدی صاحب کی ہے جنہیں بچپن سے ہی شعرو شاعری سے شغف رہا ہے اور مشق سخن کا یہ سلسلہ ابھی بھی جاری ہے ۔ اہل فکر وفن کے درمیان آپ ایک قادر الکلام نعت گو شاعر کی شکل میں ابھر کر سامنے آئے اور ارباب علم و دانش سے اپنی نعتیہ شاعری کو لوہا منوایا۔

زیر نظر تبصرہ نعتیہ مجموعہ کلام "سراجاً مُنیرا" اشہر حمیدی صاحب کا اولین نعتیہ مجموعہ ہے۔اس مجموعہ کو شاعر نے شرف انتساب حضور رحمت عالم شہنشاہ کونین کی بارگاہ عظمت میں نذرانہ عقیدت کے شعر پیش کرتے ہوئے آغاز کرتے ہیں۔

یہ جاں بھول جائیں یہ تن بھول جائیں
تمھیں کیسے شاہ زمن بھول جائیں
ملے جو نبی ﷺ کے پسینے کی خوشبو
تو دیوانے مشک ختن بھول جائیں
ہے گر شاعری نعت سرور سے خالی
تو لازم ہے اشہر یہ فن بھول جائیں

مجموعہ کے شروع میں اشہر حمیدی صاحب کی شاعری کے سلسلہ میں پیش لفظ حضرت مولانا قسمت اللہ (قسمت سکندر پوری)، مفتی عبدالخبیر اشرفی مصباحی، مولانا محمد زکریا اشرفی، ظفر فیض آبادی، خالد اعظم ،توفیق فاخری ،دل سکندر پوری ، ڈاکٹر اشہر سوداگر ، طارق مصطفیٰ، منظوم تاثرات اطہر سوداگر کے مضامین شامل ہیں ۔ کتاب کے پشت پر مفتی عبدالخبیر اشرفی مصباحی کی آراء درج ہے ۔

عرض حال کے عنوان کے تحت شاعر نے اپنے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی ہیں۔ اس مجموعہ کو حمد، دعا، مناجات، نعت، سلام، منقبت کے اشعار سے سجا سنوار کر خوشبوؤں سے معطر ایک حسین گلدستہ بنا کر پیش کیا ہے جس کو پڑھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ وہ بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے تیز اس پل صراط سے برق رفتاری کے ساتھ کامیاب وکامران گزرے ہیں نعت پاک کے چند اشعار پیش خدمت ہے۔

صل علی کے پھول جو لب پر مہک اٹھے
عشق رسول ﷺ روح کے اندر مہک اٹھے
پھیلیں جہاں میں آمد سرور کی نکہتیں
غنچے دلوں کے ہو کے معطر مہک اٹھے
معراج فن ہے مدحت سرکار دو جہاں
نعت رسول ﷺ لکھ کے سخن ور مہک اٹھے
والشمس والضحیٰ رخ طلعت کا نام ہے
قرآن پاک آپ کی مدحت کا نام ہے
شمس وقمر نجوم تو قدموں کی دھول ہیں
عرش بریں رسول کی رفعت کا نام ہے
شاعری میں سب سے مشکل صنف نعت ہے

کہا جاتا ہے کہ نعت کا کہنا دودھاری تلوار پر چلنا ہے مگر اس کے باوجود مسلسل نعتیں کہی جارہی ہیں اور بہتر سے بہتر کہی جا رہی ہیں کیونکہ اس کا تعلق عقیدت ومحبت اور عشق رسول ﷺ سے ہے جس طرح غزل کا کینوس وسیع ہوا ہے اسی طرح اب نعت کا کینوس بھی وسیع ہو چکا ہے اور لب ولہجہ بھی بدلا ہے۔

مثال کے طور پر چند شعر پیش خدمت ہے جن میں ان کی فکر جذبے اور عقیدے کے رنگ نظر آتے ہیں۔

جڑا ہے رشتہ ازل تا ابد مدینے سے
ہوا ہے عشق مرا مستند مدینے سے
وہ سر بلند رہے دنیا اور عقبی میں
ملی ہے جن کو وفا کی سند مدینے سے
مرا خیال سدا عشق کی حدوں میں رہا
بڑھی نہ آگے تخیل کی حد مدینے سے
عشق کو عقیدت کا پاسبان رکھتے ہیں
آپ کو دل وجاں کے درمیان رکھتے ہیں
غوث اور رضا والے سچے مصطفیٰ والے
زندگی کو سنت کا ترجمان رکھتے ہیں
اس لئے مہکتی ہیں کھیتیاں عقیدوں کی
ہم جو عشق احمد کا زعفران رکھتے ہیں

اشہر حمیدی صاحب کی نعتوں میں بلا کا سوز واثر اور دلکشی ورعنائی نظر آتی ہے ان کے کئی اشعار دل کی گہرائیوں میں اتر جاتے ہیں۔ ان کی نعتیں سلیس وسادہ اور شستہ وشگفتہ ہیں۔ ان کی نعتوں میں بلا کی روانی اور نغمگی پائی جاتی ہے شعر ملاحظہ فرمائیں۔

تجھ کو بتاءوں دہر میں کیا کیا نبی ﷺ کا ہے
یہ ساری کائنات ہی صدقہ نبی ﷺ کا ہے
خلد بریں کی سمت وہ دیکھے بھی کیوں بھلا
جس کی نظر میں گنبد خضریٰ نبی ﷺ کا ہے
ذکر نبی ﷺ کی بزم سجانا اچھا لگتا ہے
یاد میں ان کی رونا اچھا لگتا ہے
راہ خدا میں سر کو کٹانا اچھا لگتا ہے
نیزے پہ قرآن سنانا اچھا لگتا ہے

اشہر حمیدی صاحب نے اپنے نعتیہ مجموعہ کلام "سراجاً مُنیرا" میں جو نعتیں شامل کی ہیں وہ ان کی فنی تقاضوں کو بہ طرز احسن پورا کرتی ہیں۔ انہوں نے اپنی نعتیہ شاعری میں سلاست ،روانی اور سادگی کا راستہ اختیار کیا ہے اور نعتیہ کلام کے مجموعہ کے نام کا انتخاب بھی ممکن ہے انہیں اشعار سے اخذ کیا گیا ہوگا ۔ چند اشعار دیکھیں۔

مٹا دہر سے نفرتوں کا اندھیرا
نبی ﷺ بن کے آئے سراجاً مُنیرا
چھٹا کفر و ظلمت کا بادل گھنیرا
نبی ﷺ بن کے آئے سراجاً مُنیرا
وہ شمس الضحیٰ ہیں وہ بدر الدجی ہیں
وہ خیرالوریٰ ہیں وہ نور الہدیٰ ہیں
انہیں کے ہی دم سے ہے روشن سویرا
نبی ﷺ بن کے آئے سراجاً مُنیرا

اس شعری مجموعے میں جیسا کہ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ حمد ، دعا، مناجات، سلام اور منقبت بھی شامل ہیں منقبت میں امام عالی مقام کی شان میں چند اشعار بھی ملاحظہ فرمائیں۔

یہ سبق ملا ہے درود سے بڑا مرتبہ ہے حسین کا
جہاں گفتگو ہے رسول کی وہیں تزکرہ ہے حسین کا
جو حسین کا ہے علی کا ہے جو علی کا ہے وہ نبی کا ہے
اسی سلسلے سے خدا تلک گیا راستہ ہے حسین کا
کس نے کہا کہ جان گنوائی حسین نے
سر دے کے جیت لی ہے خدائی حسین نے
بیعت نہ کی یزید کی سر کو کٹا دیا
رسم وفا کچھ ایسے نبھائی حسین نے

ان اشعار سے اشہر حمیدی صاحب کے پاکیزہ خیال اور شاعرانہ صلاحیتوں کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے ۔اشہر حمیدی صاحب دور حاضر میں التفات گنج ، ٹانڈہ، جلال پور، ہی نہیں ضلع امبیڈکر نگر اور فیض آباد کے اپنے ہم عصروں میں نعتیہ شاعری کے حوالے سے ممتاز حیثیت رکھتے ہیں ۔شاعر زبان و بیان کی باریکیوں سے بھی آگاہ ہے اور محاسن شعری کو بھی بخوبی سمجھتا ہے ان کا اسلوب نگارش بہت عمدہ، سلیس ، زبان و بیان صاف اور شستہ رواں دواں ہے۔ سرورق، کتابت وطباعت اور کاغذ ہر لحاظ سے خوشنما اور دیدہ زیب ہے۔

نعتیہ مجموعہ کلام" سراجاً مُنیرا" کی اشاعت پر استاد الشعراء محترم اشہر حمیدی صاحب کو بہ صمیم قلب مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ امید ہے کہ اردو حلقوں میں اس کتاب کی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی ۔انشاء اللہ قبولیت عام حاصل کرے گی۔

اوڈیشہ کے بالاسور میں جنسی ہراسانی کے بعد طالبہ کی موت

'یہ خودکشی نہیں، بی جے پی کے نظام کے ذریعے قتل ہے'

ملک کی بیٹیاں جل رہی ہیں، دم توڑ رہی ہیں اور وزیر اعظم خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں: راہل گاندھی

بیٹی کو انصاف کے بجائے رسوائی اور اذیت ملی، کیا آدھی آبادی انصاف کی امید چھوڑ دے؟: پرینکا گاندھی

نئی دہلی۔اوڈیشہ کے بالاسور میں جنسی ہراسانی کے بعد خودسوزی کرنے والی 20 سالہ طالبہ کی ایمس بھونیشور میں موت کے بعد قومی سیاست میں ہلچل مچ گئی ہے۔اس واقعے پر راہل گاندھی نے بی جے پی پر براہِ راست حملہ کرتے ہوئے اسے 'نظام کے ذریعے کی گئی منظم قتل' قرار دیا ہے۔یہ طالبہ فقیر موہن آٹونومس کالج، بالاسور میں بی ایڈ کے دوسرے سال کی طالبہ تھی، جس نے شعبۂ تعلیم کے سربراہ سمیر کمار ساہو پر طویل عرصے سے جنسی اور ذہنی ہراسانی کا الزام لگایا تھا۔شکایت کے باوجود، نہ صرف ملزم کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی بلکہ طالبہ کو ہی مسلسل دھمکیاں دی گئیں اور اس کی شکایت کو غیر سنجیدگی سے لیا گیا۔راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر بیان دیتے ہوئے کہا، ''اڈیشہ میں انصاف کے لیے لڑتی ایک بیٹی کی موت، سیدھے سیدھے بی جے پی کے نظام کے ذریعے کی گئی قتل ہے۔'' انہوں نے مزید لکھا، ''اس بہادر طالبہ نے جنسی ہراسانی کے خلاف آواز اٹھائی لیکن انصاف دینے کے بجائے اسے بار بار دھمکایا، ذلیل کیا گیا۔ جنہیں اس کی حفاظت کرنی تھی، وہی اسے توڑتے رہے۔ہر بار کی طرح بی جے پی کا نظام ملزمان کو بچاتا رہا ہے اور ایک معصوم بیٹی کو خود کو آگ لگانے پر مجبور کر دیا۔ یہ خودکشی نہیں، بلکہ نظام کے ذریعے کیا گیا قتل ہے۔''

راہل گاندھی نے وزیر اعظم مودی کی خاموشی پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا، ''مودی جی، چاہے اڈیشہ ہو یا منی پور، ملک کی بیٹیاں جل رہی ہیں، ٹوٹ رہی ہیں، دم توڑ رہی ہیں۔ اور آپ؟ خاموش بیٹھے ہیں۔ ملک کو آپ کی خاموشی نہیں، جواب چاہیے۔ بیٹیوں کو تحفظ اور انصاف چاہیے۔'' یاد رہے کہ طالبہ نے 11 جولائی کو کالج کیمپس میں خود کو آگ لگالی تھی۔اسے پہلے بالاسور کے ضلعی اسپتال اور بعد میں شدید حالت کے باعث ایمس بھونیشور منتقل کیا گیا تھا، جہاں 14 جولائی کی رات 11:46 پر اس کی موت واقع ہوئی۔ایمس کی رپورٹ کے مطابق، طالبہ کو وینٹی لیٹر پر رکھا گیا تھا اور تمام ممکنہ علاج کے باوجود وہ بچ نہیں سکی۔اس معاملے میں پولیس نے ایچ او ڈی سمیر ساہو اور کالج کے پرنسپل دلیپ گھوش کو گرفتار کرلیا ہے اور دونوں کو 14 روزہ عدالتی حراست میں بھیجا گیا ہے۔اس واقعے نے ریاست اور ملک بھر میں غصے کی لہر دوڑا دی ہے۔ جہاں ایک طرف سیاسی جماعتیں حکومت سے جوابدہی مانگ رہی ہیں، وہیں سوشل میڈیا پر بھی بی جے پی حکومت کے خلاف شدید ردعمل دیکھا جارہا ہے۔ کانگریس پہلے ہی واقعے کی عدالتی جانچ اور وزیر اعلیٰ موہن ماجھی سے استعفیٰ کا مطالبہ کرچکی ہے۔

خودسوزی پر کانگریس کی جنرل سیکریٹری اور رکن پارلیمان پرینکا گاندھی واڈرا نے شدید ردعمل ظاہر کیا ہے۔ پرینکا گاندھی نے اس واقعہ کو انصاف سے محرومی اور خواتین کو اذیت پہنچانے والے نظام کی علامت قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی سے براہِ راست سوال کیا ہے۔ پرینکا گاندھی نے سوشیل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' (سابق ٹوئٹر) پر اپنے بیان میں کہا، ''اوڈیشہ میں ایک اور بیٹی انصاف کے لیے لڑتے ہوئے ہار گئی۔ اس نے اپنے ساتھ ہونے والے ظلم کے خلاف آواز بلند کی لیکن انصاف کے بجائے رسوائی اور اذیت ملی۔ اس دہری زیادتی نے اسے خودکشی پر مجبور کر دیا۔'' انہوں نے سوال کیا، ''کیا دہلی سے یوپی اور منی پور سے اوڈیشہ تک بی جے پی کا ایک ہی طریقہ ہے؟ یعنی ملزم کے ساتھ کھڑے ہو کر متاثرہ لڑکی کو ہی ہدف بنانا اور انصاف کے عمل میں رخنہ ڈالنا؟ وزیر اعظم جی، کیا اب اس ملک کی آدھی آبادی کو انصاف کی کوئی امید ہی نہیں رکھنی چاہیے؟'' پرینکا گاندھی کے اس بیان نے نہ صرف حکومتی رویے پر سوالات اٹھائے بلکہ یہ بھی واضح کیا کہ متاثرین کے لیے انصاف کا راستہ کس قدر دشوار ہو چکا ہے، خاص طور پر جب نظام خود ظالموں کو تحفظ دے۔

خیال رہے کہ طالبہ نے 12 جولائی کو کالج کے احاطے میں خود کو آگ لگالی تھی۔ وہ تین دن تک زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہی اور بالآخر 15 جولائی کو دم توڑ گئی۔ خودسوزی سے قبل اس نے اپنے بیان میں جنسی استحصال، مسلسل ہراسانی اور ادارہ جاتی بے حسی کا ذکر کیا، جس نے اس کے حوصلے توڑ دیے۔ اس واقعہ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کانگریس کے رکن پارلیمان اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے بھی حکومت پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا، ''اوڈیشہ میں انصاف کی تلاش میں ایک بیٹی کی موت بی جے پی کے نظام کی جانب سے کیا گیا قتل ہے۔ اسے انصاف دینے کے بجائے دھمکایا گیا، بار بار رسوا کیا گیا اور آخرکار وہ خود کو آگ لگانے پر مجبور ہو گئی۔''

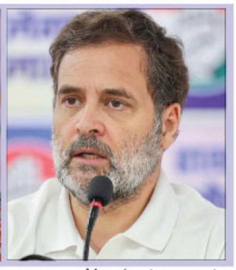

کانگریس کا مودی حکومت پر حملہ - 'چین کے سامنے جھک گئی ہے حکومت، کیا پارلیمنٹ میں ہوگی بحث؟'

نئی دہلی: ہند-چین تعلقات کو لے کر کانگریس نے مودی حکومت پر سخت حملہ بولا ہے۔ پارٹی کے سینئر رہنما اور جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ چین کے سامنے جھک چکی ہے اور ملک کی عوام کو مسلسل گمراہ کر رہی ہے۔ جے رام رمیش کا بیان وزیر خارجہ ایس جے شنکر کی چین کے نائب صدر ہان ژینگ سے حالیہ ملاقات کے بعد سامنے آیا ہے۔ کانگریس نے کہا کہ وزیر خارجہ کا یہ بیان کہ ہند-چین تعلقات کازان میں اکتوبر 2024 میں وزیر اعظم مودی اور صدر شی جن پنگ کی ملاقات کے بعد بہتر ہو رہے ہیں، حقائق سے منافی ہے۔ پارٹی کے مطابق گزشتہ کچھ برسوں میں ہندوستان کو چین کی وجہ سے فوجی، اقتصادی اور تزویراتی طور پر شدید نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ جے رام رمیش نے نشاندہی کی کہ چین نے پاکستان کے ساتھ مل کر آپریشن 'سندھور' میں ہندوستان مخالف سرگرمیوں کو بڑھاوا دیا۔ اس دوران چین نے پاکستان کو خفیہ معلومات، جدید جنگی ہتھیاروں اور

ٹیکنالوجی کی سہولت دی، جس کا اعتراف ہندوستانی فوج کے نائب سربراہ لیفٹیننٹ جنرل راہل سنگھ بھی کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ، چین نے ہندوستان کو ریئر ارتھ میٹلز، خاص کھادوں اور ٹنل بورنگ مشینوں کی برآمدات محدود کر دی ہیں، جو ہندوستان کی بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے نہایت اہم ہیں۔ ہندوستان اب بھی دواسازی، الیکٹرانکس اور دیگر اہم شعبوں میں چینی درآمدات پر منحصر ہے، جس سے دوطرفہ تجارتی خسارہ بڑھ کر 99.2 بلین ڈالر تک پہنچ چکا ہے۔ کانگریس نے یہ بھی نشاندہی کی کہ چین کی جانب سے گلوان، ہاٹ اسپرنگ اور پینگونگ جھیل جیسے علاقوں میں بفرزون بنائے گئے ہیں، جو ہندوستان کے دعووں کے مطابق اس کی حدود کے اندر ہیں۔ اس کے نتیجے میں ہندوستانی فوج اب ان علاقوں میں پہلے کی طرح گشت نہیں کر پا رہی۔ کانگریس نے وزیر خارجہ جے شنکر کے ماضی کے بیان کو بھی یاد دلایا جس میں انہوں نے کہا تھا، ''وہ بڑی معیشت ہیں، میں کیا کر سکتا ہوں؟'' پارٹی کا کہنا ہے کہ یہ بیان خود ظاہر کرتا ہے کہ حکومت نے چین کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی اس اہم معاملے پر پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس میں کھل کر بات کریں۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ جب 1962 میں چین کے حملے کے دوران بھی پارلیمنٹ میں بحث ہو سکتی تھی، تو آج یہ کیوں ممکن نہیں؟ کانگریس نے زور دیا کہ چین کی بڑھتی طاقت اور ہندوستان کی سلامتی کو لاحق خطرات پر قومی اتفاقِ رائے بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ ملک متحد ہو کر اپنی دفاعی و اقتصادی حکمت عملی طے کر سکے۔

ووٹر لسٹ سے تین کروڑ سے زیادہ نام ہٹائے جانے کا امکان: کانگریس

پٹنہ، (یو این آئی) بہار ریاستی کانگریس کمیٹی کے صدر راجیش رام نے آج دعویٰ کیا کہ بہار میں جاری ووٹر لسٹ نظر ثانی مہم کے تحت تین کروڑ سے زیادہ نام ووٹر لسٹ سے ہٹائے جائیں گے۔ مسٹر رام نے یہاں کہا کہ بہار سے باہر ملازمت کیلئے کام کرنے والوں کے نام اس نظر ثانی میں ہٹا دیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے پہلے 11 منظور شدہ دستاویزات کی فہرست میں آدھار اور راشن کارڈ کو شامل نہیں کیا تھا، جس کی عظیم اتحاد نے سخت مخالفت کی تھی۔ کانگریس لیڈر نے الزام لگایا کہ بوتھ لیول آفیسر (بی ایل او) ووٹروں کو صرف ایک ہی فارم دے رہے ہیں اور دعویٰ کیا کہ ہٹائے گئے ووٹروں کی تعداد کروڑوں تک پہنچ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بہار سے تقریباً دو کروڑ رجسٹرڈ مہاجر مزدور ریاست سے باہر کام کر رہے ہیں، اسی طرح ایک کروڑ سے زیادہ غیر رجسٹرڈ ورکرز ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان میں سے بہت سے لوگوں کو ووٹر لسٹ سے نکال دیا جائے گا۔ کانگریس لیڈر نے الزام لگایا کہ نظر ثانی کے بعد حتمی ووٹر لسٹ سے 3 کروڑ سے زیادہ ناموں کو ہٹایا جاسکتا ہے۔ الیکشن کمیشن نے بہار میں ووٹر لسٹ نظر ثانی کے لیے گھر گھر جا کر تصدیق کا عمل 25 جون سے شروع کیا ہے اور یہ عمل 25 جولائی تک جاری رہے گا۔

بلڈوزر کارروائی پر روک لگانے کیلئے جماعت اسلامی نے حکومت دہلی کو لکھا خط

نئی دہلی (پریس ریلیز) جماعت اسلامی ہند دہلی کے امیر حلقہ سلیم اللہ خان نے دہلی کی وزیر اعلیٰ کو خط لکھ کر بلڈوزر کارروائی پر روک لگانے کی اپیل کی ہے۔ چیف منسٹر آفس سے یہ خط وزیر پرویش ورما کو مناسب کارروائی کی ابتدائی ہدایت کے ساتھ بھیج دیا گیا ہے۔ امیر حلقہ نے کہا کہ دہلی میں سات ملین سے زیادہ وہ لوگ رہتے ہیں جو ملک کی دیگر ریاستوں سے روزگار اور بہتر مواقع کی تلاش میں یہاں آتے ہیں اور unauthorised colonies میں رہنے کے لیے خود کو مجبور پاتے ہیں۔ ان لوگوں کو، جو دہلی کی آبادی کا تیس فیصد ہیں، شہر پر بوجھ سمجھنا صحیح طرزِ فکر نہیں ہے۔ ان لوگوں کی محنت اور خون پسینے کا دہلی کی معیشت اور ترقی میں نمایاں کردار رہا ہے۔ ضرورت تو اس بات کی تھی کہ گھروں اور کالونیوں کے رجسٹریشن، صاف پانی، محفوظ بجلی، گیس پائپ لائن اور sewage سسٹم سے متعلق ان کے مسائل کو حل کیا جاتا مگر افسوس کہ حکومت اپنی ان اہم ترین ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے بجائے لوگوں کے سروں سے چھت چھین رہی ہے۔ گزشتہ کئی مہینوں سے دہلی میں بلڈوزر چل رہے ہیں، غریبوں سے چھت اور روزگار چھینا جارہا ہے۔ یہ کام اس تیزی کے ساتھ ہو رہا ہے کہ لوگوں کو اپنی ملکیت ثابت کرنے، عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے یا اپنے سامان کو منتقل کرنے کے لیے بھی مہلت نہیں مل پا رہی ہے۔ ان غیر انسانی کارروائیوں کا سیدھا اثر دہلی کی معیشت اور ملک کی ترقی پر پڑ رہا ہے۔

حیرت ہے کہ حکمراں جماعت نے ''جہاں جھگی وہیں مکان'' کا نعرہ دیا تھا لیکن اب عوام اسی مسئلے پر احتجاج کے لیے مجبور ہے۔ امیر حلقہ نے حکومت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ عوام کے ان مسائل کو حل کرنے کی فوری کوشش ہونی چاہیے۔ شہری ترقی کے منصوبے عوام کی شمولیت سے اس طور پر بننے چاہئیں کہ ان سے عوام کی مشکلات میں اضافہ نہ ہو۔

ایلون مسک کی ٹیسلا نے ہندوستان میں رکھا قدم، ممبئی میں پہلا شوروم شروع

ممبئی، (یو این آئی) دنیا کے امیر ترین صنعت کار ایلون مسک کی ملکیت والی مشہور امریکی الیکٹرک گاڑی ساز کمپنی ٹیسلا نے آخرکار ہندوستانی مارکیٹ میں قدم رکھ دیا ہے۔ آج کو ممبئی کے باندرہ کرلا کمپلیکس (بی کے سی) میں کمپنی نے اپنا پہلا شوروم باضابطہ طور پر شروع کر دیا، جس سے جنوبی ایشیائی خطے میں اس کی موجودگی کی شروعات ہوئی ہے۔ 4000 مربع فٹ پر محیط یہ شوروم محض فروخت کا مرکز نہیں بلکہ ایک تجرباتی مرکز بھی ہوگا، جہاں صارفین پہلی بار ٹیسلا کی کاروں کو قریب سے جانچ سکیں گے۔ ابتدائی طور پر چین سے درآمد شدہ پانچ کاروں کی پہلی کھیپ بھارت پہنچ چکی ہے، جس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ کمپنی جلد ہی اپنے مشہور ماڈل Y کی فروخت شروع کر سکتی ہے۔ ماڈل Y ایک درمیانے سائز کی اسپورٹس یوٹیلیٹی الیکٹرک وہیکل ہے، جو ایک بار مکمل چارج پر تقریباً 574 کلومیٹر تک چلنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ٹیسلا نے رواں سال مارچ میں ماڈل Y اور ماڈل 3 کے لیے ہومولوگیشن کی درخواستیں بھی دائر کی تھیں۔ یہ عمل کسی بھی کار کی ہندوستانی مارکیٹ میں فروخت کے لیے ایک لازمی مرحلہ ہے، خواہ وہ ملک میں بنی ہو، اسمبل کی گئی ہو یا مکمل طور پر درآمد کی گئی ہو۔ اس کے علاوہ کمپنی مستقبل میں اپنے دیگر ماڈلز جیسے ماڈل 3 اور ماڈل X بھی متعارف کر سکتی ہے، اگرچہ ماڈل X کی قیمت عام صارف کے لیے زیادہ ہو سکتی ہے۔ ٹیسلا کی کاروں پر ہندوستان میں تقریباً 70 فیصد درآمدی ڈیوٹی عائد ہوگی، جس کے نتیجے میں ان کاروں کی ابتدائی قیمت 60 سے 65 لاکھ روپے کے درمیان متوقع ہے۔ اس پس منظر میں کمپنی آئندہ اپنی پالیسیوں میں تبدیلی کر سکتی ہے اور ممکن ہے کہ وہ ہندوستان جیسے حساس بازار کے لیے کم لاگت والے ماڈلز بھی تیار کرے۔ دہلی میں دوسرا شوروم کھولنے کی تیاریاں بھی جاری ہیں، جو مستقبل قریب میں شروع کیا جائے گا۔

آسام میں مسلم اقلیت کے گھروں پر بلڈوزر کارروائی

جمعیۃ علماء ہند کا وفد ضلع گوالپاڑہ کے متاثرہ علاقوں کے دورے پر، حکومت آسام کو میمورنڈم: جانبدارانہ کارروائی پر سوال، معاوضہ اور باز آبادکاری کا مطالبہ

نئی دہلی/گوالپاڑہ۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر آج ایک اعلیٰ سطحی وفد نے ریاست آسام کے ضلع گوالپاڑہ کا دورہ کیا، جہاں حال ہی میں آشدوبی اور ہسیلا بیل کے علاقوں میں حکومتِ آسام کی جانب سے انہدامی کارروائی کے تحت 3973 مکانات کو مسمار کیا گیا ہے۔ ان علاقوں کے بیشتر متاثرین بنگالی نژاد مسلمان ہیں۔ واضح ہو کہ جمعیۃ علماء آسام نے بے گھر ہوئے افراد کے لیے سردست خیموں کا انتظام کیا ہے۔ یہ وفد جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا محمد حکیم الدین قاسمی کی قیادت میں متاثرہ مقامات پر پہنچا، متاثرین سے ملاقات کی اور ان کے حالات کا جائزہ لیا، متاثرہ افراد کی حالت دیکھ کر وفد کو بہت زیادہ دکھ ہوا اور ان کی ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی۔ وفد میں سربراہ وفد کے علاوہ حافظ بشیر احمد قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء آسام، مولانا عبدالقادر قاسمی اسسٹنٹ جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء آسام، مولانا محبوب حسن اسسٹنٹ جنرل سکریٹری، جمعیۃ علماء آسام مولانا فضل الکریم قاسمی اسسٹنٹ جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء آسام، مولانا عزت علی صدر جمعیۃ علماء ضلع گوالپاڑہ، عبدالحئی جنرل سکریٹری، جمعیۃ علماء ضلع گوالپاڑہ، مفتی سعدالدین ناظم مرکز الیتامیٰ گوالپاڑہ، مولانا جابر قاسمی چھپار اور مولانا ابوالہاشم کوکرا جھار شامل ہیں۔

وفد نے ضلع مجسٹریٹ کے توسط سے وزیر اعلیٰ آسام ہمنتا بسوا سرما کے نام ایک یادداشت بھی پیش کی، جس میں انہدامی کارروائی کو غیر انسانی، غیر آئینی اور مذہبی تعصب پر مبنی قرار دیا گیا۔ یادداشت میں کہا گیا کہ یہ انہدامی کارروائیاں صرف ان علاقوں میں کی گئیں جہاں بالخصوص بنگالی مسلمان آباد تھے، جبکہ انہی زمینوں پر دیگر برادریوں کے مکینوں کو نہیں چھیڑا گیا جو کہ امتیازی سلوک اور مذہبی بنیاد پر جانبداری کی واضح مثال ہے۔ یادداشت میں مزید کہا گیا ہے کہ متاثرہ افراد گزشتہ ستر اسّی سالوں سے ان زمینوں پر رہائش پذیر ہیں، ان کی اکثریت برہمپترا ندی کی تباہ کاریوں سے بے گھر ہونے والوں کی ہے اور وہ سبھی باقاعدہ بھارتی شہری ہیں۔ ان کو بے دخل کرنا انصاف اور انسانی اقدار کے منافی ہے۔ بعض علاقوں میں تو انہدام کی کارروائی صنعتی یا نجی مفادات کی خاطر انجام دی گئی اور متاثرین کو پیشگی اطلاع دینا تک ضروری نہیں سمجھا گیا جو کہ قانونی تقاضوں اور سپریم کورٹ کی واضح ہدایات کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ میمورنڈم میں مطالبہ کیا گیا کہ بے دخلی سے پیدا شدہ سنگین انسانی بحران کے ازالے کے لیے فوری طور پر متاثرہ افراد کی باز آبادکاری کے اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ آسام میں اب بھی سرکاری خاص زمین کے وسیع قطعے دستیاب ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ان بے دخل شدہ افراد کے لیے متبادل انتظامات اور معاوضے کی فراہمی کے لیے آگے آئے۔ جب تک مستقل بندوبست نہ ہو جائے، حکومت کو عارضی طور پر ان متاثرین کو خوراک اور پناہ فراہم کرنی چاہیے۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت اس سلسلے میں ضروری اقدامات کرے گی۔

کشمیر کے نامور شاعر و ادیب شاہد بڈگامی کا انتقال

سری نگر، (یو این آئی) وادی کشمیر کے نامور شاعر و ادیب شاہد بڈگامی گزشتہ شب مین ٹاؤن بڈگام میں واقع اپنی رہائش گاہ پر طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ وہ قریب 90 برس کے تھے۔ خاندانی ذرائع نے بتایا کہ شاہد بڈگامی نے پیر اور منگل کی درمیانی شب قریب 12 بجے اپنی رہائش گاہ پر ہی آخری سانس لی۔ وہ طویل عرصے سے صاحب فراش تھے جس کے باعث ان کی ادبی و ثقافتی سرگرمیاں مفلوج ہو کر رہ گئی تھیں۔ شاہد بڈگامی کا اصلی نام غلام محمد بٹ تھا، وہ کشمیری زبان میں طبع آزمائی کرتے تھے اور ان کی غزلوں کو کئی دہائیوں تک ریڈیو کشمیر سری نگر پر وادی کے بڑے گلوکاروں نے اپنی آواز سے گھر گھر تک پہنچایا۔ انہوں نے سال 1970 کے آس پاس کشمیر کے سب سے مقبول شاعر غلام احمد مہجور کی سوانح حیات پر مبنی فیچر فلم 'شاعر کشمیر مہجور' کے لئے پروڈیوسر بلراج ساہنی اور ڈائریکٹر پربھات مکھرجی کے ساتھ بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کام کیا۔ کشمیری رسائی ادب کے فروغ کے لئے بھی ان کا کام نمایاں حیثیت کا حامل ہے۔ انہوں نے کشمیر زبان میں 'کاشر مرثیہ ہند تاریخ' (کشمیری مرثیہ کی تاریخ) مرتب کی جس سے نہ صرف محققین بلکہ مرثیہ صنف سے شغف رکھنے والے بھی مستفید ہو رہے ہیں۔ سرکاری نوکری سے سبکدوشی کے بعد شاہد بڈگامی ہمہ وقت و ہمہ تن ادبی و ثقافتی سرگرمیوں میں مشغول رہے۔ وہ ادبی رسالہ 'بُڈشاہ' کے مدیر اعلیٰ اور پرنٹر و پبلشر بھی تھے۔

امیزون اور فلپ کارٹ کو ہائی کورٹ کی پھٹکار

نئی دہلی۔ (یو این آئی) دہلی ہائی کورٹ نے بڑی ای کامرس کمپنیوں ایمیزون اور فلپ کارٹ اور دیگر کئی ای کامرس ویب سائٹس کو حکم دیا ہے کہ وہ ایسی مصنوعات فروخت نہ کریں جو ریلائنس اور جیو ٹریڈ مارک کی خلاف ورزی کرتی ہوں۔ جسٹس سوربھ بنرجی نے حکم دیا کہ ریلائنس اور جیو کے ٹریڈ مارکس کی خلاف ورزی کرنے والی تمام مصنوعات کی تیاری اور اشتہارات پر بھی پابندی لگائی جائے۔ درحقیقت ریلائنس اور جیو کے ٹریڈ مارک سے ملتے جلتے ناموں اور کمپنی کے لوگو کا استعمال کرتے ہوئے بہت سے ای کامرس پلیٹ فارمز پر مصنوعات فروخت کی جارہی تھیں۔ ریلائنس اور جیو کی ساکھ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کمپنیاں صارفین کے اعتماد سے کھیل رہی تھیں۔ ہائی کورٹ نے واضح طور پر کہا کہ کوئی بھی پروڈکٹ جو ریلائنس یا جیو نے نہیں بنایا ہے اسے ریلائنس یا جیو کے نام پر فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے ریلائنس کے دلائل سے اتفاق کیا اور کہا کہ صارفین آن لائن یا ای کامرس پلیٹ فارمز کے ذریعے فروخت ہونے والی اشیا کی شناخت کے لیے برانڈ کے ناموں اور کمپنی کے لوگو پر انحصار کرتے ہیں۔

غالب کی تحریریں بتاتی ہیں کہ وہ عظیم آباد سے گزرے تھے: پروفیسر سرور الہدیٰ

دو روزہ قومی سمینار 'غالب اور عظیم آباد' اختتام پذیر

نئی دہلی۔ غالب انسٹی ٹیوٹ (نئی دہلی) کے زیر اہتمام بہ اشتراک خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری (پٹنہ) دو روزہ قومی سمینار 'غالب اور عظیم آباد' اختتام پذیر ہوا۔ خدا بخش لائبریری کے سمینار ہال میں آج چار اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت پروفیسر اعجاز علی ارشد نے کی۔ صدارتی گفتگو کے دوران انھوں نے کہا غالب اردو کے سب سے مقبول شاعر ہیں اور شاید سب سے زیادہ خوش قسمت بھی۔ کیوں کہ ہمارے ناقدین و محققین نے ان کی شاعری اور زندگی کے ہر پہلو کو اہمیت دی۔ عظیم آباد سے ان کے تعلق کو بھی زیادہ وضاحت اور تفصیل سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس اجلاس میں ڈاکٹر محمد حبیب الرحمان (علیگ) نے 'قاضی عبدالودود اور غالب'، ڈاکٹر محمد شہاب الدین نے 'مرزا غالب اور یاس یگانہ چنگیزی'، ڈاکٹر محمد قاسم انصاری نے 'صحفۂ گفتنی اور نثر غالب، عہد حاضر کے تناظر میں' اور ڈاکٹر زرنگار یاسمین نے 'غالب اور قاضی عبدالودود' کے موضوع پر مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر ذاکر حسین نے کی۔ دوسرے اجلاس کی صدارت اردو کے ممتاز فکشن نگار ڈاکٹر عبدالصمد نے کی۔ صدارتی تقریر کے دوران انھوں نے کہا عظیم آباد کی زمین بڑی زرخیز رہی ہے۔ یہاں کے اہل قلم نے ادب کے ہر میدان میں مثال قائم کی ہے۔ عام طور پر غالب کی تحسین بہت ہوئی لیکن عظیم آباد والوں نے صرف ان کی مدح سرائی نہیں کی بلکہ معروضی انداز میں غالب کی کمیوں کو بھی نشان زد کیا ہے۔ اصل میں خوبی اور خامی دونوں کو معروضی انداز میں دیکھنے سے صحیح قدر متعین ہوتی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ غالب انسٹی ٹیوٹ اور کتب خانہ خدا بخش نے اچھی پہل کی ہے۔ اس اجلاس میں پروفیسر سید حسن عباس نے 'رفیع الدین بلخی کی غالب شناسی'، پروفیسر شہاب ظفر اعظمی نے 'غالبیات پر قاضی عبدالودود کے تبصرے'، ڈاکٹر محمد ذاکر حسین نے 'قادر نامہ: عہد غالب کا ایک نادر نسخہ خدا بخش' اور ڈاکٹر ضیاء اللہ انور نے 'شکیل الرحمان کی غالب فہمی: ٹریجڈی کا جمالیاتی بیانیہ' کے موضوع پر مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر افشاں بانو نے کی۔ تیسرے اجلاس کی صدارت پروفیسر شاہ حسین احمد نے کی۔ صدارتی گفتگو کے دوران انھوں نے کہا غالب اور عظیم آباد جتنا سادہ موضوع نظر آتا ہے در اصل اتنا ہی وسیع اور توجہ طلب ہے۔ اس کا ایک سرا تو عہد غالب سے ملتا ہے اور دوسرا ہمارے زمانے تک چلا آتا ہے۔ صفیر بلگرامی نے 'جلوۂ خضر' میں غالب کا تفصیلی احوال لکھا ہے اور ان کے نام غالب کے خطوط بھی اس لحاظ سے بہت اہم ہیں کہ غالب کی شخصیت کے بہت اہم پہلو ان کی وجہ سے سامنے آتے ہیں۔ غالب اور عظیم آباد کے رشتے بکھرے ہوئے ہیں ان کو ایک مربوط سلسلے میں دیکھنے کی ضرورت ہے، مجھے امید ہے یہ سمینار اس موضوع کو ایک مربوط اور مستند کتاب کی شکل میں پیش کر سکے گا۔ اس اجلاس میں پروفیسر ابوبکر رضوی نے 'اشعار غالب از عبدالمنان بیدل: ایک تعارفی نوٹ'، ڈاکٹر نعمان قیصر نے 'غالب کی یگانہ شکنی' کو موضوع بنایا۔ ڈاکٹر افشاں بانو نے 'ہاشم عظیم آبادی کا دیوانِ غالب جدید: ایک تجزیاتی مطالعہ' کے موضوع پر مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر قاسم انصاری نے کی۔ چوتھے اور آخری اجلاس کی صدارت مشتاق احمد نوری نے کی۔ صدارتی تقریر کے دوران انھوں نے کہا عظیم آباد کی ادبی تاریخ غالب شناسوں سے بھری ہوئی ہے۔ یہاں ان کے کم از کم دو شاگرد صفیر بلگرامی اور صوفی منیری موجود تھے۔ صفیر کی غالب سے مراسلت بھی تھی اور انھوں نے غالب کے چشم دید حالات بھی نقل کیے ہیں۔ خدا بخش لائبریری کی شکل میں ایک ایسا ادارہ یہاں موجود ہے جس میں غالبیات سے متعلق ایسا نایاب ذخیرہ موجود ہے جو کہیں اور دستیاب نہیں۔ غالبیات پر آج بھی تحقیق کرنے کے لیے عظیم آباد سے کسب فیض لازمی ہے۔

ہماری شرافت کو کمزوری نہ سمجھا جائے: وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ

پہلگام سانحہ: 26 قیمتی جانیں ضائع ہوئیں، کسی نہ کسی کو ذمہ دار ٹھہرانا ہوگا

سری نگر (یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے منگل کو سری نگر میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے 13 اور 14 جولائی کو پیش آئے واقعات، پہلگام حملے اور انتظامی کارکردگی کے حوالے سے کئی اہم نکات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے جذبات اور حقوق کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ عمر عبداللہ نے 14 جولائی پر مزار شہداء پر حاضری کے دوران پیش آئے واقعے کے حوالے سے کہا کہ ان کی طرف سے کوئی قانون شکنی نہیں ہوئی۔ انہوں نے واضح کیا، 'ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا۔ بدقسمتی ہے کہ ہمیں روکا گیا۔ اگر کوئی پابندی تھی تو وہ تیرہ تاریخ تک محدود تھی، چودہ تاریخ کو کوئی پابندی نافذ نہیں تھی۔ ہماری کارروائی مکمل طور پر آئینی اور پر امن تھی۔' پہلگام حملے سے متعلق لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کے حالیہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا: 'اگر اب یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ سیکورٹی لیپس تھا، تو دیر آید درست آید ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر یہ انٹیلی جنس اور سیکورٹی کی ناکامی تھی، تو پھر ذمہ دار کون ہے؟ 26 لوگوں کی جان گئی، اور اگر ہم مانتے ہیں کہ یہ ناکامی تھی تو اب جوابدہی بھی ہونی چاہئے۔' اس سے قبل ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا: 'ہماری شرافت کو ہماری کمزوری نہ سمجھا جائے۔ کچھ لوگوں کو یہ غلط فہمی ہو گئی ہے کہ اگر ہم کچھ نہیں کرتے تو ہم کمزور ہیں۔ ہم کمزور نہیں بلکہ ذمہ دار ہیں۔ ہمیں عوام نے منتخب کیا ہے، اور ہم اس طاقت کی حفاظت کریں گے۔' انہوں نے کہا کہ ہمیں پانچ سال کا وقت دیا گیا ہے، ہم اپنی کارکردگی کا حساب پانچ سال بعد عوام کے سامنے رکھیں گے۔

جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ 22 اپریل کو پہلگام میں پیش آئے دہشت گردانہ حملے کی مکمل جوابدہی طے کی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس سانحے میں انٹیلی جنس اور سیکورٹی کی ناکامی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور اس کی ذمہ داری کسی نہ کسی پر عائد ہونی چاہیے۔ سری نگر میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا: 'یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ 26 جانیں چلی جائیں اور ہماری جانب سے کوئی جوابدہی نہ ہو؟ اگر یہ انٹیلی جنس کی ناکامی تھی، تو پھر ذمہ داری کس کی تھی؟ جب یہ بات واضح ہے کہ سیکورٹی اور انٹیلی جنس دونوں محاذوں پر ناکامی ہوئی ہے، تو اب وقت آگیا ہے کہ کسی کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔' عمر عبداللہ نے مزید کہا کہ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ نہ صرف اس حملے کے پیچھے موجود عناصر کو بے نقاب کرے بلکہ مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے ٹھوس اقدامات بھی کرے۔ یاد رہے کہ 22 اپریل کو پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے میں زیادہ تر نشانہ مذہبی شناخت کی بنیاد پر منتخب کیے گئے سیاح بنے تھے۔

حضرت مخدوم اشرف سمنانیؒ کا 639 واں عرس 19 جولائی سے

کچھوچھہ شریف میں روحانیت، عقیدت اور صوفی تعلیمات کا منظر، ملک و بیرونِ ملک سے زائرین کی آمد

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ہندوستان کی عظیم روحانی درگاہ کچھوچھہ شریف میں سلسلہ اشرفیہ کے عظیم پیشوا حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ کا 639 واں سالانہ عرس 23 محرم الحرام مطابق 19 جولائی سے درگاہ کچھوچھہ شریف میں روحانی جوش و جذبے کے ساتھ شروع ہونے جا رہا ہے۔ عرس کی تقریبات ایک ہفتے تک جاری رہیں گی۔ جن میں صوفیانہ رسومات، درود و سلام، نیاز و فاتحہ اور عقیدت کے رنگوں سے بھرپور روحانی ماحول قائم ہوگا۔ اطلاعات کے مطابق کچھوچھہ شریف کی سرزمین ایک بار پھر صوفی سنت، عاشقِ رسول حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ کے 639 ویں عرس مبارک کی میزبانی کے لیے تیار ہے۔ 19 جولائی بروز سنیچر کو 23 محرم الحرام کی بابرکت تاریخ پر درگاہ شریف میں رسمِ پرچم کشائی کے ساتھ سالانہ عرس کا باضابطہ افتتاح ہوگا۔ جس میں ملک و بیرونِ ملک سے

لاکھوں عقیدت مندوں کی آمد متوقع ہے۔ عرس کے دوران مختلف روحانی، مذہبی و ثقافتی رسومات اور پروگرام منعقد ہوں گے۔ 20 جولائی (24 محرم الحرام) کو قدیمی روایت کے مطابق فقراء و ملنگوں کا والہانہ جلوس آستانہ شریف کی جانب روانہ ہوگا۔ جہاں مخصوص دعائیہ رسومات ادا کی جائیں گی۔ 21 جولائی (25 محرم الحرام) کو سلسلہ اشرفیہ کے موجودہ رہنما، آلِ رسول جانشین حضرت مولانا سید شاہ معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی المعروف (معین میاں) آستانہ عالیہ پر رسمِ گاگر ادا کریں گے۔ جو عرس کی روحانی عظمت کی نمائندگی کرتا ہے۔ 22 جولائی (26 محرم الحرام) کو سجادہ نشین حضرت مولانا سید حسین اشرف اشرفی الجیلانی، جبکہ 23 جولائی (27 محرم الحرام) کو آستانہ عالیہ کے متولی و سجادہ نشین حضرت مولانا سید شاہ محی الدین اشرف اشرفی الجیلانی حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ کا قدیمی خرقہ مبارک زیب تن فرما کر رسومات ادا کریں گے۔ 28 محرم الحرام کو جو وصالِ حضرت کا دن ہے اسے عرس کا مرکزی دن مانا جاتا ہے۔ اس موقع پر آستانہ عالیہ پر خصوصی محفلیں، فاتحہ، اور اجتماعی دعائیں ہوں گی۔ عرس کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ درگاہ سے وابستہ خانقاہوں، مدارس، درگاہ انتظامیہ کمیٹی، پیرزادگان کمیٹی اور نگر پنچایت اشرف پور کچھوچھہ کی جانب سے زائرین کے استقبال، رہائش، نظم و نسق، طبی امداد اور سیکیورٹی کے جامع انتظامات کو حتمی شکل دی جا رہی ہے۔ تاکہ لاکھوں زائرین کو کسی پریشانی کا سامنا نہ ہو۔ یہ عرس مبارک نہ صرف ایک روحانی روایت کا تسلسل ہے بلکہ حضرت مخدوم اشرفؒ کی تعلیمات کے ذریعے محبت، امن، رواداری اور انسان دوستی کا وہ عالمی پیغام بھی ہے جو درگاہ کچھوچھہ شریف کے مقدس آستانے سے صدیوں سے پوری دنیا تک پھیل رہا ہے۔

امروہہ نگر پالیکا پریشد کی جانب سے غذائی قلت کے شکار بچوں میں غذائی کٹس تقسیم

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) نگر پالیکا پریشد میں منعقد پروگرام میں غذائی قلت کے شکار بچوں میں نیوٹریشن کٹس تقسیم کی گئیں۔ اس سلسلے میں جانکاری دیتے ہوئے نگر پالیکا پریشد امروہہ کے ایگزیکیٹیو آفیسر ڈاکٹر برجیش کمار نے بتایا کہ مرادآباد ڈویژن کے کمشنر مرادآباد نے حکم دیا ہے کہ ڈویژن کے تمام اداروں میں واقع آنگن واڑی مراکز میں پائے جانے والے شدید غذائی قلت کے شکار بچوں کو جسمانی سطح سے لے کر غذائیت سے پاک کرنے میں مدد فراہم کی جائے۔ کمشنر کے احکامات کی تعمیل میں میونسپلٹی نے شہر کے علاقے میں واقع تمام ۱۸۰ آنگن واڑی مراکز اور ان میں رجسٹرڈ ایم اے ایم اور ایس اے ایم بچوں کے بارے میں چائلڈ ڈیولپمنٹ نیوٹریشن ڈپارٹمنٹ سے معلومات حاصل کیں اور میونسپلٹی ملازمین سے مرکز وار تصدیق کرائی۔ آنگن واڑی اور میونسپلٹی ملازمین کے ساتھ تصدیق میں شدید غذائیت کا شکار، غذائی قلت کے شکار بچوں کی فہرست تیار کر کے ان بچوں اور ان کے اہل خانہ کو مختلف سرکاری اسکیموں جیسے راشن کارڈ، پی ایم اسٹریٹ وینڈرس اسکیم، پردھان منتری آواس یوجنا وغیرہ کے تحت درج کیا جا رہا ہے، اسی سلسلے میں آج میونسپلٹی میں منعقدہ پروگرام کے تحت نگر پالیکا پریشد کی جانب سے شہر کے بچوں میں غذائی کٹس تقسیم کی گئیں۔ نیوٹریشن کٹ میں دالیں، چاول، دلیہ، مونگ پھلی کا مکھن، خشک میوہ جات، بسکٹ، آٹا وغیرہ کے پیکٹ ہیں جن کے استعمال سے بچے غذائی قلت سے نکل کر صحت مند کیٹیگری میں آ جائیں گے۔ ایکزیکیٹیو آفیسر ڈاکٹر برجیش کمار نے بتایا کہ شہر کے غذائی قلت کے شکار بچوں کو نیوٹریشن کٹس دینے کے علاوہ میونسپلٹی ہر آنگن واڑی سنٹر میں بچوں کی پیمائش اور وزن کے لیے مشینیں بھی فراہم کرے گی۔ منعقد پروگرام میں کونسلر ویر ابھیمنیو، فہیم شاہنواز، سینئر بی جے پی لیڈر اجے چوہان، فیض عالم راینی کے ساتھ بڑی تعداد میں افسران/ ملازمین، شہر کے غذائی قلت کے شکار بچوں کے والدین موجود تھے۔

گھاٹوں پر تعینات غوطہ خوروں کو شناخت کے لیے ٹی شرٹس تقسیم کیں

ایس پی گھاٹوں کا معائنہ کر کے متعلقہ کو ضروری ہدایات دیں

بلند شہر: 15 جولائی (پریس ریلیز) سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دنیش کمار سنگھ کی ہدایات کے مطابق ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (دیہی) ڈاکٹر تیجویر سنگھ نے تھانہ نرورہ، پولیس اسٹیشن رام گھاٹ کے تحت گاندھی گھاٹ، راج گھاٹ، رام گھاٹ میں تعینات غوطہ خوروں اور ایس پی اوز کو شناخت کے لیے ٹی شرٹس تقسیم کیں۔ اس کے بعد ایس پی دیہات نے پولیس اسٹیشن رام گھاٹ میں واقع پولیس فورس کے ساتھ رام گھاٹ میں فلیگ مارچ کیا۔ ایس پی دیہات ڈاکٹر تیجویر سنگھ نے گھاٹوں پر تعینات پولیس اہلکاروں اور غوطہ خوروں کو ہدایت کی کہ وہ کسی کو بھی گہرے پانی میں نہانے کی اجازت ہرگز نہ دیں۔ تھانہ نرورہ، تھانہ رام گھاٹ کے گھاٹوں کا معائنہ کرنے کے بعد متعلقہ تھانہ انچارجوں کو گھاٹوں پر بیریکیڈنگ اور سی سی ٹی وی کیمروں کے انتظامات کو مزید مضبوط کرنے کی ہدایت دی گئی۔ انہوں نے گھاٹوں پر لگائی گئی پولیس اہلکاروں کی ڈیوٹی کو چیک کرتے ہوئے وہاں تعینات پولیس اہلکاروں بریفنگ دیتے ہوئے انھیں ضروری ہدایات دی گئیں۔

بہرائچ کی ڈی ایم مونیکا رانی کے خلاف دھرنا، افسران اور ملازمین میں دو پھاڑ

آنگن واڑی یونین نے کہا - میڈم جیسا کوئی نہیں ہے، ڈی ایم بمقابلہ آفیسر

بہرائچ: 15 جولائی (پی این ایس) ڈی ایم مونیکا رانی کے خلاف احتجاج میں ملازمین اور افسران میں دو پھاڑ ہو گئے ہیں۔ اس دوران پنچایتی راج کے افسران اور ملازمین کا وکاس بھون احاطے میں منگل کو دوسرے دن بھی دھرنا جاری رہا۔ اس دوران آنگن واڑی ملازمین یونین نے ڈی ایم کی حمایت میں آواز اٹھانا شروع کر دی۔ افسروں نے ڈی ایم کا تبادلہ ہونے کی صورت میں احتجاج کا انتباہ دیا ہے جبکہ ملازمین کا دوسرا طبقہ ڈی ایم کے تبادلے کے مطالبہ پر اٹل ہے۔ وکاس بھون کے احاطے میں جس مقام پر افسران اور ملازمین ڈی ایم کے خلاف نعرے بازی کر رہے ہیں، وہیں آنگن واڑی ایمپلائز یونائیٹڈ فرنٹ یونین کے تمام عہدیدار اور کارکن بھی پہنچ گئے۔ آنگن واڑی کارکنوں نے ڈی ایم زندہ باد کے نعرے بھی لگائے۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈی ایم میڈم کا کام کرنے کا انداز اور رویہ دونوں بہت اچھے ہیں۔ اگر اس کا

تبادلہ ہوا تو تنظیم کی جانب سے دھرنا مظاہرے کا اہتمام کیا جائے گا۔ بات چیت میں آنگن واڑی ایمپلائز یونائیٹڈ فرنٹ یونین کی ضلع جنرل سکریٹری کوکیلا شرما نے کہا کہ ڈی ایم پر جھوٹے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ وہ غلط کر رہی ہے۔ وہ سب کو ڈانٹ رہی ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ افسروں کا کچھ معاملہ ہے۔ ہم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی حمایت میں ہیں۔ وہ (ڈی ایم) ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرتی ہیں۔ ہمیں ان کے دور میں کبھی کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ ڈی ایم مونیکا رانی جیسا نہ کوئی آیا ہے اور نہ ہی کوئی آئے گا۔ ضلع جنرل سکریٹری نے کہا کہ ڈی ایم ہمیشہ ہماری حمایت میں رہے ہیں۔ وہ ایک عورت ہے۔ وہ ہمارے دکھ اور تکلیف کو سمجھتی ہے۔ وہ انہیں حل بھی کرتی ہے۔ ڈی ایم کی بجائے کرپٹ ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسر کو ضلع سے ہٹایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ افسروں کی جانب سے ڈی ایم میڈم پر جو بھی الزامات لگائے جا رہے ہیں وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ آنگن واڑی کارکنوں نے کہا کہ جب سے ضلع پروگرام آفیسر بہرائچ آئی ہیں، ان کا آنگن واڑیوں کے ساتھ رویہ ٹھیک نہیں ہے۔ اسے بہرائچ سے نکال دیا جائے۔ جب سے ڈی ایم نے ضلع کا چارج سنبھالا ہے، حکومت کی تمام اسکیمیں آسانی سے چل رہی ہیں۔ ڈی ایم کو ضلع کے لیے تمغہ بھی ملا۔ آج جو لوگ اپنی عزت نفس کی بات کر رہے ہیں، وہ آنگن واڑی کارکنوں کو نوٹس بھیج رہے ہیں، باوجود اس کے کہ وہ اپنی ڈیوٹی پوری طرح سے انجام دے رہے ہیں، ان کی خدمات ختم کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ ان کا اعزازیہ روک لیا جائے۔ ہمارے ساتھ بدسلوکی اور زیادتی ہوتی ہے، کیا اس سے ہماری عزت کو ٹھیس نہیں پہنچتی؟

کوشامبی میں دو نابالغوں کی عصمت دری، مقدمہ درج

کوشامبی: 15 جولائی (پی این ایس) ضلع کے کوکھراج تھانہ علاقے میں ایک معصوم بچے اور ایک نوجوان کی عصمت دری کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے کارروائی شروع کر دی ہے۔ ایس پی راجیش کمار نے بتایا کہ کوکھراج تھانہ علاقے میں آٹھ سالہ بچی بکریاں چرا رہی تھی۔ پھر ایک نابالغ لڑکے (14) نے اس کی عصمت دری کی۔ اس معاملے میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ متاثرہ کا بیان ریکارڈ کیا جا رہا ہے اور طبی معائنہ کیا جا رہا ہے۔ جلد ملزمان کو گرفتار کر کے مزید ضروری کارروائی کی جائے گی۔ دوسرا واقعہ بھی کوکھراج تھانہ علاقہ سے بتایا جا رہا ہے۔ تھانہ علاقہ کے ایک گاؤں میں رہنے والے ایک نوجوان کا اسی گاؤں کے ایک نوجوان کے ساتھ معاشقہ چل رہا تھا۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ ملزم نوجوان نے شادی کا جھوٹا وعدہ کر کے زیادتی کی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ راجیش کمار نے بتایا کہ وہ حاملہ ہونے کے بعد ملزم نوجوان شادی سے انکار کرنے لگا۔ اس کے بعد اہل خانہ کی شکایت کی بنیاد پر پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے۔ ملزم کی تلاش جاری ہے۔ جلد ہی اسے سلاخوں کے پیچھے بھیج دیا جائے گا۔

مسابقتی امتحانات میں دلچسپی رکھنے والے طلباء کیلئے مفت ٹریننگ سینٹر کا افتتاح

بلند شہر 15 جولائی (پریس ریلیز) مسابقتی امتحانات جیسے جے ای ای، نیٹ، این ڈی اے، سی ڈی ایس وغیرہ کے لیے ہونہار طلباء کو ضلعی سطح پر مفت آن لائن ٹریننگ، مشورہ فراہم کیے جانے کے لیے وزیر اعلیٰ کی مہتوا کانکشی اسکیم کے تحت بلند شہر کے قصبہ ڈبائی واقع دگمبر ڈگری کالج میں افتتاحی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر وزیر مملکت (آزادانہ چارج) اسیم ارون نے شرکت کی۔ افتتاحی تقریب میں ڈبائی ایم ایل اے چندر پال سنگھ اور دیگر مہمانان موجود تھے۔ افتتاحی پروگرام کے مہمان خصوصی اسیم ارون نے ٹریننگ سینٹر میں داخل طلباء سے بات چیت کی اور انہیں ابھیودیہ اسکیم کے بارے میں معلومات فراہم کیں اور مقابلہ جاتی امتحانات میں کامیابی کے لیے حوصلہ افزائی کی۔ اپنے خطاب میں موصوف وزیر نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی ابھیودیہ اسکیم کے تحت دگمبر

ڈگری کالج ڈبائی میں ایک ٹریننگ سینٹر چلایا جا رہا ہے تاکہ بلند شہر کے ڈبائی علاقے کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے ہونہار طلباء کو مسابقتی امتحانات کی مفت تربیت فراہم کی جا سکے، جو کہ وسائل کی کمی کی وجہ سے حکومت کی مہتوا کانکشی اسکیم کے فوائد حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ دگمبر ڈگری کالج میں نئے قائم کردہ تربیتی مرکز میں اسمارٹ کلاس، لائبریری، کمپیوٹر روم، ٹیبلیٹ لیب ہے جہاں امیدوار مفت آن لائن/آف لائن تربیت حاصل کر سکتے ہیں۔ تربیتی مرکز میں طلباء کو تجربہ کار لیکچررز کے ذریعے تربیت فراہم کی جائے گی۔ جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہونہار طلباء کو مسابقتی امتحانات جیسے سول سروسز امتحانات جے ای ای، نیٹ، این ڈی اے، سی ڈی اے وغیرہ میں کامیاب ہو کر ملک کی خدمت کرنے کا موقع ملے گا۔

پیلی بھیت میں 8 سالہ معصوم کی عصمت دری، دو فریقوں میں ہوا تھا تنازعہ

پیلی بھیت: 15 جولائی (پی این ایس) ضلع کے شہر کوتوالی علاقے کی ایک کالونی میں ایک معصوم کی عصمت دری کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ پڑوس میں رہنے والے ایک نوجوان نے عصمت دری کی واردات کی۔ واردات کے بعد ملزمان بے گناہ کو موقع پر چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ اہل خانہ نے پورے معاملے کی شکایت پولیس سے کی ہے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے۔ پورا معاملہ سٹی کوتوالی علاقہ کا بتایا جا رہا ہے۔ اہل خانہ نے پولیس کو دی گئی شکایت میں بتایا کہ اتوار کو دو فریقوں کے درمیان جھگڑا ہوا۔ الزام ہے کہ اس جھگڑے کے بعد پڑوس میں رہنے والے ملزم نوجوان نے پیر کی رات دیر گئے لڑکی کی عصمت دری کی واردات کی۔ واقعہ کے بعد ملزم نوجوان معصوم بچے کو موقع پر چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ جب اہل خانہ موقع پر پہنچے تو لڑکی نے انہیں اپنی آزمائش کے بارے میں بتایا۔ پیر کو اہل خانہ معصوم بچے کو لے کر سٹی تھانے پہنچے اور ملزم نوجوان کے خلاف شکایت درج کرنے کے لیے تحریری شکایت دی۔

انجمن رضاکاران حسینی کا استقبالیہ

امروہہ کی عزاداری کی دنیا میں منفرد شناخت ہے، نئی نسل کو اس شناخت کو قائم رکھنا ہے۔ مولانا سیادت نقوی

امروہہ: نواسہ رسول حضرت امام حسین کی بے مثال قربانی کی عظیم یادگار کے طور پر امروہہ میں برآمد ہونے والے ماہ محرم کے جلوس میں انجمن رضاکاران حسینی کے عہدیداران اور اراکین کی قابل قدر خدمات کے اعتراف میں سماجی کارکن اور ماہر تعلیم مہمد شہباز عرف رشن کی جانب سے ایک استقبالیہ شہر امروہہ کے محلہ شفاعت پوتہ میں دیا گیا جسکی صدارت شیعہ امام جمعہ مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی نے انجام دی۔ سید حسین حیدر نقوی نے اس تقریب کا افتتاح تلاوت کلام پاک سے کیا جسکے بعد ماہر قانون سید مجتبیٰ نقوی نے نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ خیر مقدم کلمات میں مہمد شہباز نے کہا کہ امروہہ کی عزاداری کی مخصوص پہچان وقت شناسی ہے۔ مذہب اسلام بھی ہمیں پابندی وقت کی تاکید کرتا ہے۔ اس وقت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے انجمن رضاکاران حسینی کے رضاکار جلوس کو بہت محنت کے ساتھ برآمد کرتے ہے اور دن بھر اسکا بہترین نظام قائم رکھتے ہے۔ دیگر مقررین نے اپنی تقریر میں انجمن کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے تمام ہی اراکین کی ہمت اور محنت کے ساتھ انکے خلوص کی پزیرائی کی۔ صدر جلسہ مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ رضاکاران کی محنت قابل قدر ہے۔ امروہہ کی عزاداری کی پوری دنیا میں ایک منفرد شناخت ہے جسکو قائم رکھنا ہم سب کے ساتھ ساتھ نئی نسل کی زمہ داری ہے۔ نئی نسل اس اہمیت کو سمجھے اور اپنے اجداد کے انداز عزاداری کو ہی عمل میں لائے تاکہ اس جلوس کی جو شان شوکت ہے وہ آنے والے دور میں بھی برقرار رہے۔ اس دوران جنرل سکریٹری نائب قائد سید امداد عابدی، سابق قائد شان مجتبیٰ نقوی، اقبال خان وغیرہ نے بھی خیالات کا اظہار پیش کیا۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر چندن نقوی نے انجام دیے۔ شرکاء جلسہ میں سید تقی خاں، ڈاکٹر جعفر رضا، سید ظہیر حیدر نقوی، کمال نقوی، ڈاکٹر نوازش مرتضیٰ، وسیم زیدی، علی عابدی امروہوی، شان مہدی، صوفی بہار حیدر، نظیر حیدر، قمر رضا سلیم، ذکی خان، دائم رضا، فضا نقوی، ڈاکٹر شارک، مہمد علی، عباس رضا راجو وغیرہ و دیگر افراد موجود تھے۔

سنت کبیر نگر: پولیس حراست میں بزرگ کی موت

سنت کبیر نگر: 15 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع سنت کبیر نگر کے مہولی علاقے میں مارپیٹ کے معاملے کے وارنٹی ایک عمر رسیدہ کی منگل کو پولیس چوکی میں مشتبہ حالات میں طبیعت بگڑ گئی۔ پولیس انہیں لے کر ایک پرائیویٹ اسپتال پہنچی جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ اہل خانہ نے پولیس کو بزرگ کی موت کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ اطلاع پر تھانہ انچارج مہولی رجنیش رائے اور تھانہ انچارج گھنگھٹا رام کرشن مشرا مع فورس پہنچے۔ ایس پی سندیپ کمار مینا نے بتایا کہ مہولی تھانہ علاقے کے گرام نگوا ہرجن بستی باشندہ رام کشن (65) کے خلاف مارپیٹ کے ایک معاملے میں سال 2011 میں مقدمہ درج ہوا تھا۔ اس معاملے میں عدالت نے رام کشن کے علاوہ گاؤں کے ہی متئی کے خلاف وارنٹ جاری کیا تھا۔ پولیس وارنٹی کو گرفتار کر کے لے جا رہی تھی۔ راستے میں ملزم کی طبیعت خراب ہو گئی۔ فوراً اسے ایک پرائیویٹ اسپتال لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ اہل خانہ کے مطابق منگل کو پولیس چوکی شنچرا بابو میں تعینات تین سپاہی اور ایک ایس آئی بائیک سے اس کے گھر پہنچے اور رام کشن اور متئی کو تقریباً آٹھ بجے پولیس چوکی شنچرا بابو لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد رام کشن کی طبیعت خراب ہو گئی۔ فوراً پولیس کے جوان اسے چوراہے پر واقع ایک پرائیویٹ اسپتال کے نزدیک لے گئے۔ ڈاکٹر نے رام کشن کی موت ہونے کی تصدیق کر دی۔ متوفی کی بیٹی سادھنا دیوی نے الزام لگایا کہ اس کے والد کی طبیعت خراب تھی اور وہ دوا کھاتے تھے لیکن پولیس نے انہیں دوا نہیں کھانے دیا۔ بیمار والد کو زبردستی کھینچ کر پولیس چوکی لے گئے۔ اطلاع پر ایس پی سی او اور دھنگھٹا اور مہولی تھانے کے انچارج موقع پر پولیس فورا کے ساتھ پہنچ گئے اور لاش کا پوسٹ مارٹم کرانے کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ اہل خانہ انصاف ملنے کے بعد ہی آگے کی کارروائی کئے جانے کی ضد پر اڑے رہے۔

حیرت انگیز یادداشت، بغیر رکے 195 ممالک، 28 ریاستوں اور 75 اضلاع کے نام بتا دیتی ہے طالبہ

سوشل میڈیا پر خوب وائرل ہو رہا ہے ویڈیو، طالبہ کی یادداشت کو ہر کوئی کر رہا ہے سلام

علی گڑھ: 15 جولائی (پی این ایس) کہا جاتا ہے کہ ٹیلنٹ عمر کا محتاج نہیں ہوتا۔ جس میں فطری ٹیلنٹ ہوتا ہے وہ ہمیشہ کھل کر سامنے آتا ہے۔ اس کہاوت کو علی گڑھ کے روکھلا گاؤں کی 12 سالہ طالبہ پرمھا گوتم نے سچ ثابت کیا ہے۔ پانچویں جماعت میں پڑھنے والی پرمھا کی ویڈیو کو سوشل میڈیا پر کافی پسند کیا جا رہا ہے۔ اس میں وہ اپنے علم اور یادداشت سے سب کو حیران کر رہی ہے۔ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ جیسے ہی استاد نے سوال پوچھا تو پرمھا نے بغیر رکے دنیا کے 195 ممالک کے نام گنوا دیے۔ یہی نہیں، وہ ایک ہی سانس میں ہندوستان کی 28 ریاستوں اور اتر پردیش کے 75 اضلاع کے نام بھی بتاتی ہیں۔ کوئی ہچکچاہٹ نہیں، کوئی وقفہ نہیں، صرف فوری جواب اور وہ بھی بالکل درست۔ پرمھا نے انہیں ہندی حروف تہجی کی بنیاد پر یاد کیا ہے۔ پرمھا گوتم چھرا تھانہ علاقہ کے روکھلا گاؤں کے رہنے والے پرتاپ سنگھ کی بیٹی ہیں۔ اب وہ سوشل میڈیا پر خوب تعریفیں بٹور رہی ہیں۔ ہر کوئی اس چھوٹی بچی کی تیز یادداشت اور اعتماد کی تعریف کر رہا ہے۔ بہت سے لوگ انہیں 'علی گڑھ کی گیان دیپ' کہہ رہے ہیں۔ اتنی کم عمر میں اس قدر حیرت انگیز ٹیلنٹ دیکھنا متاثر کن ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر صحیح رہنمائی اور موقع دیا جائے تو یہ لڑکی مستقبل میں ملک کا نام روشن کر سکتی ہے۔ ضلع انتظامیہ اور محکمہ تعلیم کو چاہیے کہ وہ ایسے بچوں کی صلاحیتوں کو ایک پلیٹ فارم اور حوصلہ افزائی فراہم کرے، تاکہ علی گڑھ جیسی مٹی سے مزید جواہرات نکل سکیں۔

پی ڈی اے جن سمواد پنچایت؛ سپا غریبوں، کسانوں اور محروم طبقے کی پارٹی ہے: شیو پال یادو

اٹاوہ: 15 جولائی (پی این ایس) سماج وادی پارٹی پی ڈی اے جن سمواد پنچایت کے ذریعے 2027 کی اسمبلی کی تیاری کر رہی ہے۔ اسی ضمن میں منگل کو ایس پی کے قومی جنرل سکریٹری شیو پال سنگھ یادو نے پرسانہ سیفئی میں کارکنوں سے خطاب کیا۔ شیو پال یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کی ترجیح غریب، کسان، مزدور، دلت، پسماندہ اور قبائلی طبقات ہیں۔ سماج وادی پارٹی محروم طبقوں کی اصلی آواز ہے۔ ہم ظلم برداشت نہیں کریں گے۔ شیو پال یادو نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ کارکنان 2027 کے اسمبلی انتخابات کی تیاری شروع کر دیں اور 'سائیکل' کو جیت دلا کر اکھلیش یادو کو وزیر اعلیٰ بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی افسر پارٹی کارکنوں کو ہراساں کرتا ہے تو اس کا نام نوٹ کیا جائے۔ پارٹی مخالف سرگرمیوں میں ملوث افراد کی بھی نشاندہی کی جائے اور ان کی رپورٹ پارٹی کو بھجوائی جائے۔ پنچایت کے دوران سماج وادی چھتر سبھا کے ضلع صدر روی یادو نے بی جے پی حکومت پر تعلیم مخالف پالیسیوں کا الزام لگایا۔ روی یادو نے کہا کہ اتر پردیش میں 5000 پرائمری اسکول بند کیے جا رہے ہیں۔ سیفئی بلاک میں 28 اسکول بند اور 28 شراب کی دکانیں کھول دی گئی ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بی جے پی حکومت کی ترجیحات سماجی انصاف اور تعلیم مخالف ہیں۔

امروہہ کو حقیقی اسمارٹ سٹی بنایا جائے گا

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) صوبے کی سرکار کے ذریعہ امروہہ نگر پالیکا کو اسمارٹ نگر پالیکاؤں میں شمار کئے جانے کے بعد چیرپرسن ششی جین اور ای او ڈاکٹر برجیش کمار نے اس عہد کو دوہرایا کہ امروہہ کو حقیقی اسمارٹ سٹی بنایا جائے گا آج ضلع مجسٹریٹ ندھی گپتا وتس کے ساتھ انہوں نے جویا روڈ پر شجر کاری کی اور کہا کہ ماحولیاتی تحفظ کے لیے شجر کاری بیحد ضروری ہے جویا روڈ پر ایک جیسے پیڑ پودھے لگانے کا ارادہ کیا گیا ہے تاکہ پورا روڈ سرسبز و شاداب ہو سکے اس موقعے پر چیرپرسن اور ضلع مجسٹریٹ نے شجر کاری کی اس موقعے ضلع مجسٹریٹ آفس اور نگر پالیکا کے ای او اور دیگر افسران و ملازمین موجود تھے

پودا لگانا ہے، درخت بنانا ہے، مہم کے تحت کی شجر کاری

گورکھپور۔ "پودا لگانا ہے، درخت بنانا ہے" مہم کے تحت دعوت اسلامی انڈیا کی سماجی خدمت ونگ غریب نواز ریلیف فاؤنڈیشن (GNRF) نے منگل کو میونسپل کارپوریشن کے رانی لکشمی بائی پارک اور رسول پور میں درخت لگائے، شجر کاری مہم میں محمد فرحان عطاری، وصی اللہ عطاری، محمد عابد عطاری، محمد نور عالم عطاری، مولانا عبدالخالق عطاری، غلام وارث عطاری، محمد ارزان عطاری، اختر علی، محسن عطاری، واجد علی، شہاب حسین، فیاض احمد، سید وسیم اقبال، محمد عارف سمیت کئی لوگوں نے حصہ لیا۔

ریونیو بورڈ ڈیجیٹلائزیشن کی طرف بڑھ رہا ہے

محکمہ ریونیو سے متعلق خدمات گاؤں کی سطح پر بروقت، غلطیوں سے پاک اور شفاف طریقے سے دستیاب ہوں گی: چیئرمین ریونیو بورڈ

لکھنؤ: 15 جولائی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی مسلسل رہنمائی میں، ریونیو بورڈ کی طرف سے ریاست کے ریونیو نظام کو جدید اور عالمی معیار بنانے کی سمت میں ایک جامع تبدیلی شروع کی جارہی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد لیکھ پالوں کو تکنیکی طور پر بااختیار بنا کر ریونیو انتظامیہ کو مزید قابل رسائی، شفاف اور جوابدہ بنانا ہے۔ یہ اطلاع آج یہاں ریونیو بورڈ کے چیئرمین جناب انل کمار نے دی۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام کے ذریعے اس بات کو یقینی بنایا جارہا ہے کہ محکمہ ریونیو سے متعلق خدمات جیسے سرٹیفکیٹ کی سفارش، اراضی کے ریکارڈ کی اپ ڈیٹ اور وراثت سے متعلق کام شہریوں کو بروقت، غلطیوں سے پاک اور گاؤں کی سطح پر ہی دستیاب ہوں، تاکہ دیہی لوگوں کو تحصیلوں کا غیر ضروری دورہ نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے بتایا کہ اس تبدیلی کے تحت ریاست کے تمام لیکھپالوں کو تحصیل سطح پر کام کی ایک مقررہ جگہ دی جارہی ہے، جہاں انہیں تیز رفتار انٹرنیٹ اور جدید ڈیسک ٹاپ کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ اس سے نہ صرف لیکھ پالوں کے کام میں تیزی آئے گی بلکہ سرٹیفکیٹس کی سفارش، وراثت، زمین کے ریکارڈ، معائنہ رپورٹس جیسے کام مکمل شفافیت اور درستگی کے ساتھ مکمل ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک مربوط ڈیجیٹل لاگ ان سسٹم (سنگل ونڈو لاگ ان سسٹم) تیار کیا جارہا ہے، جس کے ذریعے تمام کام ایک ہی پورٹل سے کیے جاسکتے ہیں اور دفتر سے متعلق عمل کو آسان اور مرکزی بنایا جاسکتا ہے۔ ریونیو بورڈ کے چیئرمین نے بتایا کہ گاؤں کی سطح پر لیکھ پال کی موجودگی کو قابل رسائی بنانے کے لیے تحصیل اور گرام سبھا کی سطح پر ایک واضح روسٹر سسٹم نافذ کیا جارہا ہے، تاکہ شہریوں کو پہلے سے معلومات حاصل ہوں کہ ان کے علاقے کے لیکھ پال کس دن دستیاب ہوں گے۔ اس کے علاوہ، ہر لیکھپال کو ٹیبلیٹ اور موبائل انٹرنیٹ کی سہولت فراہم کی جارہی ہے، تاکہ وہ شہریوں کو براہ راست گاؤں سکریٹریٹ یا پنچایت بھون سے خدمات فراہم کرسکیں۔ انہوں نے کہا کہ اس ڈیجیٹل تبدیلی سے ریاست کے 10 کروڑ سے زیادہ شہریوں کو براہ راست فائدہ پہنچے گا۔ اس اقدام سے نہ صرف خدمات کی فراہمی میں آسانی ہوگی بلکہ انتظامیہ کے تئیں شہریوں کا اعتماد بھی مضبوط ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ بورڈ مختلف منصوبوں پر اس سمت میں کام کررہا ہے کہ ریونیو سروسز اب صرف کاغذوں تک محدود نہ رہیں بلکہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر آسان، قابل رسائی، بروقت اور غلطیوں سے پاک طریقے سے دستیاب ہوں، جس کے نتائج جلد نظر آئیں گے۔ یہ ماڈل آئندہ پوری ریاست میں ریونیو ایڈمنسٹریشن کے کام کو ایک نئی سمت دے گا۔

ناقص میٹریل استعمال ہونے پر سخت کارروائی کی جائے گی: ڈاکٹر دیا شنکر مشرا دیالو

آیوش وزیر نے محکمہ کی طرف سے کئے جارہے تعمیراتی کاموں پر ایک جائزہ میٹنگ کی

لکھنؤ: 15 جولائی۔ ریاستی وزیر برائے آیوش (آزاد چارج)، فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایم او ایس) ڈاکٹر دیاشنکر مشرا دیالو نے آج نیشنل آیوش مشن کے آڈیٹوریم میں قومی مشن آیوش کے تحت تعمیراتی کاموں کی پیش رفت کے سلسلے میں عمل آوری کرنے والی ایجنسی کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کی۔ عملدرآمد کرنے والے ادارے کو ہدایات دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تعمیراتی کاموں میں معیار اور بروقت خصوصی توجہ دی جائے۔ انہوں نے عمل آوری ایجنسی سے کہا کہ وہ فوری طور پر زیر التواء یوپی قومی آیوش مشن کو فراہم کرے۔ ناقص میٹریل استعمال ہونے پر سخت کارروائی کی جائے گی۔ ڈاکٹر دیالو نے گورنمنٹ آیورویدک کالج اینڈ ہاسپٹل ایودھیا میں ترجیحی بنیادوں پر تعمیراتی کام، گورنمنٹ آیورویدک کالج اور اسپتال لکھنؤ میں ہاسٹل کی تزئین وآرائش کا کام، گورنمنٹ آیورویدک کالج اور اسپتال وارانسی میں فارمیسی کی تعمیر کا کام، گورنمنٹ آیورویدک کالج اور اسپتال اتارا بندہ میں نئے اسپتال بلاک کی تعمیر کا کام کروایا۔ اس کے ساتھ ہی گورنمنٹ ہومیوپیتھک میڈیکل کالج اور ہسپتال اعظم گڑھ میں تین کلاس رومز اور ٹوائلٹ بلاک کی تعمیر، گورنمنٹ ہومیوپیتھک میڈیکل کالج اور ہسپتال گورکھپور میں انٹرلاکنگ سمیت کام، گورنمنٹ ہومیوپیتھک میڈیکل کالج اور ہسپتال مرادآباد میں ہاسٹل کی تعمیر کا کام جلد از جلد مکمل کیا گیا۔ آیوش وزیر نے میرٹھ، مرزاپور، سنبھل، گورکھپور، ہردوئی، شراوستی میں 50 بستروں کے انٹیگریٹڈ آیوش اسپتالوں اور جونپور میں 30 بستروں کے انٹیگریٹڈ آیوش اسپتال کے تعمیراتی کام کو وقت پر مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے 250 آیورویدک ہسپتالوں کے تعمیراتی کام، 49 ہیلتھ اینڈ ویلنس سنٹرز میں سول اور برانڈنگ کا کام، 103 سرکاری ہومیوپیتھک اسپتالوں کی اپ گریڈیشن اور 25 سرکاری یونانی ہسپتالوں کے نئے تعمیراتی کام کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ پرنسپل سکریٹری آیوش شری رنجن کمار نے محکمہ کی طرف سے کئے جا رہے کاموں کے بارے میں معزز وزیر کو تفصیل سے مطلع کیا۔ انہوں نے معزز وزیر کو یقین دلایا کہ ان کی طرف سے دی گئی ہدایات پر 100 فیصد عمل کیا جائے گا۔ نیشنل آیوش مشن کی مشن ڈائریکٹر محترمہ نشا اننت، آیوش کے ڈائریکٹر جنرل مانویندر سنگھ، ڈائریکٹر ہومیوپیتھک ڈاکٹر اے کے۔ ورما، ڈائریکٹر یونانی پروفیسر جمال اختر کے ساتھ محکمہ کے افسران اور عمل درآمد کرنے والی ایجنسی کے نمائندے جائزہ میٹنگ میں موجود تھے۔

ایس پی کے پوسٹر پر بی جے پی نے کیا پلٹ وار

لکھنؤ: 15 جولائی (یو این آئی) سال 2027 کے اسمبلی انتخابات میں اتر پردیش کے اقتدار میں واپسی کے سماج وادی پارٹی (ایس پی) لیڈر کے دعوے کو بی جے پی نے گمراہ کرنے والا قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایس پی کی یہ حسرت پوری نہیں ہوگی۔ دراصل ایس پی دفتر کے باہر پارٹی کے نوجوان لیڈر محمد اخلاق نے ایک پوسٹر لگایا جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ آئندہ اسمبلی الیکشن میں ایس پی سب کو حیران کرتے ہوئے اقتدار میں واپسی کرنے میں کامیاب ہوگی۔ اخلاق نے کہا' کچھ دن پہلے بیجے پی کے لوگوں نے پوسٹر لگایا تھا جس میں لکھا تھا' اکھلیش چشمہ ہٹایئے اور جنتا کو ٹوپی مت پہنایئے۔ لیکن ان کو نہیں پتہ ہے کہ اکھلیش جی جو لال ٹوپی پہنتے ہیں وہ ایس پی فاؤنڈر رواں کے والد آنجہانی ملائم سنگھ یادو کی دی ہوئی وراثت ہے۔ بی جے پی ہمیشہ ٹوپی پر بات کرتی ہے۔ چشمے پر بات کرتی ہے لیکن عوام سے جڑے مسئلے پر بات نہیں کرتی ہے۔ ایس پی دفتر کے باہر لگے پوسٹر پر بی جے پی کے ریاستی ترجمان آنند دوبے نے کہا کہ ایس پی کے لوگ اب اقتدار میں واپسی کرنے کا خواب دیکھنا چھوڑ دیں۔ عوام ایک بار پھر 2027 میں بھی ایس پی کو شاک دینے کا کام کرے گی۔ دوبے نے کہا کہ یوپی میں بی جے پی کی حکومت بننے کے بعد سے تعلیم میں بہتری کو سلسلے میں لگاتار قدم اٹھائے جارہے ہیں۔ جہاں تک اسکولوں کے انضمام کا سوال ہے تو ہائی کورٹ نے بھی اس کو صحیح مانا ہے لیکن ایس پی کے لوگوں کا کام ہی عوام کو گمراہ کرنا ہے۔ لیکن یہ اپنے منصوبے میں کامیاب نہیں ہونگے۔

مدرسہ ایجوکیشن میں اصلاحات کے حوالے سے لکھنؤ میں میٹنگ کا انعقاد

لکھنؤ: 15 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش میں مدرسہ تعلیم کے نظام میں جامع اصلاحات کے سلسلے میں منگل کو منعقدہ میٹنگ میں دانشوروں نے کمیٹی کے سامنے اپنے خیالات اور تجاویز پیش کیں۔ اندرا بھون میں منعقدہ اس میٹنگ میں مدارس سے متعلق اہم افراد کو بلایا گیا تھا۔ یہ میٹنگ اس لیے بھی بہت اہم سمجھی جارہی ہے کیونکہ خود وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے حال ہی میں مدرسہ کی تعلیمی پالیسی میں جامع اصلاحات کے سلسلے میں رہنما خطوط جاری کیے تھے۔ اب اجلاس کی رپورٹ جلد وزیر اعلیٰ کو بھجوائی جائے گی۔ مدرسہ کی تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کا اجلاس منگل کو ہوا۔ محکمہ اقلیتی بہبود کے ڈائریکٹر انکت اگروال نے بھی میٹنگ میں شرکت کی۔ مدرسہ کی تعلیم میں تبدیلی کے حوالے سے پرنسپل اور اساتذہ نے کمیٹی کو اپنی تجاویز کمیٹی کے سامنے رکھیں۔ ریاستی حکومت نے فی الحال مدارس میں تقرریوں پر روک لگا رکھی ہے۔ مدرسہ کی تعلیمی پالیسی 2016 کو تبدیل کرنے کی بھی بات کی جارہی ہے۔ اسے مدارس میں پڑھنے والے بچوں کے بہتر مستقبل کے لیے بہت اہم قرار دیا جارہا ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے مدرسہ کی تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے ضلعی سطح سے تجاویز طلب کی گئی تھیں۔ ایک ماہ کا وقت دیا گیا تھا۔ غور طلب ہے کہ چند روز قبل وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے مدرسہ تعلیم میں جامع اصلاحات کے سلسلے میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ بلائی تھی جس میں مدارس کے نصاب میں تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ مدرسہ کے اساتذہ اور ملازمین کی تقرری کی اہلیت میں تبدیلی کی بات اٹھی تھی۔ اس کے بعد چیف منسٹر کی ہدایات کے بعد ہی ڈائریکٹر اقلیتی بہبود کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ یہی کمیٹی مدارس کے آپریشن اور وہاں زیر تعلیم طلباء کے مستقبل کے حوالے سے ضروری تبدیلیوں کے بارے میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ بنیادی تعلیم، ثانوی تعلیم، فینانس، انصاف اور اقلیتی بہبود کے محکموں کے خصوصی سکریٹری اس کمیٹی میں ممبران کے طور پر شامل ہیں۔

مہوبہ: عصمت دری کے خاطی کو عمر قید

مہوبہ: 15 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع مہوبہ کی اسپیشل پاکسو عدالت نے لڑکی سے عصمت دری کے معاملے میں منگل کو ایک ملزم کو عمر قید اور 60 ہزار روپے مالی جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ پراسیکیوشن افسر امن سنگھ نے بتایا کہ اجنر تھانہ علاقے کے اکونی میں سال 2023 کے واقعہ میں 13 سالہ لڑکی گاؤں کی دوکان میں سامان لینے گئی تھی۔ تبھی گاؤں کا ہی دبنگ نوجوان اسے بہانے سے اپنے گھر بلا لایا اور اسے دھمکاتے ہوئے عصمت دری کی۔ عصمت دری کے بعد ملزم نے متاثرہ لڑکی کو واقعہ کے ضمن میں کسی کو بھی جانکاری دینے پر پریوار سمیت مار دینے کی دھمکی دی۔

خواتین مجاہدین آزادی کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے خصوصی نشست

لکھنؤ۔ بزمِ خواتین کے زیرِ اہتمام آج زنانہ پارک امین آباد میں ایک خصوصی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں ہندوستان کی پہلی مسلم خاتون استاد فاطمہ شیخ، مجاہدۂ آزادی محترمہ ارونا آصف علی، بیگم سلطانہ حیات اور دیگر خواتین کے قومی خدمات پر روشنی ڈالی گئی۔ اس موقع پر محترمہ صفیہ، طیبہ صدیقی، انور جہاں، ساریہ، طلیبہ صدیق، صفیہ بانو، شمع پٹیل، فلک ناز، شیلہ چترویدی، رازیہ بانو و دیگر خواتین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ان عظیم خواتین کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مقررین نے کہا کہ ارونا آصف علی نے آزادی کی جدوجہد میں نمایاں کردار ادا کیا، گاندھی جی کے ساتھ نمک ستیہ گرہ میں شریک ہوکر وہ خواتین کے لیے ایک مثال بن گئیں۔ انہیں 1997 میں بھارت رتن سے نوازا گیا۔ صدر بزمِ خواتین بیگم شہناز سدرت نے کہا کہ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ ملک میں ایک بار پھر رانی لکشمی بائی، بیگم حضرت محل، فاطمہ شیخ، ارونا آصف علی اور سلطانہ حیات جیسی خواتین سامنے آئیں جو ملک وملت کے لیے سب کچھ قربان کردینے کا جذبہ رکھتی تھیں۔ انہوں نے مسلم خواتین سے اپیل کی کہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم اور پیشہ ورانہ کیریئر پر بھی توجہ دیں تاکہ لڑکیاں معاشرے میں مثبت کردار ادا کرسکیں۔ مہمان ذی وقار ڈاکٹر سدھا مشرا نے ماؤں کو بھی نصیحت کی کہ وہ اپنے بچوں کو سوشل میڈیا کی برائیوں سے دور رکھیں اور اس بات پر نظر رکھیں کہ بچے اس کا استعمال کس مقصد کے لیے کررہے ہیں، کیونکہ سوشل میڈیا پر افواہوں کا بازار گرم ہے جو نوجوانوں کو گمراہ کرسکتا ہے۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی محترمہ گلنار (دہلی) نے حکومت کی جانب سے متعارف کروائے جارہے آبادی کنٹرول بل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ اسلام میں نفس پر قابو رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے، لیکن اس مسئلے کو قانونی کے بجائے سماجی پہلو سے دیکھنا زیادہ ضروری ہے۔ اگر پالسی کے مطابق دو بچوں کے انتقال کے بعد تیسرے یا چوتھے بچے کی پیدائش ہو تو یہ غیر قانونی شمار ہوگا، جو کہ غیر منطقی ہے۔ انہوں نے اس خدشے کا اظہار بھی کیا کہ اس سے لڑکیوں کی جنین کشی (Female Foeticide) کے واقعات میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ اس لیے قانون سازی سے زیادہ سماجی شعور اجاگر کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ محترمہ صفیہ نے کہا کہ بزمِ خواتین 1934 سے ہی خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے سرگرم عمل ہے۔ بیگم سلطانہ حیات اس بات کو بخوبی سمجھ چکی تھیں کہ تمام سماجی مسائل کا حل خواتین کی تعلیم میں ہے۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسلم معاشرے میں خواتین کی صلاحیتوں سے استفادہ نہیں کیا جارہا۔

فرضی کال اور سائبر خطرات سے بچانے کیلئے اے آئی کا ہوگا استعمال: بینکرز کمیٹی

لکھنؤ: 15 جولائی (یو این آئی) بینک اپنے صارفین بالخصوص دیہی شہریوں کو سائبر سیکورٹی اور ڈیجیٹل فراڈ سے بچانے کے لیے مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی مدد لیں گے۔ بینک آف بڑودہ کے علاقائی سربراہ اور ریاستی سطح کی بینکرس کمیٹی (یو پی) کے کنوینر شیلیندر کمار سنگھ نے منگل کو یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ مالی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے، مرکزی حکومت یکم جولائی سے 30 ستمبر کے درمیان ملک بھر میں مالی شمولیت سیچوریشن مہم چلا رہی ہے، جس کے ذریعے مختلف سرکاری اسکیموں کے ذریعے مالی شمولیت کو فروغ دینے کی کوششوں کے بارے میں معلومات فراہم کی جارہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مہم کے دوران دیہی شہریوں کو او ٹی پی، فشنگ ای میلز، جعلی کالز اور دیگر ڈیجیٹل خطرات کو شیئر نہ کرکے سائبر سیکیورٹی اور ڈیجیٹل فراڈ کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت کی مدد سے دیہی شہریوں کے ساتھ ہونے والی دھوکہ دہی سے بچنے کے لیے لوگوں کو آگاہ کیا جارہا ہے۔ سنگھ نے کہا کہ اس مہم کے دوران، بینک اتر پردیش کے تمام 75 اضلاع کی 57 ہزار 702 گرام پنچایتوں میں سے ہر ایک میں کم از کم ایک کیمپ کا انعقاد کر رہے ہیں۔ ان کیمپوں کے ذریعے پردھان منتری جن دھن یوجنا کے تحت زیرو بیلنس کے ساتھ اکاؤنٹ کھولے جارہے ہیں۔ پردھان منتری جیون جیوتی بیمہ یوجنا میں صرف 436 روپے سالانہ کے پریمیم پر 2 لاکھ روپے کے لائف انشورنس کے لیے لوگوں کا اندراج کیا جارہا ہے۔ صرف 20 روپے فی سال کے پریمیم پر دو لاکھ کے ایکسیڈنٹ انشورنس کے لئے پردھان منتری سورکشا بیما یوجنا میں دیہی باشندوں کو رجسٹریشن کرایا جاسکتا ہے۔ ایک ہزار سے 5 ہزار روپے فی ماہ تک کی ضمانت شدہ پنشن اسکیم کا فائدہ لوگوں کو پہنچایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گاؤں والوں کو آگاہ کیا جارہا ہے کہ وہ اپنے بینک کھاتوں کو منی لانڈرنگ اکاؤنٹس کے طور پر استعمال ہونے سے روکیں۔ منی لانڈرر وہ شخص ہوتا ہے جس کا بینک اکاؤنٹ غیر قانونی یا دھوکہ دہی سے کمائی گئی رقم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ سنگھ نے کہا کہ مہم کے تحت، بینک محروم طبقات تک اسکیموں کی رسائی کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ کیمپوں کے ذریعے، رہ جانے والے اہل افراد کی شناخت کی جائے گی اور انہیں جن دھن کھاتوں، بیمہ اسکیموں، اٹل پنشن اسکیم وغیرہ سے جوڑا جائے گا۔ ان کیمپوں میں بینک کے نمائندوں اور کاروباری نمائندوں کے ذریعہ کھاتے کھولے جائیں گے۔ یہ مہم صرف بینکنگ خدمات فراہم کرنے تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ مالیاتی بااختیار بنانے، ڈیجیٹل سیکورٹی اور بیداری کے تئیں ہماری وابستگی کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ ہم تمام شہریوں کو محفوظ اور جامع بینکنگ فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 31 مارچ تک اتر پردیش میں پردھان منتری جن دھن یوجنا کے تحت کل 107,96,81,9 کھاتے کھولے گئے، پردھان منتری تحفظ بیما یوجنا کے تحت 811,15,17,7 کروڑ روپے، پردھان منتری تحفظ بیما یوجنا کے تحت کل 879,56,58,2 کروڑ اور پردھان منتری جن دھن یوجنا کے تحت کل 879,56,58,2 کروڑ۔ اٹل پنشن یوجنا کے تحت 937,21,22,1 کھاتے کھولے گئے۔

انجینئرنگ اور مینجمنٹ کالج کے ٹیچر بنیں گے اے آئی ایکسپرٹ

لکھنؤ: 15 جولائی (یو این آئی) لکھنؤ واقع ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ٹیکنیکل یونیورسٹی نے 750 سے زائد ملحق انجینئرنگ اور مینجمنٹ کالجوں کے اساتذہ کو مصنوعی ذہانت (AI) کے ماہر بنانے کا فیصلہ کیا ہے، تاکہ اساتذہ اپنی باقاعدہ کوچنگ میں AI کا استعمال کرکے طلباء کو ہنر مند بنا سکیں۔ وائس چانسلر پروفیسر جے پی پانڈے نے منگل کو کہا، مصنوعی ذہانت اپنے تیسرے مرحلے میں ہے، جب کہ ہمارے اساتذہ AI کے پہلے مرحلے کو بھی اپنانے میں اب بھی پیچھے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم AI سمیت دیگر نئی ٹیکنالوجیز سیکھیں۔ تاکہ طلباء اس کے فوائد حاصل کرسکیں۔ ایک مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حالیہ دنوں میں لڑی جانے والی تمام جنگیں الیکٹرانک وارفیئر ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ دنیا ہر میدان میں تیزی سے بدل رہی ہے۔ ہم بھی آگے بڑھ سکتے ہیں جب ہم تکنیکی طور پر ماہر اور ہنر مند ہوں۔ اگر ہندوستان کو 2047 تک وشوگرو بننا ہے تو اسے نئی ٹیکنالوجی کو اپنانا ہوگا۔ اس میدان میں جہاں مواقع موجود ہیں وہیں چیلنجز بھی ہیں۔ اس لیے سب سے بڑی ذمہ داری اساتذہ پر عائد ہوتی ہے۔ انہیں ہمیشہ آگے بڑھنے اور سیکھنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ کیونکہ اب اکیڈمی سے انڈسٹری کی توقعات بہت زیادہ ہیں۔ انہیں تربیت یافتہ طلباء کی ضرورت ہے۔ ہمیں طلباء کو ان کی ضروریات کے مطابق تیار کرنا ہوگا۔ پروفیسر پانڈے نے کہا کہ اس کے تحت اساتذہ کو کئی مراحل میں تربیت دی جائے گی۔ یونیورسٹی سے 750 سے زائد کالجز وابستہ ہیں۔ اس لیے سب کو ایک ساتھ تربیت نہیں دی جاسکتی۔ اس وقت پہلے مرحلے کے تحت 100 اساتذہ کو تربیت دی گئی ہے۔ باقی مراحل کے لیے پلان تیار کیا جارہا ہے۔

حکومت عوام کو ڈرا دھمکا کر حکومت کرنا چاہتی ہے: سدرشن

لکھنؤ کے ایس پی بابا صاحب امبیڈکر واہنی کے قومی جنرل سکریٹری رام بابو سدرشن نے کہا کہ اتر پردیش کے بریلی ضلع کے استاد رجنیش گنگوار کے خلاف درج ایف آئی آر نہ صرف بدقسمتی ہے بلکہ بی جے پی حکومت کے ذریعہ سماج میں آزادانہ خیالات اور اظہار رائے کی آزادی پر بھی گہرا حملہ ہے۔ استاد کا کام صرف نصاب پڑھانا نہیں ہے بلکہ معاشرے میں اخلاقیات، منطق اور جمہوری اقدار کی تعلیم دینا بھی ہے۔ اساتذہ نے طلبہ کو سچائی اور انصاف کے راستے پر چلنے کی ترغیب دی ہے۔ ان کے خلاف درج ایف آئی آر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی استاد یا دانشور ڈبل انجن والی حکومت سے سماج کے سوالات اٹھاتا ہے یا حکومت کی پالیسیوں پر اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے تو اسے ڈرایا جاتا ہے۔ یہ صورتحال نہ صرف اساتذہ کو خوفزدہ کرتی ہے بلکہ پورے تعلیمی ماحول کو دھندلا دیتی ہے۔ ہمارا آئین ہر شہری کو اظہار رائے کی آزادی فراہم کرتا ہے۔ اگر کسی استاد کے خیالات سے اختلاف ہو تو اس کا جواب ایف آئی آر یا جبر کے ذریعے نہیں بلکہ مکالمے سے دینا چاہیے۔ ایسے اقدامات جمہوریت کی بنیاد کو کمزور کرتے ہیں۔ سدرشن نے کہا کہ اساتذہ سماج کا آئینہ ہوتے ہیں۔ اگر حکومت انہیں سزا دینے لگے تو آنے والی نسلوں کی رہنمائی کون کرے گا؟ اساتذہ کو انصاف فراہم کیا جائے اور تعلیمی دنیا کو خوف و ہراس سے پاک ماحول دیا جائے تاکہ وہ آزادی سے اپنے فرائض ادا کرسکیں۔ ڈبل انجن والی حکومت پی ڈی اے سوسائٹی کے ساتھ مسلسل ظلم اور ناانصافی کررہی ہے۔

مزدوروں کے لیے بیداری کیمپ

بھارتی قونصلیٹ اور تنظیموں کی مشترکہ کاوش

لکھنؤ۔ دبئی میں قائم بھارتی قونصلیٹ، AIM انڈیا فورم، AKMG ایمیریٹس اور انڈین ریلیف کمیٹی (RAK) کے اشتراک سے فیوچر گلاس فیکٹری میں ایک مشترکہ مزدور بیداری کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا آغاز NMC ہیلتھ کیئر کی جانب سے فراہم کردہ طبی معائنے سے ہوا، جس کے بعد دبئی کے پرواسی بھارتی سہایتا کیندر (PBSK) نے مزدوروں کی فلاح و بہبود سے متعلق اقدامات پر روشنی ڈالی۔ اس کیمپ میں لائف فارمیسی، یوسرین، لیکیپ، ACM لیبارٹریز اور ماہرِ امراضِ جلد (ڈرمٹولوجسٹس) نے بھی تعاون کیا۔ کیمپ کا آغاز انڈین ریلیف کمیٹی راس الخیمہ (IRC-RAK) کے انتظامی افسر جناب پدم راج کی رہنمائی میں خیر مقدمی کلمات اور تعارفی گفتگو سے ہوا، جنہوں نے اس بامقصد بیداری پروگرام کے انعقاد میں اہم کردار ادا کیا۔ بھارتی قونصلیٹ کی طرف سے قونصل برائے مزدور و PBSK پاتر مجمدار اور ڈپٹی قونصل برائے لیبر و امداد اکھیمنیو کارگوال بھی اس موقع پر موجود تھے۔ AKMG ایمیریٹس اور NMC ہیلتھ کیئر یو اے ای کے ڈاکٹروں کی ٹیم نے گرمی کی شدت (Heat Stroke) سے بچاؤ کے موضوع پر معلومات فراہم کیں، جبکہ AIM انڈیا فورم کی ٹیم میں بانی صدر شیخ مظفر، نائب صدر محمد نیاز اور کنوینر محمد عظیم شامل تھے۔

ریلوے سیفٹی کمشنر (نارتھ سرکل) کا آر ڈی ایس او کا دورہ حفاظتی اقدامات کا جائزہ

لکھنؤ۔ ریلوے کے سیفٹی کمشنر (نارتھ سرکل)، جناب دنیش چندر دیشوال نے 15 جولائی 2025 کو آر ڈی ایس او (ریسرچ ڈیزائن اینڈ اسٹینڈرڈز آرگنائزیشن) کا دورہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے ریلوے کی سلامتی سے متعلق تنظیم کی جانب سے کی جانے والی نئی تکنیکی اختراعات اور کوششوں کا جائزہ لیا۔ جناب دیشوال نے بایو ٹیکنیکل انجینئرنگ لیبارٹری اور پل و ڈھانچوں کی تجربہ گاہ کا بھی مشاہدہ کیا، جہاں انہیں آر ڈی ایس او کی موجودہ تحقیقی سرگرمیوں اور ڈھانچوں کی مضبوطی و آپریشنل سیکیورٹی کو بہتر بنانے کے لیے جاری کام کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا گیا۔ آر ڈی ایس او کے ڈائریکٹر جنرل جناب اُدے بورونکر نے جناب دیشوال کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور ریلوے نیٹ ورک میں سلامتی کے نظام کو مضبوط بنانے، ڈیزائن کے معیارات کو جدید بنانے، اور خطرات کو کم کرنے کے لیے مشترکہ کوششوں پر تفصیلی اور بامقصد گفتگو کی۔

ماحولیاتی تحفظ کے لیے درخت اور پودے ضروری ہیں

لکھنؤ: ماحولیاتی تحفظ کے پیش نظر ٹھاکر گنج کے نیو حیدر گنج میں چودھری سماج سیوا سنستھان کی جانب سے شجر کاری کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر نیمبو، ناریل، چتون، اشوک، ہرشنگار وغیرہ اقسام کے 20 پودے لگائے گئے۔ ادارے کے صدر لال سنگھ چودھری نے کہا کہ ماحولیاتی تحفظ کے لیے درخت لگانا نہایت ضروری ہے، کیونکہ ماحول کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہیں۔ اس موقع پر موجود تمام افراد نے لگائے گئے پودوں کی حفاظت کا عہد بھی کیا۔ اس پروگرام میں دنیش چودھری، سنیل چودھری، مان سنگھ چودھری، کیلاش چودھری، پرمیل چودھری، اشوک چودھری سمیت کئی دیگر افراد موجود رہے۔

رنگی سنگھ سماجوادی پارٹی خواتین سبھا کی قومی مہامنتری نامزد

لکھنؤ: سیتاپور ضلع کی نوجوان سماجوادی پارٹی رہنما اور خواتین سبھا کی موجودہ قومی سکریٹری، معلمہ رنگی سنگھ کو پارٹی کے تئیں ان کی لگن اور وفاداری کو دیکھتے ہوئے ترقی دے کر سماجوادی پارٹی خواتین سبھا کی قومی مہامنتری نامزد کیا گیا ہے۔ سماجوادی پارٹی کو مضبوط بنانے اور اس کی پالیسیوں کے فروغ کے لیے خواتین سبھا کی قومی صدر جوہی سنگھ نے رنگی سنگھ کو یہ اہم ذمہ داری سونپی ہے۔ اس موقع پر رنگی سنگھ نے پارٹی ہائی کمان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ پارٹی عہدیداران اور کارکنان نے، خاص طور پر ملیح آباد اسمبلی حلقے کی سینئر سماجوادی رہنما وجے شری گوتم سمیت دیگر افراد نے رنگی سنگھ کو قومی مہامنتری بنائے جانے پر مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کی ہیں۔ رنگی سنگھ نے کہا کہ صرف سماجوادی پارٹی ہی وہ جماعت ہے جہاں خواتین کا احترام محفوظ ہے۔

عطر بنانے کا فن ہمارے ثقافتی ورثے کی علامت ہے

فرانس، پیرس، اٹلی، متحدہ عرب امارات اور امریکہ کے زمرے میں قنوج عطر قائم کرکے سیاحوں اور تاجروں کو راغب کرنے کی کوششیں: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 15 جولائی۔ قنوج کی عطر سٹی کو دنیا کے بڑے عطر پیدا کرنے والے ممالک۔ فرانس، اٹلی، متحدہ عرب امارات اور امریکہ کے زمرے میں قائم کرنے کے لیے، اتر پردیش کے محکمہ سیاحت نے آج آگرہ سے قنوج تک 30 رکنی وفد کے ایک خصوصی تعارفی سفر کا اہتمام کیا۔ اس ایک روزہ سفر کا بنیادی مقصد ملک کے واحد روایتی عطر مینوفیکچرنگ مرکز قنوج کو عالمی پلیٹ فارم پر قائم کرنا ہے۔ اس دورے میں سیاحتی صنعت کے مختلف شعبوں سے وفد آیا تھا، جس میں معروف ٹور اینڈ ٹریول ایجنٹس، معروف ہوٹلوں کے نمائندے اور سوشل میڈیا پر اثر انداز ہونے والے شامل تھے۔ یہ اطلاع یوپی کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ فیم ٹرپ کے دوران وفد نے قنوج میں فریگرنس اینڈ فلیور ڈیولپمنٹ سینٹر (ایف ایف ڈی سی) اور مقامی عطر فیکٹریوں کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے گلاب، چمیلی، کیوڑا اور دیگر روایتی عطر بنانے کے عمل کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ شرکاء نے خود عطر بنانے کے طریقے آزمائے جس سے انہیں ایک انوکھا تجربہ ملا۔ اس کے بعد مندوبین نے قنوج کے آثار قدیمہ کے میوزیم، 52 ستونوں والی مخدوم جہانیاں مسجد اور گوری شنکر بابا مندر کا دورہ کیا۔ ان مقامات نے وفد کو قنوج کے تاریخی، مذہبی اور ثقافتی ورثے سے متعارف کرایا۔ مسٹر جیویر سنگھ نے کہا کہ ہمارا مقصد قنوج کو فرانس کے گراس کی طرز پر دنیا بھر میں مشہور کرنا ہے۔ روایتی عطر بنانے کا یہ فن اتر پردیش کی ثقافتی شناخت کی نمائندگی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام کے ذریعے محکمہ سیاحت کا مقصد آگرہ آنے والے ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کے قیام کے وقت میں اضافہ کرنا ہے۔ قنوج کو آگرہ کے ساتھ مشترکہ سفری راستے کے طور پر تیار کیا جاتا ہے، جس سے آگرہ۔متھرا۔برج۔قنوج جیسے کثیر جہتی سیاحتی راستے بنانا ممکن ہوگا۔ اس سے سیاح تاج محل کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ اتر پردیش کے ورثے، روایات، ثقافت اور خوشبو کو بھی سمیٹ سکیں گے۔ وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ قنوج کا روایتی عطر بنانے کا فن ہمارے ثقافتی ورثے کی علامت ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ اسے عطر ٹورازم ہب کے طور پر ترقی دی جائے اور اسے ریاست کے بڑے سیاحتی مقامات میں شامل کیا جائے۔ اس سے نہ صرف ریاست میں سیاحت کو وسعت ملے گی بلکہ مقامی کاریگروں اور صنعت کاروں کو روزگار اور مارکیٹنگ کے نئے مواقع بھی میسر ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس فیم ٹرپ کا بنیادی مقصد ایک جامع سیاحتی ماحولیاتی نظام تشکیل دینا ہے، جس میں تمام اسٹیک ہولڈرز، جیسے ٹور آپریٹرز، ہوٹلرز، اور سوشل میڈیا پر اثر انداز ہونے والے یکساں طور پر حصہ لیں اور باہمی طور پر فائدہ مند مواقع پیدا کریں، اس طرح ریاست کی سیاحت کو بڑے پیمانے پر تقویت ملے گی۔ اس سفر میں شامل ٹور اور ٹریول آپریٹرز اب عطر پر مبنی خصوصی ٹور پیکجز کی تیاری کی سمت کام کریں گے، جس میں آگرہ۔قنوج۔برج خطے کو ایک مربوط سفری تجربے کے طور پر پیش کیا جائے گا۔ یہ سیاحوں کو ایک ہی سفر میں متنوع ثقافتی تنوع، تاریخی اور تاریخی تجربات ایک ساتھ حاصل کرنے کے قابل بنائے گا۔